اندر لیکھ دا سیک
(سرائیکی افسانے)
حفیظ خان

اندر لیکھ داسیک

اندر لیکھ داسیک

(سرائیکی افسانے)

حفیظ خان

الحمد پبلی کیشنز

رانا چیمبرز۔ سیکنڈ فلور۔ (چوک پرانی انار کلی)۔ لیک روڈ۔ لاہور

ھماری کتابیں .....

خُوبصورت، معیاری اور

کم قیمت کتابیں

تزئین واہتمام اشاعت

صفدر حسین

وقار اسلم ایم فل سکالرسرائیکی 0306-1446635

ضابطہ :-

اشاعت : مارچ 2004ء

مطبع : شرکت پریس لاہور

سرورق : عامر

قیمت : 150 روپے

بابا آدم دے ناں
جینے جنت وچوں نکل کے دنیا کوں پہلی کہانی ڈتی

اتے

ندا، ہما، وفا، صبا، ماریہ، لینہ
جہاں زیب تے نعمان

دے ناں

جنہاں نے ایں دنیا تے
میڈی کہانی کوں
اگوں تے ٹورنے

فہرست

میری کہانیاں

گماں میں بھی نہ تھا کہ میری کہانیوں کی پذیرائی یوں بھی ہو سکتی ہے۔ سترہ برس کی عمر میں (1973ء) جب پہلی باقاعدہ کہانی ایک قومی سطح کے جریدے میں طبع ہوئی تو میرے اہل خانہ سمیت دوستوں نے بھی شبہ کی نگاہ سے دیکھا کہ یہ دھان پان لڑکا مشاہدے اور مشاہدے کے تقاضوں کا ادراک اس عمر میں کیسے رکھتا ہے —— لفظ اس پہ کہاں سے اُترتے ہیں، واقعات کیسے گھڑتا اور انہیں مؤثر طور سے ترتیب کیونکر دیتا ہے، کردار کہاں سے ڈھونڈتا ہے، کیسے تراشتا ہے کہ جو حرفوں کے برش سے تجسیم پاتے ہیں۔

مگر ان سب سوالوں کا جواب میرے پاس بھی نہ تھا۔

نانا مرحوم بتایا کرتے تھے کہ اوائل بچپن میں جب وہ مجھے کندھے پہ بٹھائے اِدھر اُدھر گھماتے تو میں سیر میں مست ہونے کی بجائے سامنے آنے والی ہر چیز

کے بارے میں پوچھتا چلا جاتا۔

اے تیا ہے (یہ کیا ہے)

اے تیا ہے

نانا بتاتے کہ یہ چڑیا ہے' یہ کبوتر ہے' دیوار ہے' دروازہ ہے' یہ موٹر ہے' وغیرہ وغیرہ ـــــ مگر ہوتا یوں کہ اُن کے جواب ختم ہو جاتے' میرے سوال ختم نہ ہوتے ـــــ میں نے دنیا کو تحیر کی آنکھ سے دیکھا' تجسس کے ساتھ برتا' مگر اب تک حیرت ختم ہوئی اور نہ ہی تجسس۔

والد گرامی امان اللہ خان مرحوم و مغفور کو تاریخ عالم و اسلام اور تقابل ادیان سے متعلق کتب کے مطالعے کا از حد شوق بلکہ جنون تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی عدم موجودگی میں' میں اُن کے ذخیرۂ کتب کو اوائل عمر ہی میں کھنگالتا رہتا اور مزید حیران ہوتا کہ ہر دور کا درندہ تو اپنی نوع کے ساتھ مہذب مگر انسان' انسان کے ساتھ آمادۂ درندگی کیوں رہا ہے۔

شاید یہ کتب میں ویسے نہ پڑھ پاتا کہ اگر نانا مرحوم کی بینائی متاثر نہ ہوتی۔ میں غالبًا چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا ـــــ وہ مجھ سے کہتے کہ فلاں کتاب اُٹھا لاؤ اور مجھے پڑھ کے سناؤ ـــــ تاریخ طبری' ابن خلدون' سنن ابی داؤد' سنن ابن ماجہ' صحیح بخاری' کشف المحجوب' اوراقِ غم' غنیۃ الطالبین اور اُن دنوں کے معروف پبلشرز نفیس اکیڈمی کراچی' مقبول اکیڈمی لاہور' فیروز سنز وغیرہ کی تاریخ اسلام اور تقابل ادیان سے متعلق جتنی بھی دستیاب کتب تھیں وہ میں نے اپنا نانا کو پڑھ کے سنائیں۔

میرے پڑھتے ہوئے ان کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات' کبھی غصہ کبھی مسکان اور کبھی نمناک ہوتی آنکھوں کے گوشوں کو رومال سے پونچھنا' مجھے اَب تک یاد ہیں۔ مگر ایک ریڈر کے طور پر پڑھتے ہوئے کبھی یہ احساس نہ ہوا تھا

کہ لفظوں کا احسن طور مرتب انتخاب، سامع کے قلب و جاں پہ کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

اسی زمانے میں ماہنامہ نونہال، تعلیم و تربیت، روزنامہ جنگ کراچی اور امروز ملتان کے بچوں کے ایڈیشن میں شائع ہونے والی میری چھوٹی کہانیوں سے شروع ہونے والے سفر نے اس وقت نیا موڑ لیا جب انٹر کالج بہاولپور میں فرسٹ ایئر کے طالب علم کی حیثیت سے (71-1970ء) بیت بازی کا مقابلہ جیتنے پر اُردو کے پروفیسر سہیل اختر نے سب رنگ ڈائجسٹ (مدیر شکیل عادل زادہ) انعام میں عطا کیا۔ یہ سب رنگ ڈائجسٹ ہی تھا کہ جس میں شائع ہونے والے تراجم کے ذریعے میں نے چودہ پندرہ برس کی عمر میں معاصر عالمی ادب تک رسائی حاصل کی ـــــ انہیں دنوں ابن صفی کے جاسوسی ناولوں کا شہرہ تو تھا مگر طالب علموں، خاص طور پر سائنس کے طالب علموں کے لئے وہ شجر ممنوعہ کی حیثیت سے جانی جاتی تھیں مگر میں نے لائبریریوں کی لائبریریاں کھنگال لیں۔ پھر تو یوں ہوا کہ جس موضوع پر جو بھی کتاب ہاتھ لگی، پڑھتا چلا گیا اور جب ایف ایس سی کے امتحان کے بعد ذرا سی فراغت ملی تو میری کہانیاں اس زمانے کے مقبول جریدوں آداب عرض، آداب شباب لاہور اور شمع کراچی میں تواتر سے شائع ہونا شروع ہو چکی تھی۔ 1974ء کے وسط میں، میں ماہنامہ دھنک، ملاقات، ملن، 'سورج ڈائجسٹ' اور 'دوشیزہ' تک آن پہنچا۔ مجھے انبساط کا وہ لمحہ آج بھی نہیں بھولتا کہ جب میری چھپنے والی کہانیوں کی Illustrations معروف مصور اقبال مہدی نے بنانا شروع کیں۔

1975ء کا ریڈیو پاکستان، ہم جیسے فنونِ لطیفہ اور ادب کے متاثرین کے لئے کسی طلسم ہوشربا سے کم نہ تھا۔ سٹوڈیو میں شیشے کے اس پار مائیکروفون پر بولنے والے کسی اور ہی دنیا کی مخلوق دکھائی دیتے، اِک سحر تھا کہ جس نے جکڑا ہوا تھا۔ ریڈیو ملتان کے مقبول ترین ڈسک جوکی پروگرام ''سرور سحر'' کے کمپیئر پروڈیوسر سید

قمر حسین کی آواز صبح صبح، سامعین کے قلب و وجود میں تازگی سمو دیتی۔ 1973ء میں اس پروگرام میں، میرے لکھے ہوئے فکاہیہ خط نے پہلا اعزاز کیا حاصل کیا۔ میں ریڈیو کا ہو لیا —— احمد پور شرقیہ سے ملتان —— ''یونیورسٹی میگزین'' پروگرام میں تنویر سحر اور مرحوم انجم لشاری کے ساتھ شرکت کی اور یوں اُنیس روپے اَسی پیسے کا معاوضے کا چیک اَب تک محفوظ پڑا ہے۔

1975ء میں ریڈیو پاکستان بہاولپور کے قیام کے وقت میں ایس ای کالج بہاولپور میں بی ایس سی کا طالب علم تھا۔ ریڈیو کا آغاز غالباً یکم جولائی کو ہوا مگر اُس سے کہیں پہلے بطور صداکار آڈیشن میں کامیاب ہونے کے بعد ہماری تربیتی کلاسیں ریڈیو بہاولپور کے پہلے پروگرام مینیجر مرحوم الطاف قریشی نے لینا شروع کیں۔ ہمارے اوّلین ساتھیوں میں مسرت کلانچوی، شہزادی فوزیہ، محمد شعیب اجمل ملک، نصراللہ خان ناصر، خورشید علی، ثمینہ شانزادہ، بتول رحمانی، عبدالرحمٰن اخضر، اسلم عادل اور ماجد خان شامل تھے۔ ریڈیو سے میرا تعارف محض صداکار ہی کا نہ تھا بلکہ سرائیکی افسانہ نگاری کی شہرت اس تعارف سے کہیں قوی تر حیثیت میں پہلے سے موجود تھی۔ 1975ء ہی میں نصراللہ خان ناصر کے ادبی پروگرام ''پھوار'' میں میرا سرائیکی افسانہ ''ہیرے تے کنکرے'' نشر ہوا۔ مگر جلد ہی ریڈیو ڈرامہ کا عفریت کہیں سے بیدار ہوا اور میری افسانہ نگاری، اس کا شکار ہو گئی۔

بات ہو رہی تھی ریڈیو کے ماحول کی —— عجب دکھاوا تھا استثناء کے جواز کے ساتھ، عمومی طور پر خالی پیٹ، خالی جیب متکبر پروگرام پروڈیوسروں کا آسیب زدہ مسکن —— ایک سے بڑھ کر ایک خوشامد پسند، چاپلوسوں کے درمیان گھرا ہوا، حرص و ہوس چہرے سے ہویدا —— مرد صداکار و فنکار کیلئے فرعون ثانی اور لڑکیوں کے لئے مردہ خور گدھوں کی طرح ہر دم تاک میں، ایک دوسرے پر جھپٹتے ہوئے —— اور اُن بے چاریوں کو کہاں کہاں سمجھوتے نہ کرنے پڑتے —— پروگرام

سیکشن سے پروگرام لینے پر سمجھوتہ' پروگرام نشر ہونے میں کسی گھپلے کا شکار نہ ہونے کے واسطے انجینئرنگ برانچ سے سمجھوتہ' معاوضے کا چیک حاصل کرنے کے لئے اکاؤنٹس برانچ کے کلرکوں کی خوشامد اور سب سے بڑھ کر گیٹ سے اندر داخل ہونے کے لئے' سکیورٹی اہلکاروں کی ندیدگی اور بے شرمی کی حد تک خصیہ خراشی کا سامنا۔

بہرحال طرفین کی اپنی اپنی مجبوریاں کہ جن میں ایک یہ بھی تھی کہ سرائیکی فیچر یا ڈرامہ لکھنے والے ناپید —— ایسے میں ایک پروڈیوسر اکرم شاد نے مجھ سے بچوں کے لئے سرائیکی ڈرامے لکھوائے اور راجہ خالد محمود چوہان نے زراعتی پروگرام کے لئے ہفتہ وار فیچر کھیت 'بنے' بھاگ —— اور یوں میں کہانی سے ڈرامے کی طرف آ گیا۔

اکتوبر 1976ء میں یونیورسٹی لاء کالج ملتان میں داخلہ لیا تو ریڈیو پاکستان ملتان سے بطور صداکار و ڈرامہ نگار وابستگی فطری سی بات تھی۔ یہاں مجھے مختلف قسم کے لوگ ملے' نذیر بلوچ مرحوم جیسا مخلص اور درویش صفت پروڈیوسر' احمد کبیر شاہ جیسا یار باش' مگر اپنی وجاہت کے مسائل کا شکار —— ملک عزیز الرحمٰن جیسا پست ہمت اور فخر بلوچ جیسا حیلہ جو' متکبر مگر انتہائی زیرک اور اپنے ہنر کا ماہر پروفیشنل پروڈیوسر۔

اکتوبر 1976ء تا اگست 79ء کا ملتان میں قیام کا عرصہ میرے بطور ڈرامہ نگار تعارف' پہچان اور شہرت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ پہلے پہلے مرحوم نذیر بلوچ نے مختلف موضوعات پر فیچر لکھوائے' جن میں خواتین کے پروگرام' عورتاں دی محفل' اور مختلف قومی اہمیت کے حامل ایام پر نشر کئے جانے والے پالیسی فیچر اور ڈرامے شامل تھے۔ احمد کبیر شاہ نے بچوں کے پروگرام ''پھلواڑی'' کے لئے ڈرامے اور فخر بلوچ نے باقاعدہ سرائیکی لانگ پلیز (Long Plays) لکھوائے جن میں

'ڈوں ڈونڑیں ہک'، 'ریشم دی کلھی تند'، 'پیلے پتراں دی بہار' اور 'بھردی کندھ' نہایت مقبول ہوئے۔ مرحوم افتخار غازی کے لئے اُردو ڈرامے اور فیچر بھی انہیں دنوں کی یادگار ہیں۔

اُس دور کے صداکاروں میں قیصرنقوی' سہیل اصغر' خالدملک' سلیم اختر' روبینہ ناز' تسنیم بھٹی (موجودہ بازغہ) عمارہ نسیم' خالدہ نسیم' تسنیم انصاری' عفت ذکی' زاہد خان' زاہدہ صدیق' یاسمین خان' یاسمین غلزئی' مرحوم انور جٹ' سعیداحمد' مجتبٰی علوی' شاہد سلیم' شاہد رفیق وغیرہ نہایت معروف تھے جنہوں نے میرے تحریر کردہ ڈراموں میں صوتی آہنگ شامل کیا۔ آہنگ سے یاد آیا کہ ریڈیو کے پندرہ روزہ جریدے 'آہنگ' میں شائع ہونے والا میرا انٹرویو' جو کہ احمد کبیر شاہ نے کیا تھا' اس دورانیے میں' میری بطور ڈرامہ نگار و صداکار مستحکم شہرت کا غماز تھا مگر اس کے سبب میری کہانیاں کہیں تاریک راہوں میں کھو کر رہ گئیں اور میں محض ڈرامہ نگار بن کے رہ گیا۔

اگست 1979ء میں ایل ایل بی اور ایم اے (تاریخ) کے امتحانات سے فراغت کے بعد' ملتان میں قیام کا جواز باقی نہ رہا تو احمد پور شرقیہ اور بہاولپور میں وکالت کا ابتدائی جنوں خیز دور بھی ریڈیو سے دور نہ رکھ سکا اور میں ایک بار پھر ریڈیو پاکستان بہاولپور سے وابستہ۔

1976ء سے 1979ء کے درمیانی عرصہ میں یہاں صرف اتنا ہوا کہ ابتدائی دور کے جنونی اور رضا کار قسم کے صداکاروں نے پروڈیوسر پر نادیدہ غلبہ حاصل کرلیا—— جو اس ہنر میں مہارت نہ رکھتے تھے' ریڈیو کی چاردیواری سے باہر کے شور کا حصہ بن گئے۔ اُن دِنوں سرائیکی پروگراموں کے حوالے سے سب سے اہم واقعہ ریڈیو بہاولپور کی Casual صداکاروں کی ٹیم میں مرحوم طاہر محمود کی شمولیت تھی۔ گہری سانولی رنگت' بڑی بڑی آنکھوں والا' مائل بہ فربہی 25`26

سالہ نوجوان' جس نے Diskjokey پروگرام 'روہی رنگ رنگیلڑی'' کو مقبول تر بنا دیا۔ سارا سارا دن پروڈیوسرز کے نجی و غیر نجی کاموں میں جتا رہنے والا یہ Talented شاعر' ایک واجبی سی شکل و صورت والی سیاہی مائل رنگت اور سیاہ برقعہ پوش صداکارہ کے روبرو دل ہار بیٹھا اور ایک صبح اس طور مردہ پایا گیا کہ اپنے پیچھے ہارٹ اٹیک یا خودکشی کا کبھی نہ حل ہونے والا مخمصہ چھوڑ گیا۔

اس دور (80-1979ء) میں ریڈیو بہاولپور کو منیر سومرو جیسا با اخلاق' دیانتدار اور پروفیشنل پروگرام مینجر نصیب ہوا کہ جس کی ذاتی توجہ نے سرائیکی ڈرامہ کی روایت کو مستحکم کیا۔ میرے مقبول ترین ڈرامے 'کچ دیاں ماڑیاں' اور 'کون دِلاں دیا جانے' اُس دور کی یادگار ہیں' گو کہ اِن ڈراموں کی پروڈکشن اکرم شاد کی کاوش تھی مگر سکرپٹ کی تکمیل کے دوران منیر سومرو کے ساتھ کی گئی نشستیں نظرانداز نہیں کی جاسکتیں۔ اسی طرح میرے لکھے ہوئے بیشتر بچوں کے ڈرامے اکرم شاد اور ایک سندھی پروڈیوسر محمد خان لغاری کی پروڈکشن کے زمرے میں آئے۔

ریڈیو بہاولپور کے پہلے اسٹیشن ڈائریکٹر سجاد ترمذی کی دلچسپی کے باعث اُردو ڈرامہ اپنی بنیادیں پہلے ہی مستحکم کر چکا تھا مگر ہفتہ وار اُردو ڈرامہ 1975ء سے 1980ء تک صرف اور صرف مرحوم ظہور نظر نے لکھا۔ اگرچہ نام کی حد تک یہ پروڈکشن کسی پروڈیوسر سے منسوب ہوئی مگر عملاً ظہور نظر ہی ڈرامہ لکھتے' بولتے اور پروڈیوس بھی کرتے۔ ظہور نظر کی ڈرامہ ٹیم ریڈیو کی الیٹ (Elite) کلاس سمجھی جاتی تھی کہ جس میں شامل ہونا بلند مرتبہ تو تھا ہی مگر اُس سے کہیں زیادہ مشکل ظہور نظر کا قرب اور اس کا سبب مرحوم کا اپنا مخصوص مزاج اور اسٹیشن ڈائریکٹر سجاد ترمذی کی براہ راست سرپرستی۔

ظہور نظر پروڈیوسرز کو تو بائی پاس کرتے ہی تھے وہاں پروگرام مینجر کو بھی درِخوراعتنا نہ سمجھتے ـــــ مگر یہ صورتحال منیر سومرو کے لئے ناقابل برداشت اور اُن

کی اتھارٹی کے لئے کھلا چیلنج ـــــ مگر مسئلہ یہ تھا کہ اُردو ڈرامہ کون لکھے اور اس معیار کا لکھے کہ سجاد ترمذی سے ڈائیلاگ کئے جا سکیں۔ اب قرعہ فال میرے نام نکلا اور غالباً چھ یا سات سکرپٹ سجاد ترمذی کے سامنے رکھ دیے گئے۔ چونکہ ظہور نظر سکرپٹ کے ساتھ ساتھ صداکاری کا معاوضہ بھی لیتے تھے' لہٰذا اس پہلو کے مدنظر ان تمام مسودہ جات میں دو دو' تین تین مکالمات کا ایک ایک بزرگ کردار بھی ڈال دیا گیا۔

ڈائیلاگ میں منیر سومرو اس حد تک کامیاب رہے ـــــ کہ مہینے کے چار اُردو ڈراموں میں سے ایک میرے حصے میں آنا شروع ہوا ـــــ جمیل اختر کے نام سے کی گئی پروڈکشن میں ڈرامے 'آ بگینے' 'زرد چاندنی' اور کئی دیگر اُس دور کی یادوں کا پس منظر لئے ہوئے ہیں۔ اس پر ظہور نظر مرحوم کو جز بز ہونا کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی۔ اسٹیشن ڈائریکٹر اور پروگرام مینجر کے درمیان اتھارٹی کی خلیج کہاں تک وسیع ہوئی' میری گواہی کے احاطہ میں نہ رہی کیونکہ میں مقابلہ کے امتحان کے نتیجے میں پروگرام پروڈیوسر منتخب ہو کر فروری 1981ء میں اسٹاف ٹریننگ سکول اسلام آباد آن پہنچا۔

اظہار کاظمی پرنسپل' ضمیر صدیقی پروگرام مینجر اور ہارون جعفری سینئر پروڈیوسر کے دم سے آباد STS ریڈیو کے اُس وقت کے ماحول سے یکسر مختلف اور اس ادارہ کے شاندار ماضی کا مظہر تھا۔ میرے ساتھی پروڈیوسرز میں بلبل یاسمین (اب یاسمین جمیل) مدثرہ (اب مدثرہ منظر)' شمع خالد' مدثر شریف' اسلم بلوچ' احسن واہگہ' خورشید ملک' مسعود اختر' راشد معین' عثمان خان مرحوم' سائرعلی زئی' نواز نول مرحوم' جاوید اقبال' محمد ایوب' اقبال احمد خاں مرحوم' محمد رفیق مرحوم' بخت رواں حلیمی' ظفر اقبال اور رضا کاظمی شامل تھے۔ یہاں آ کر بھی کہانی کا احیا نہ ہو سکا چونکہ ہر طرف ڈرامے کی پکار تھی۔ بطور ٹرینی پروڈیوسر فیچر/ ڈرامے کی فارمیٹ

کے سیشن کے دوران میرا تحریر و پروڈیوس کردہ فیچر 'آوازوں کے سائے' ایک منفرد پروڈکشن کی حیثیت سے محفوظ کرلیا گیا جبکہ فاروق اقدس اور رابعہ تبسم کی کاسٹ کے ساتھ امتیاز علی تاج ہی کا تاریخی کھیل 'انارکلی' پروڈیوس کیا۔ انٹرویو کے فارمیٹ کے دوران معروف خاتون Activist محمودہ غازیہ کا لیا گیا موضوعاتی انٹرویو 'آٹے کی عورت' کے نام سے آج تک محفوظ ہے۔ موسیقی کی ابجد بزرگ سکالر مولوی عبدالحق مرحوم اور امریکی یونیورسٹی سے موسیقی میں ڈاکٹریٹ کرنے والے ڈاکٹر اکمل سے سیکھی جو معروف صحافی اور ریڈیو صداکار افضل مرحوم کے صاحبزادے تھے۔

ٹریننگ کے فائنل راؤنڈ میں مجموعی طور پر پہلی پوزیشن لینے کا محض اتنا فائدہ ہوا کہ مجھے میری چوائس پر ملتان ریڈیو پر تعینات کیا گیا جہاں شعبہ نیوز سے وابستگی کا ماضی رکھنے والے ناصر الیاس اسٹیشن ڈائریکٹر کی حیثیت سے موجود تھے۔

جون 1981ء میں ریڈیو ملتان پر نوجوان پروڈیوسر کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کچھ اتنا خوشگوار نہ تھا۔ ہوا یوں کہ ملتان تعیناتی کی خبر کو ان تمام نام نہاد بہی خواہوں نے محض اس وجہ سے ہضم نہ کیا کہ میں اَب پروڈیوسر کی برتر حیثیت میں اُن کے روبرو آنے والا تھا۔ میرے آنے سے قبل ہی ناصر الیاس کو بتایا گیا کہ میں ایک متعصب لسان پرست' اکھڑ' ترش خو اور نافرمان شخص ہوں۔ چنانچہ ناصر الیاس نے اس کے پس منظر کا ادراک کیے بغیر' ریڈیو کے پروڈکشن کے معاملات سے علیحدہ رکھنے کے لئے مجھے رات کی شفٹ میں ڈیوٹی آفیسر بنا کر ڈیوٹی روم میں بٹھا دیا۔

شام چھ بجے سے رات کے ساڑھے گیارہ بجے تک میری کوئی مصروفیت نہ ہوتی ماسوائے اس کے کہ میں ٹیلی فون سنوں' نشریات سنوں اور اُن پر اپنا تبصرہ لکھوں۔ یہاں میری کہانی بھی میرے کام آئی اور ڈرامہ بھی۔

پروگراموں پر تبصرہ میں نے روایتی انداز سے ہٹ کر مفصل تجزیاتی طریقے سے لکھنا شروع کردیا کہ جس میں فنی محاسن کے ساتھ ساتھ' ان کی خامیوں اور سمعی جمالیات کے ممکنہ پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کرتا۔ حسب ضابطہ' یہ رپورٹیں صبح کی پروگرام مینجر کی میٹنگ میں زیر بحث لائی جاتیں اور کمنٹس کے ساتھ اسٹیشن ڈائریکٹر کے مطالعے کے لئے بھی بھجوائی جاتیں کہ جس کے بعد متعلقہ پروڈیوسرز کی توصیف اور قدر افزائی کے ساتھ ساتھ کھنچائی کا بھی پورا جواز موجود ہوتا۔

یہ معاملہ جلد ہی مثبت انداز میں رنگ لایا۔ رات کی شفٹ میں تمام تر پھنے خاں پروڈیوسرز کسی نہ کسی بہانے چلے آتے اور اپنے اپنے انداز میں ان کے پروگرامز پر تنقید نہ لکھنے کی بالواسطہ درخواست کی جاتی' درخواست نما تنبیہ بھی اور کبھی کبھی کھلی دھمکی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہونا شروع ہوگیا کہ اسٹیشن ڈائریکٹر کی رائے میرے بارہ میں مثبت انداز میں تبدیل ہورہی ہے' مگر فیصلہ کن موڑ آنے میں ابھی تھوڑی دیر تھی۔

1981ء کے ماہِ رمضان کی آمد کے ساتھ ساتھ ریڈیو کے پروگراموں کی نئی سہ ماہی کا بھی آغاز ہونا تھا۔ ناصر الیاس کی خواہش تھی کہ اس موقع پر پریس کانفرنس کی جائے جس میں صحافیوں اور بعد میں شہر کے زعماء کو ان پروگراموں سے متعلق خوبصورت بروشر پیش کیا جائے۔ اس خواہش کی تکمیل کے لئے سلام ناصر' نصر اللہ خان ناصر اور سرفراز قریشی پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی مگر یہ کمیٹی صرف چار دن پہلے تک اس بروشر کا مسودہ تک مکمل نہ کرسکی اور بھری میٹنگ میں ناصر الیاس بری طرح بگڑ بیٹھے۔

اس مرحلے پر میں نے اپنی خدمات پیش کیں جسے ناصر الیاس نے رد و قدح کے ساتھ قبول تو کیا مگر یہ دھمکی بھی دی کہ مقررہ وقت میں تکمیل نہ ہونے پر میں

کسی بھی محکمانہ کارروائی کے لئے خود کو تیار سمجھوں۔ میں نے سلام ناصر صاحب سے میٹریل لیا اور گھر جا کر کمرہ کا دروازہ بند کرلیا۔ دوسری صبح بروشر کا مسودہ ناصرالیاس کی جانب سے لکھے گئے پیغام کے سمیت اُن کی ٹیبل پر تھا۔ ناصرالیاس بے انتہا خوش ہوئے مگر نہ تو اس کا اظہار کیا اور نہ ہی مسودہ پر کوئی اعتراض۔ میں نے مسودہ سمیٹ لیا اور دو دن بعد پریس کانفرنس کے مقررہ وقت سے کئی گھنٹے پہلے بروشر کے بنڈل اُن کے کمرے میں پہنچا دیے۔ ناصرالیاس کی مسرت دیدنی تھی اب اس کا اظہار بھی کیا اور وہ بھی مجھے گلے لگا کر۔

یہ اگست 81ء کی کوئی شام تھی' اس کے بعد 15 جولائی 1982ء تک کہ جس روز میں نے پروگرام پروڈیوسر کے عہدے سے استعفیٰ دے کر عدلیہ جائن کی' میں ریڈیو ملتان کا معروف ترین پروڈیوسر رہا' جو صبح سات بجے ریڈیو آ کر رات گئے تک مختلف کاموں میں جتا رہتا۔ سرائیکی Diskjoky پروگرام کرن سویرُ کے مسودے اور کمپیئرنگ سے فراغت کے بعد پروگرامز میٹنگ اور میٹنگ کے بعد کچھ ہوش نہ رہتا۔ سرائیکی ڈرامہ' میوزک' بچوں کا پروگرام پھلواڑی' خواتین کا پروگرام 'عورتاں دی محفل' سرائیکی تقاریرُ اہم ایام کے حوالے سے ریڈیو سیمینارز اور مذاکرے' ادبی پروگرام' جمہوردی آواز کی پروڈکشن اور کمپیئرنگ' یوتھ پروگرام' جواں ہر دم رواں' مذہبی پروگرام اور خصوصی اسائمنٹ سبھی کچھ میرے ذمے رہا۔ تعلیم بالغاں کا پروگرام 'ہر ایک پڑھائے ایک' اور عوامی مسائل کا پروگرام 'چلتا پھرتا مائیکروفون' میرے ہاتھوں شروع ہوئے۔ یہی ناصرالیاس تھے کہ میرے جونیئر ترین پروڈیوسر ہونے کے باوجود مئی 1982ء میں ڈیرہ غازی خان کو ڈویژن کا درجہ دینے کے سلسلے میں جنرل ضیاء الحق کے دورہ کی کوریج کے لئے مجھے ادبی انچارج بنا کر بھیجا اور شمشیر حیدر ہاشمی گواہ ہیں کہ اس موقع پر ناصر الیاس نے میرے ریڈیو نہ چھوڑنے کی صورت میں آؤٹ آف ٹرن سینئر پروڈیوسر بنائے

جانے کی پیشکش بھی کی۔ انہیں دنوں تیارکردہ دستاویزی پروگرام 'ہاتھ نبھائیں ساتھ' جوکہ جام پور وڈورکس کے بارہ میں تھا اور 'ایک مثالی گاؤں - رسول پور' پاکستان کے قومی پریس' اُردو انگریزی دونوں میں' غیر معمولی طور پر سراہے گئے۔ یہی وہ ناصرالیاس تھے کہ جس روز میں نے ریڈیو کو خدا حافظ کہا' وہ دل گرفتہ تو تھے ہی' آبدیدہ بھی تھے۔

میرے ریڈیو چھوڑنے پر' وہ تمام پروڈیوسرز خوش ہوئے کہ کچھ مخصوص پروگراموں پر اجارہ داری' جن کی کمزوری تھی۔ میرے یہ تمام ساتھی خودغرضی کی حد تک اس روش پر قائم تھے۔ اُن کی دنیا' ان کی میز کی دوسری طرف بیٹھے چند مخصوص مگر مجبور چہروں کی حد تک محدود تھی اور اس دنیا میں کسی دیگر کا مخل ہونا اُن کے لئے قیامت سے کم نہیں تھا۔ کیا کیا سازشیں نہ ہوئیں' کیسے کیسے جال نہ بنے گئے' یہ کہانیاں گفتنی بھی ہیں اور ناگفتنی بھی—— مگر اس وقت اِن کا تذکرہ مقصود نہیں۔

ریڈیو سے عدلیہ' عدلیہ سے جنوری 1984ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بطور لیکچرار تعیناتی' پھر ستمبر 84ء میں پنجاب سول سروس میں بطور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر شمولیت' سنٹرل سپریئر سروس (CSS) کے بارہویں کامن کورس میں وفاقی ملازمت کی پیشکش اور پھر واپس عدلیہ—— میرا سفر تو جاری رہا مگر کہانی رہی نہ ڈرامہ' دونوں ہی کھو گئے یا میں نے انہیں چھوڑ دیا اور نظمیں لکھنے کو اپنا لیا کہ 'پہلی شب تیرے جانے کے بعد' (مطبوعہ 1999ء) کی پیشتر نظمیں اس دور کی ادھوری کہانیاں ہیں جو خود رو کھمبیوں کی صورت' فکری پرت کا سینہ چیر کر' میرے سامنے آن کھڑی ہوئیں۔

مگر میں ایک بار پھر ڈرامے کی گرفت میں آ گیا۔ 89-88ء میں مرحوم صدیق طاہر کی پس پردہ کوششیں رنگ لائیں اور پاکستان ٹیلی وژن پر سرائیکی

پروگراموں کا آغاز ہوا۔ میرے ٹیلی پلے 'اپا پیپ' کا مسودہ تو پروگرام کے باقاعدہ آغاز سے پہلے ہی منگوالیا گیا تھا مگر ٹیلی کاسٹ ہونے میں اس کی باری کہیں بعد میں آئی کہ یہ ایک حساس اور سنجیدہ موضوع پر تھا جس میں مطلوبہ اور مروج گلیمر کی کمی پائی گئی تھی۔

انہیں دنوں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم اے سرائیکی کی کلاسز شروع کرنے کے لئے سلیبس منظور ہوا جس میں میرے ڈرامے 'بھر دی کندھ' کو شامل کیا گیا۔ اب مسئلہ کتاب کی دستیابی کا تھا۔ طے پایا کہ کچھ لانگ پلیز کا انتخاب کتابی صورت میں شائع ہو۔ لہٰذا مرحوم خان رضوانی کی عملاً اور ذوالفقار بھٹی کی جمالیاتی مشاورت کام آئی اور یوں 1989ء میں 'کچ دیاں ماڑیاں' سرائیکی ڈراموں کے پہلے مجموعے کی صورت سامنے آئی۔

ڈراموں کا کتابی صورت میں شائع ہونا' مری کہانیوں کے لئے صدمے سے کم نہیں تھا' وہ پیچھے کیوں رہتیں' لہٰذا سرائیکی کہانیوں کا انتخاب 'وَینڈی رت دی شام' کے نام سے 1990ء میں شائع ہوگیا۔ یاد رہے کہ ان دونوں کتب پر 1994ء کی اہل قلم کانفرنس میں اس وقت کے صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے اکادمی ادبیات پاکستان کی جانب سے خواجہ فریدؒ ہجرہ ایوارڈ دیے اور یوں میں واحد صاحب قلم گردانا گیا کہ جس کی دو کتب پر یکے بعد دیگرے دو برسوں میں ایوارڈ دیے گئے۔ اب پھر ڈراموں کی باری تھی —— لہٰذا بچوں کی ڈرامہ سیریز ''ماماں جمال خان'' کے تین اپی سوڈ (Episode) اسی نام سے شائع ہو کر (1991ء) سرائیکی میں بچوں کے ڈراموں کی پہلی کتاب کا اعزاز پا گئے۔

1997ء میں اُردو کہانیوں کا انتخاب 'یہ جو عورت ہے'، 1999ء میں پہلی شب تیرے جانے کے بعد (نظمیں) اور 2003ء میں بچوں کے ڈرامے 'خواب، گلاب' کے بعد اب پھر کہانیاں —— 'اندر لیکھ دا سیک'

میں اپنے موضوعات پر بات نہیں کرتا' کہانیاں آپ پڑھ لیں گے' نقاد ان کا تجزیہ کریں گے' مگر سرائیکی میں ابھی تنقید کی روایات مستحکم نہیں ہوئیں۔ گو کہ لسانی تحقیق پر خاصہ قابلِ پذیرائی کام ہوا ہے لیکن تنقید کے میدان میں کسی بھی صورت ٹھوس بنیادوں پر مضبوط عمارت کی تعمیر از بس مطلوب ہے۔ تنقید محض کتابت کی اغلاط نمایاں کرنے کا نام یقیناً نہیں مگر کسی بھی صنف میں کسی ادب پارے کی تفہیم کے لئے اس کا مکمل ٹھہراؤ اور سنجیدہ غور وفکر کے تقاضوں سے ہم آہنگ' مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ یہاں تنقید کے اصولوں کا اعادہ بھی مقصود نہیں اور نہ ہی یہ بتانا کہ ادبی پذیرائی کے معاملے الجبرا یا جیومیٹری کے فارمولوں کے تحت نمٹائے نہیں جاتے۔ مگر کیا کیجئے ادبی دھڑے بندیوں نے اس بنیادی کام کو آگے بڑھنے ہی نہیں دیا۔ اِن دھڑے بندیوں کی بنیاد چاہے' جو بھی ہو مگر فکر اور دانش کی تقسیم اس بنیاد پر نہیں ہونی چاہیے کہ کون سا تخلیق کار کسی تعلیمی ادارے یا پیشۂ تعلیم سے متعلق ہے اور کون اس سے غیر متعلق یا کون سے صاحب میڈیا کے کس ضمنی شعبے سے متعلق ہیں۔ غرضیکہ معاملہ 'ملا' اور 'حاجی' کے قیود سے ماورا اور 'چہرہ' یا 'عہدہ پرستی' سے ہٹ کر ہونا چاہیے۔

بات کہیں اور نکل گئی —— اسے سمیٹتے ہیں
کسی نے مجھ سے پوچھا
کیسی کہانی لکھتے ہو؟
میں نے کہا

''کہانیوں سے کہانی کشید کرتا ہوں —— کردار گھڑتا نہیں' چنتا ہوں' انہیں لکھتا نہیں' اُن کی تجسیم کرتا ہوں' اُن کے اپنے فطری تضادات کے ساتھ' فطری بہاؤ میں' باقی کہانی وہ خود بن لیتے ہیں'

مگر یہ تو ڈرامہ ہوا!

یہی تو اُلجھن ہے —— میں کہانی میں ڈرامہ لکھتا ہوں یا ڈرامے میں کہانی، سمجھ نہیں پایا —— ڈرامہ نگار پہلے تھا کہ کہانی کار، کچھ یاد نہیں —— یہ سب کچھ طے ہونا باقی ہے

اور طے کس نے کرنا ہے!

چھوڑیں، یہ مذاق بھی ہے اور جبر بھی ——

حفیظ خان

7-سخی سلطان کالونی

سورج میانی روڈ، ملتان

گھمر گھیر دا گھیر

پتہ نہیں کیا تھیا'
پر کجھ تھیا ضرور ہا کہ کنیزاں جئی' سگھڑ ہڈاں دی ہوئی' پئے دے اگوں عرضو
بنڈ' بالاں کیتے پُسیا کمند' چوڑی گھنٹے کُھت کُھت دی ماری'
یکدم گھچلی تے گھیپل بݨ تے رہ گئی۔
سُمݨ' بسترا جیئں کیتے بکھڑے دیاں کنڈیاں دی جھت ہئی' اوسارا سارا
ڈینہہ اہلی پئی راہندی۔ تھاں تھپانخ مریندا پے تاں مارے پیا'
بال سکول بُجھے گبن کہ ننگے' اوندی بلا جاݨے'
پئے شودا بغیر ٹکر مانی دوکان تے ٹر گئے' تاں ونجے پیا'
آیا کون تے گیا کون' دفع دُور——

پر اینڈے تاں آلس، اُباسیاں تے مونجھ منجھاریاں۔

بیا تاں کون جانڑے ہا —— خود کنیزاں کوں سُدھ نہ رہ گئی کہ اوندے نال تھیا کیا ہے۔ شروع شروع اچ آپڑاں ایہہ حال ڈیدھی تاں، شرمسار تھی ویندی،

"کیا سوچیسن گھر آلے تے تے اوایا پوایا کہ زال ہے کہ گڈیں لاتھی ہے——"

"کتھائیں بال دل چھوٹا نہ کرن"

"غلام حسین نراض نہ تھیوے——"

پر جئیں ویلے آتھر چھانڈ تے گرمی سردی کنوں تنگ آئے بالاں نے ہتھوں سکون دا ساہ گھدا تے غلام حسین نے وی سیکاڈیون دی بجائے چھڑی منڑ منڑ تے ای گزارا کیتا، تاں ایہہ اٹھ سوہی آلس، کنیزاں دے ماس توں سمدی، ہڈاں توڑیں آن پہنچی——

"میڈے کنوں نیں تھیندی ہنڑ ایہہ گھر داری—— پندراں سالاں وچ رت پی گھدی ہے تیڈے گھر تے تیڈے بالاں نیں—— مار مکا چھوڑے وے، ہنڑ توں جانڑ تے تیڈا گھر جانڑے——"

پندرہ سال پہلے، کنیزاں دی شادی غلام حسین نال تھئی تاں ڈوہائیں سوتراں دی عمراں وچ کوئی ایڈا فرق نہ ہا۔ کنیزاں ہوسی کوئی اٹھارہ اُنوی سالاں دی تے غلام حسین باہوی، تریوی دا۔ ڈوہیں ہک بئے توں جند وریندے ہن۔

کنیزاں تاں اُوَ کنیز ہئی پر غلام حسین تاں اصلوں غلامِ کنیز تھی گیا۔

بھاویں ڈاہ جماعتاں پڑھ تے پیو نال کپڑیاں دی دوکان تے کم سنبھلیندا ہا، پر شادی توں بعد تھان ولیٹنڑ تاں کتھ رہ گیا، گز دی گنتری ای بُھل گیا۔

زبان دی چونبھ تے کپڑے دی کنی رکھ تے ڈوہیں ہتھاں دیاں وڈیاں انگلیں دی تنڈ نال، سدھا کپڑا اجھر کاوٹ آلا—— ہن قینچی نال ای کپیندا تاں کپڑا

آڈے دا آڈا۔

ابا آکھݨ کوں تا بدھ بدھ بلاوہے ہا پر جوان دی تڈ' اٹھے ویلے گھر کوں۔

اُڈے گھر وچ ای کیڑھا سکھ —— چلیے تے بہہ تے اوہلاں تو ہلاں' پٹھے سدھے گراں مریندا' سدھا کمرے وچ —— بتی وسما' کھیس تاݨ تے جوان ایویں' جیویں ہتھوں ویندے۔

ہکلاں تے ہکلاں'

تے بہانہ کیا' سر وچ درد ہے' کنیز کتھ ہے سرتاں گُھٹے۔

اَتے اِتھ کنیز شودی کیا کرے۔

سس دے نال تھاں تھپے ناں سانجھے' نِک سُک آپڑیں جا۔ تے ناں رکھے طوطے کتے دی سنبھال ناں لہے' در دروازہ کنڈا جندرا' کھلا پولا ناں سنبھالے تاں غلام حسین دی ماکوں کون جھلے۔

اَکھاݨاں وچ تاں ماَ دھی وچ تمبالو غرق ہوندے پر اتھ کرتاں ماَ پتر وچ کنیزاں چٹ۔

ہوکدی ساکدی جیئں ویلے غلام حسین دے نال بسترے اچ پسریندی تاں اُومنہ سجائی پیا ہوندا۔

شروع شروع وچ تاں چھوہر ڈاہڈی چالو تھئی کہ یا اللہ کتھ پھس گئی آں' پر جیئں ویلے معاملے دا منڈھ ہتھیں آ گیُس تاں پاند چھڑواون مسئلہ نہ رہیا کیوں جو جاݨ گئی کہ سس کوں رنج نیں کرنا —— غلام حسین دا کیا ہے' نال سم تے تھوڑی جئی کھلی ملی' ناز نہورا تے بلاولی —— ساری پھوک تو ک واݨ وٹیندی ویسی۔

شادی توں بعد پہلے پہلے ذال مرد کوں ہک بے دی ڈاہڈی سک ہوندی ہے۔ پر جوں جوں قدم اگوں تے پوندے جوان دی سک تاں ڈوڑی تھیندی ویندی ہے' پر عورت دا ہبلا ساں پچھوآں۔ جوان تاں آپڑیں گھر وچ ہوندے پیا'

پر عورت دا وَنڑ ہئی جاؤں تھڈ تج تے نویں بھوئیں وچ آ لگدے۔ نویں نویں رشتیاں کوناں صرف سنبھالنا پوندے بلکہ اُناں دی ایں طرح ڈیکھ بھال کریندی ہے کہ کتھائیں تھڈ اناں لگے' ناں تاں پئے سب تو پہلے اوپرا تھیا کھڑا ہوندے ——
ہیں گالہوں سمجھ دار چھوہریں نویں گھر وچ ونجنڑ سیتی اختیارات دا مرکز لبھیندن ——

جے ایہہ اختیارات سس' سوہرے' ڈیر' نناٹ دے ہتھ وچ ہوون تاں بنڑا تے اُناں نال رکھنی پوندی ہے۔ تے خاوند دا نمبر ڈوجھا
تے جتھ گھر دا سربراہ پہلے ای اُونداپئے ہووے تاں ول سس' سوہرا' ڈیر' نناٹ جتی دی نوک تے۔

ایں گھر دا ای سارا کنٹرول غلام حسین دی ماحمیدہ مائی دے ہتھ وچ ہا۔ ڈاہڈی چتر تے کاپٹ ذال ہئی۔ گھر وچ ڈوں تاں جوان ہن' غلام حسین دا پیونذیر احمد تے خود غلام حسین —— اونے ڈوہائیں کوں اگوں لایا ہویا ہا۔ ایں ماحول وچ کنیزاں دی کتھ چلدی —— ایں گالہوں ایندے سوا بیا کوئی رستہ ناں ہا کہ حمیدہ مائی دی اتھارٹی کوں من کراہیں ول بے شک من مانی کیتی ونجے۔

ایں سانگے گھر داری دے معاملے کنیزاں ایں طرحاں سنبھالے کہ حمیدہ مائی کوں لوتھ بنڑا' بلہا چھوڑیس ——

اماں تساں بہہ رہو —— میں کر گھنساں
اماں تساں بہہ رہو —— میں کم کیتی کھڑی آں
اماں نہ کرو —— تھک پوسو
اماں نہ اُٹھو —— تھک پوسو

تے اماں باہندے باہندے کیا بیٹھی —— کہ گھر وچ اختیارات دی علامت ''ڈوئی'' —— کنیزاں دے ہتھ ڈے بیٹھی

ایں چھک دھرو وچ کنیزاں نے سس دا اعتماد تے گھر دا کنٹرول تاں حاصل کر گھدا' پر راہندے راہندے غلام حسین کتھائیں پچھوں رہ گیا۔ کنیزاں تھکی ترٹی ادھی رات ویلے' غلام حسین دے پاسے نال آ سمدی تاں اصلوں بے شول تھئی——

چاہندی کہ بس غلام حسین اوکوں ہتھ ای ناں لاوے تے اُوسم پودے——
ڈوجھے پاسے غلام حسین وی تانگھ تنگھیندا ازچ تھی ویندا تے جئیں ویلے ذال دا موڈ بناوݨ دی کوشش کریندا تاں چھوہر نندرا کی——

اُباسیاں توں اُباسیاں

—— تے ہݨ ایں حالت اچ کوئی کرے تاں کیا کرے——

جے کہیں ویلے غلام حسین اصلوں ای منہ کوں مل گھندا تاں بعد اچ الٹا شرمسار کر جیندی جاگدی گھر آلی نال حق کیتے یا کہیں غیر نال زبرزنا۔

کجھ ڈینہ ہئے گزرے—— کنیزاں کو اروئے شروع تھئے تے کم اگلے کنوں چگلا —— اٹھے ویلے ماندگی' اوازاری' لکھ کوشش کریندی کہ غلام حسین کوں کہیں حد توڑیں تاں خوش رکھ سگے۔ پر عین ہوں ویلے اُبتے اُبڑاک —— تے شودا غلام حسین کنڈ ولا تے سمن ای چاہندا تاں سم نہ سگدا۔

کیا کیا خواب ناں ڈٹھے ہݨ اُو نے شادی تو بعد کنیزاں نال ہک جوش کنوں بھرپور ازدواجی زندگی دے' جیندے وچ ڈینہہ رات دا تصور تک کوئینا ہا۔

بس حد کنوں زیادہ سکاں دی ناکمݨ والی تندیر ہئی تے تندیر دی چھیکڑ توڑیں بجھݨ دا ہبلا سا

—— پر جو حقیقت اچ تھیا' او نے غلام حسین دے اندر باہر بے معلومیاں ڈلیکاں پا چھوڑیاں۔

"بس ایہا شادی ہئی —— تے جے شادی ایہا ہئی تاں میں آپڑاں آپ

کتھ گھن ونجاں'
کیہیں تے گجاں
کیہیں تے وساں
تے میڈی بھوئیں کتھ ہے!''

کوئی بیا ہووے ہا تاں آپڑیں بھوئیں دی گول وچ' سب کجھ ونجایا ہووے ہا —— پر غلام حسین نے کولمبس یا واسکوڈے گاما بنڑن دی بجائے' ولدے سروں کاروبار وچ توجہ ڈیونی شروع کر ڈتی

پہلے پہل تاں ڈاہڈی مشکل بنی —— کپڑے دے ہر تھان دے گز گز تے ہکو مہر لگی نظر آندی ——

کنیزاں دی صورت وچ

کپڑا پھڑیندا تاں لگدا کہ دل چریندا پے —— گھر ڈو تیڈ پوندی' چھکی لگدی' پر جیہیں ویلے کنیزاں دا برف روپیہ بت وچ جاگدا تاں تیڈ ڈھلی پئے ویندی۔

کجھ عرصے بعد ایں تھیا کہ مغرب دی نماز توں بعد گھر ڈو دھرکڑ والا غلام حسین کوشش کریندا کہ عشاءٔ دی اُتھائیں پڑھے تے رات کوں سُتے لوکاں گھر ایں طرحاں وڑے کہ کنیزاں دی کو کڑوا' وی نہ سنڑے —— ایندا نتیجہ ایہہ نکلیا کہ کاروبار ڈینہاں دے وچ دُلکی ٹور توں سر بٹ تے آ گیا —— پیسہ ہا کہ مینہ طرحاں وسدا پیا ہا

—— کنیزاں نے پہلے ڈو پُتر جائے تے وَل ہک دھی —— پہلا پتر جمیا تاں غلام حسین دا پیو مکلا گیا —— دھی جمی تاں ماٗ ٹر گئی —— تے ہنڑ پورے گھر وچ کنیزاں دی حکمرانی ہئی ——

روپے پیسے دی آپڑیں ٹور ہوندی ہے تے آپو وانے رسم رواج نہ ہووے تاں آپڑاں آپ نیں بھاندا تے جے ہووے تاں آپ توں علاوہ

بیا کوئی نہیں بھاندا ـــــ نہ ہووݨ دے سکھ ہِن تے ہووݨ دے ڈُکھ ہِن
جے تنگی تاں بندہ جی نیں سکدا ـــــ ڈھگ ہوئے تاں کہیں ہِن کوں نیں
ڈیندا۔

دولت وچ بھاویں کشش ہوسی' پر جتھ دولت آوے' اُتھ آپس دی کشش ختم
تھی ویندی ہے ـــــ غریبی وچ ہکا ترنگڑ کھٹ تے گسرڑ مسٹر کراہیں سمݨ وچ جیڑھی
چس ہے اُوا نجواں کمریاں وچ وڈے وڈے پلنگاں اتے کلھے سمن وچ کتھاں۔

کوئی بیا ہواندا تاں گھر توں باہر کئی گھر آباد کر گھندا ـــــ دیرے دماے
قائم تاں محفلاں آباد ـــــ کھیسا پُر' تاں رناں سئے' کھلدے نال ہر کوئی کھلدے'
اویں وی بھری تری دوکان ڈیکھ کراہیں کئی شوقین نینگریں سر ہاندی تھیوݨ دی
کوشش کریندیاں ـــــ پر غلام حسین تاں دھانڑیاں داوپاری بݨ گیا'
لگدا ٹالہی گھوٹ پیتی ودے

ہر صورت وچ مہاندرا کنیز دا چاپدا ـــــ ڈٹا ڈیندا' پرے دھکیندا' پر اُوں کنیز
دا کیا کریندا جیڑھی لوں لوں وچ ساہ گھندی محسوس تھیندی'

رُوم رُوم وچ ـــــ
من دے اندروی تے باہروی۔

ایہہ ناں تاں رُسدی ہئی تے ناں میڑھیں سٹھڑیں الیندی ـــــ ایہہ تاں
ماکھی دا گھٹ ہئی ـــــ برفی دی بھوری' سراپا محبت' سراپا بہار ـــــ ناں تڈ' ناں
تکرار

غلام حسین ایں کنیز کوں دل دی کوٹھی وچ بلہا' تا کی بند چا کیتی تے بھل گیا کہ
گھر وچ کہیں کنیز ناں دی زنانی کوں زال بنڑا گھن آیا ہا کہ کائنیا۔

بال وڈے تھیندے گئے تاں کنیز کوں ای ہوش ولدا آیا ـــــ گھر وچ خوشحالی
آئی تاں نوکر چاکر وی آ گئے تے سارا ڈینہہ گھر دے کم کاراں دی ترٹی ماری

کنیزاں دنیا جہان تے وَل آئی۔ باہر دے کم کار واسطے نوکر انج ہن تے اندر واسطے انج ـــــ کوئی سودا گھدی آندے، کوئی صفائی کریندا پئے تے کوئی کھانا پکا اگوں رکھیندا پے ـــــ

غلام حسین پرانی عادت مطابق نو ڈِاہ وجے دوکان تے چلیا ویندا تے بال سکول ـــــ

پہلے پہل تاں کنیزاں ناشتے چاہ دا خود خیال رکھیندی تے سب دے گھروں ونجن دے بعد پلنگ تے آن لیٹ دی ـــــ ول ہولے ڈاہڈے آلس نے ایں چس ڈتی کہ سنجھ سبھائیں اٹھن والی رن، ڈوپہار تونڑیں آلھی پئی راہندی ـــــ

نوکرانیاں آنڑے مریندیاں راہندیاں ـــــ

کوئی پیر پئی گھٹیندی ہے تے کوئی پنیاں، کوئی چیل دے بچے پئی چنڑ دی ہے تے کوئی مونڈھیاں تے ٹھڈڑے پئی کڈھیندی ہے

مرسائیں اکھ کھلدی، تاں پلنگ تے ای ناشتے دی دوکان سجھ ویندی۔

بے فکری، رَج کھاون، عیش آرام تے کہیں دی روک ٹوک دے فقدان نے کنیزاں کوں گھیل کرچھوڑیا ـــــ جتھ بیٹھی ہے تاں بیٹھی ہے، ستی ہے تاں ستی پئی ہے۔ رنگ روپ چڑھیا سو چڑھیا ـــــ ہڈ بت ای ماسلا تھیندا گیا،

ایویں زری زری پھنڈی ہوئی خمیری ڈولی آلی کارگرولا ـــــ پر ایڈاوی ناں کہ بے ڈھبا لگے۔

تن سوکھا تھیا تاں من دے اندر وی اُوساریاں ان سونہیاں چھلاں جاگن لگ پیاں، جیڑھیاں چھوہر کے ویلے ساری ساری رات جگیدیاں ہن۔ کنیزاں دا دل کریندا کہ غلام حسین دوکان تے نہ ونجے تے اوندے نال ستا اُوکوں ایں طرحاں مندھے کہ ہڈی ہڈی تے مسام مسام وچوں ساریاں آلساں نپیڑ چھوڑے ـــــ

اُونے پہلے پہل تاں اکھ نک دے اشارے نال وِلاوݨ دی کوش کیتی ـــــ
ول گالہیں گالہیں وچ ـــــ ناں سمجھیا تاں ہار سنگھار' ہتھ کھڑانڈ' چک چونڈھی
نال ـــــ تے جیس ویلے غلام حسین تے کہیں شے دا اثر ای ناں تھیا تاں ہک
ڈیہنہ بول پئی۔

''تہاکوں تاں میڈا اذری خیال ای کوئینی''

غلام حسین چپ رہیا

کنیزاں نک چڑھاتے اُوندے ڈوڈھاتے وَل نال سرک آئی

''میں بھلا کجھ آہدی پئی ہاں''

''کیا نمی رکھیا تیڈا خیال ـــــ ساری زندگی ہکو کم تاں کیتے'' ـــــ غلام حسین
نے بُڑ بُڑ کیتی تے پاسا ولا تے سم پیا۔

کنیزاں کجھ دیر تاں منہ سجا بیٹھی رہی پر غلام حسین دا کوئی روح رجوع نہ ڈیکھ
کراہیں کجھ ہئی نیڑے تھی' اوندے والاں وچ ہتھ پھیرݨ لگی۔

''ناں کر سمݨ ڈے'' ـــــ غلام حسین نے اُوندا ہتھ ہک پاسے چھنڈ کیا تے
کمبل منہ توڑیں کر گھِدس۔

کنیزاں رووݨ ہاکی تھی گئی تے ٹھڈا ساہ بھر کرائیں غلام حسین دے نال لیٹ
گئی ـــــ پر نندر دا کتھائیں ناں نشان ای ناں ہا۔ سارے بُت وچ ہک اَچوی ہئی'
تراٹاں ہن کہ تریڑاں پئی ویندیاں ہن ـــــ سر توں پیراں تئیں سارا وجود ہک
چوانتی بن گیا

دکھدی ہوئی چوانتی

جیہڑھی ناں تاں بلدی ہئی تے ناں ساڑ سُوا کریندی ـــــ چھڑا سیک ہا کہ
ڈالی ویندا ہا' پُجالی ویندا ہا۔

رات آکھݨ کوں تاں اکھیں وچوں گزری پر لوں لوں اُتے جھریٹے چھوڑ گئی۔

آونڑ آلے ڈیہناں نے اناں جھریٹاں وچ کنڈے بیج ڈتے
تریہہ دے کنڈے —— کنیزاں سارا ڈینہہ اُہلاں تھلاں، ہما ہما کے ڈینہہ گزریندی —— سمجھ ناں آندی کہ تھی کیا گے۔
ایویں لگدا کہ چالہی سالاں توں بعد اوندے جسم نے نانگ آلی کار پرانی کھل لہا سٹی ہے تے اندروں سولہاں سالاں دی چھوہر نکل آئی ہے —— سُنارے دی کُٹھالی طرحاں انگارہ تھئی، سیک ڈیندی۔
پتہ نیں عمراں دی پوڑی دے کیہڑے ڈاکے تے پیر آ گیا کہ سمندر طرحاں سیراب مزاج —— دھرتی دے ستویں تل وچ پانی لہا، تریہہ داڈھ ہر بن گیا۔ ایہہ آواگون تاں ناں ہا —— پر کجھ تاں ہا کہ غلام حسین نے ماں دی کُکھ دی بجائے، اوندے دل دے کہیں خانے وچ، نویں سروں ڈوجھا جنم گھدا تے کنیزاں کوں ایویں لگیا کہ جیویں سُکی ریت دے تاسلے وچ پانڑی دی پھینگ آ پئی ہووے۔
اُوجیڑھے پاسے نگاہ بھویندی، غلام حسین نظر آندا۔
جیئں ڈو وی ڈیدھی لگدا غلام حسین ہے پر ایہہ کیہو جیا غلام حسین ہا، جیڑھا سونہاں تھی کہ وی اڻ سونہاں —— نظر تاں آندا پر محسوس ناں تھیندا —— ایہہ کیہو جیہا سجھ ہا کہ ناں جیندی دھپ تے ناں سیک —— وٹ تاں ہا، پر نرا پھوگ —— لانڑے دا بل، اُکاں داجوگ۔
اُو ڈینہہ وی عام ڈیہناں طرحاں ہا۔
کنیزاں منہ تے سرہانہ ڈتی، ہالی بسترے وچ ہئی کہ نوکرانڑی آن جگایا۔
''بی بی! کوئی چھوکرا آئے دوکان توں۔ لفافہ چئی کھڑے، آہدے تہاکوں ڈیونڑیں''
''توں گھن چا ——''
''او آہدے، صاحب دا حکم ہے کہ خود بی بی ہوریں کوں ڈیونڑے''

''کیا مصیبت ہے —— بلہا اُوکوں''

کنیزاں کجھ دیر بعد اٹھی' منہ تے چھنڈا ماریا تے پٹھے بدھے کپڑیاں نال ای

ڈرائینگ روم وچ آوڑی ——

چھوہر جلدی نال کھڑا اٹھی گیا۔

پر ایہہ کیا —— ایہہ تاں غلام حسین ہا' آج توں ویہہ باہوی سال پہلے والا

غلام حسین

اُویں تکھا تکھا تے سلونا' جیندی گرفت' ہڈیاں کڑکا ڈیندی ہئی' —— اُوہا

جھپیڑ' جیڑھی سب کجھ نپیڑ گھندی ہئی —— کنیزاں بتوی تھی تے رہ گئی ——

چھوہر کجھ آہدا پیا ہا پر اُوکوں آواز ای ناں آندی پئی ہئی —— اُونے سر

چھنڈک تے سنڑن دی کوشش کیتی پر ہتھوں اکھیں دے اگوں شیشے آ گئے۔ چھوہر دا

چہرہ وی دھندلا گیا۔ کنیزاں نے اکھیں مل تے ول کھولیاں —— ایہہ غلام حسین ای

ہا۔ شادی توں پہلے والا غلام حسین۔

اُونے ہک لفافہ جیہا اگوں تے کیتا

کنیزاں کوں ایویں لگیا جیویں او ڈوہیں باہنیں کھول اُوکوں ہاں نال لاونڑ

چاہندا ہووے

کنیزاں دے سارے بت دی تریہہ اُوندے ہوٹھاں تے آ تے سک گئی

تے' ہوٹھاں تے تریڑاں پئے گیاں —— اونے سکے ہوٹھاں تے لکڑ زبان پھیری

تے غلام حسین ڈو جھپٹی

چھوہر دیے آنھیں اُدھر تج گئے —— لفافہ ہتھ وچوں ڈھ پیا۔

ہالی اُو کجھ سمجھ ای ناں سگیا ہا کہ کنیزاں آ تے ہٹ تھئی —— ہاں نال لاتے

جھپیڑ یوس چاتے چم چم منہ لال غلال کر ڈتس۔

کجھ لحظے توڑیں تاں چھوہر دا چیتا جاتے نہ آیا —— جیئں ویلے سمجھ آئی تاں

پھتک تے کنیزاں دی پکڑ وچوں نکلن دی کوشش کیتی۔ پھتکیاں کجھ نہ تھیا تاں پورے بت دا زور لا کراہیں' کنیزاں کوں پٹ تے ہک پاسے سٹیس تے تکھے تکھے ساہ گھدن لگ پیا۔

کنیزاں ہک دفعہ ول اُوندے پاسے اُدھریجن لگی تاں چھوہر نے جلدی نال دروازے ڈو بلانگ ماری

''غلام حسین ——''

بھجدے چھوہر کوں ہکل محض آواز ناں ہئی —— تریہہ ہئی' ارداس ہئی

چھوہر بھج تے درتوں باہر نکل آیا

''کیا تھئے —— کیا تھئے'' —— نوکرانی یکدم چھوہر دے اگوں آ گئی

چھوہر ساہ سنبھلیندے ہوئے جھکی جھوٹ چانوائی

''تھیا تاں کجھ نیں —— پر ——''

''پر کیا!''

''لگدے نوکری ونجا آیاں ——

'پر کتھاں!'

'گھمر گھیر دے گھیر وچ'

○

(2003ء)

جھات دے اندر گھات

''گھن بابا مانی کھا ——
اَج تاں تیڈے دل آلا ساگ رِدھم''

زرینہ ٹپولیاں مریندی آئی تے باجھری دیاں روٹیاں دا تاؤ نگ ہوکدے ساکدے بھوگے دے سامنے آن رکھیا' جیندے اُتے بکھ لواؤ ہواڑیں کڈھیندا' گرم گرم ساگ دا پیڑا لا تھا ہا۔ پر بھوگے دی دید تاں کہیں بئے پاسے ہئی' زرینہ دے سینے دیاں گولائیاں تے' جیڑھیاں فالسے دی چھمک کنوں وی وَدھ لچکیلے بت دی ہولی جئی لوڈ نال ٹپے مار مار قمیض کوں اندروں لیرو لیر کرݨ دی کوشش وچ ہن۔

بھوگے دی بکھ ایویں واݨ وٹیندی گئی' جیویں ہاں توڑیں بھمن چاڑھ' اپھر یجا

بیٹھا ہووے۔۔۔۔ جیں ویلے کہ ہنڑیں ہنڑیں شہر وچوں لکڑیں ویچ کراہیں آندا پیا ہا۔۔۔۔ بکھ کنوں جند نکلدی پئی ہُس

پر ہݨ تاں ساری دی ساری بکھ ویس وٹا' اوندیاں اکھیں وچ قید تھی تے رہ گئی۔۔۔۔ بھوگے نے متھے تے واہندا بد بودار پسینہ' آ پڑیں دھوتی دے پلو نال پونجھیا تے اگی تے ہتھ ودھا' زرینہ کوں ہکی تڈ نال آ پڑیں جھولی وچ سٹیویس کیا' دھکیر گھدس۔۔۔۔ او کریندی تاں کیا کریندی۔۔۔۔ پہلے زری زری چنگھی تے ول بھوگے دے بڈھیپے ڈو پیر ودھیندے' ماچ جیڈے سینے نال چمبڑ گئی' جیڑھا پتہ نئیں کیندی گول وچ' اوندے ملوک بت دی ولی ولی پھر لیندا پیا ہا۔

آج توں پینتری سال پہلے ہند سندھ کوں گل نال لیندی' ایں سُنج بڑ' پر وحشت روہی وچ موٹی کوہان والا ہکو اُٹھ ای بھوگے دا سنگتی ساتھی ہا۔ ڈکھ سکھ دا سہارا وی ایہو تے ایندے اتے ای لکڑیں مار' لڈ بنڑا شہر ویچ آوے ہا تاں ٹکر پانی دا حیلہ وسیلہ وی تھی ویندا

پیو ماتاں بلپݨ وچ ای ٹُر گئے۔۔۔۔ تے پچھوں رہ گیا بھوگا' جیڑھا وارث وچ لبھی ایں بے ڈھنگی' لمبی چوڑی ریگستانی مشین دے پُرزے ٹھیک کرݨ وچ لگیا راہووے ہا۔ ہئی تاں جند ناؤں ڈاہ سالاں دی۔۔۔۔ کہیں نے ڈِے ڈتا تاں کھا گھدا' پوا ڈتا تاں پا گدھا۔۔۔۔ اُویں وی ایہہ تاں بݨی ہوئی ہے کہ تن تانڑی تاں ہر کوئی ڈھیدے پر من وچ جھاتی کون مریندے۔۔۔۔

بھوگا۔۔۔۔ سویرے سویرے اُٹھ دی واگ پکڑ' ایڈے اُڈے نکل ویندا جتھ جتھ ریت دے سمندر وچ ساول دے جزیرے نظر آندے' اٹھ کوں کھلا چھوڑ ڈیندا۔۔۔۔ جیہڑا اَدھ موئے لائی' پھوگ' لانڑے' اُکاں' جواں' کرینہہ دے بوٹیاں کوں بھمبھولی راہندا تے شودا بھوگا' ککی بھوری ریت دے ٹبیاں دی اُجاڑ جھکاڑ وچ' آوݨ آلے ویلے دی لیک لکیندا راہندا۔

ڈیہنہ ڈھلدا تاں چھیکڑی دُھپ دی تاپش نال بھوگے دا کنگ رنگیا چم ترامے رنگیا تھی ویندا —— سجھ لاہندا تاں اسمان دی للائی رتا نجنْ بنْ کراہیں اُوندیاں اکھیں وچ مشالاں وانگوں بل ویندی —— تے بھوگا ولدیاں پیراں —— بکھدے ڈُکھدے بُوتے کوں لیر لویراں سوچاں دی ٹور' ٹریندا وستی آن پہنچے ہا —— جتھ رُوہی دی لمبی تے کالی رات' اُٹھ سمیت اُوکوں آپنے اندر گیت ڈے گھندی۔

ایہہ رات' سجھ دے نال سم' گھِنْ تھی' ڈیہنہ جمیندی رہئی تے ویلے دا دیہہ اناں کوں نگلیندا رہیا

بھوگا جوان تھیندا گیا۔

ہنْ اُو پاو یہہ سالاں دا کڑیل روہیلا ہا ——

رُوہی دا بنرا ——

اُونے چار پنج سالاں تو شہر ونجڑاں شروع کر ڈتا ہا —— ہفتیاں دے ہفتے اُو ریت دے سینے اچ رہیاں' ونج دیاں پاڑاں چھک چھک تے پھوگ لانڑیں دیاں منڈھیاں مار مار دھپ تے کھنڈا ڈیندا تے جئیں ویلے سنْ' سکی تھی ویندی تاں اُٹھ تے لڈ کراہیں شہر ڈومنہ چا کریندا۔ پندرہ ویہہ روپے مل ویندے تے ایں طرحاں اگلی لڈ تیار تھیونْ تک گزارہ تھی ای ویندا۔

وَل وی کلہادم —— تے کلہپے دے آپڑیں ڈکھ تے آپڑیں سکھ۔

اناں چار پنج سالاں وچ اُونے شہر دا بہوں کُجھ ڈیکھ گھدا ہا۔

کالیاں کالیاں سڑکیں —— ناں گند ناں پوہاڑ ناں کنڈا ناں کنڈیری تے اناں تے پانی وانگوں واہندیاں رنگ برنگیاں کاراں موٹراں ——

چوک وچ کھڑے سپاہی تے تاں خدا دی مار ہئی —— آندے ویندے کنوں نوٹ جھپیندا تے ول وی نت اُوئیں بکھے دا بکھا —— سکا لکڑ' جیویں پرانے

حقے دی نڑی ہوندی ہے۔بس مُچھاں کوں وٹ ڈیون تے زور ہا —— بھوگے نال وَیر ہَس یا اُٹھ نال دشمنی‘ پر کجھ ہئی تاں سہی‘ تہوں ہکل ڈ ٹا‘ ہکلی راہندا —— تے ایں شودے دی رُوح فنا تھئی راہندی

—— وستی آلے آہدے ہن کہ ایہہ پولیسے آپڑیں پیو کوں وی نئیں بخشیندے —— ڈاہڈے ظالم ہوندن

—— بھوگا ڈکدا کمبدا چوک وچوں اُٹھ لنگھیندا‘ تے ایں ڈرکنوں کہ ایویں ڈو چار چھنڈک نہ چھوڑے‘ ہک روپے دا بھانج سپاہی دی تلی تے رکھ چھوڑیندا۔ پر سپاہی جیڑا اُوئیں‘ آ کڑیا تا کڑیا‘ کھوُ راخرخرا‘ زور دا کھنگو رامریندا تے آہدا۔

”ٹُر ٹُر ٹُر۔ بھڑوی دا —— اُوئے تکھے‘ کہیں موٹر تلے آ گیا تے خوامخواہ کمیٹی والیاں کوں تکلیف تھیسی“

سپاہی دے دھڑکے دے نال ای اُوخود کوں خیالاں ای خیالاں وچ‘ لیسویں سڑک تے‘ خون وچ لت پت ڈیدھا‘ جیکو کمیٹی دے خوفناک بھنگی کھیلی ودے ہوندے —— بھوگے دے بُت وچ سریاں چڑھدیاں تے اُوچھرکی بھرکرائیں اگوہاں تھی ویندا۔

کڈ ہائیں کڈہائیں اوندی دید‘ بازاراں اچ ٹردیاں پھردیاں ملوکڑیاں چھوہریں تے وی ونج پوندی۔ بالکل چٹی کھنڈ دے گُپلے گُپلے لچھیاں دی طرحاں —— ہلکیاں پھلکیاں‘ نازک ناز دے شیشے وانگ بت تے رنگ برنگے کپڑیاں دا بار لڈی خواہ مخواہ جان عذاب کیتی ودی ہوندیاں

——’توبہ ایڈا بار —— ایڈی ملوک جان تے‘ —— بھوگا وی اکھیں جھکیاں کرگھندا کہ کتھائیں ایندی دید دے بار نال نوناں ونجن ——

کہیں کہیں ویلے تاں کاوڑ وی لگدی کہ ایہہ وی کوئی رناں ہن‘ اناں کوں تاں اُٹھ دے وڑے تلے مندھ ڈیونڑاں چاہیدا ہے۔ رناں تاں وستی دیاں

ہن —— مکئی دے اٹے وانگ سروف تے کھوریاں ——

تے وَل خیال ای خیال اچ چس چاونڑ کیتے زبان دی چونبھ تالو تے پھیرن لگ پوندا —— ایہہ ہئی گالہہ کہ اَج تائیں اُوکہیں رن دے نیڑے وی ناں لگیا ہا۔ سامنڑیں آندیاں ہویاں جان ویندی ہئی۔ جڈاں وی شافت تیندی تاں پتہ نیں کیہو کیہو جئے منصوبے تے سکیماں بنڑائی راہندا

—— اُووت آئی تاں ایں کریساں، اُووت گئی تاں ایں کریساں، پر جیئں ویلے وی کوئی چھوہر سامنڑیں آندی، سبھو کجھ گردان تھی، واڈ وٹیندا ویندا —— پیراں تلوں بھوئیں سُرک ویندی تے بھوگا خواہمخواہ اُٹھ دی پگی وچ بدھی ٹلی کھڑکاونڑ لگ پوندا۔

ایہہ زرینہ وی اُوکوں رستے وچوں لبھی —— شہرتوں باہر ککر اندا آلی جھت وچ لاتھی، نکیاں نکیاں ڈسکیاں تے رڑاٹ نال کنوارے ماپیو دی جندکوروندی پئی ہئی —— اُوں شام وی بھوگا لڈ ویچ کراہیں، شہروں آندا پیاہا۔ ایں نکی جئی معصوم جندکوں ڈٹھس تاں ہاں دیاں پپوں تیئں جران کر گئی

اوکوں آپڑاں بلپنڑ یاد آ گیا —— گناہ دی گپ وچ گتاوے کھاندی، ایہہ پونبل کملانہ ونجے، ایہہ سوچ کے اونے زرینہ کوں چا تا تے ہاں نال لا گھدا۔

''پتہ نیں ایہہ شہر والے بالاں دے پچھوں کیوں پئے گن —— شادیاں تاں کر گھندن پر بال ہک وی نیں سنبھالیا ویندا۔''

نکی زرینہ بھوگے دے گوپے وچ کیا آئی —— اُوندی حیاتی دا رُخ ای بدل گیا —— کالہیے دے سمندر وچ بیڑی ہتھ آ گئی ہئی۔ اُوسارا ڈیہنہ اوندے پتواراں نال کھیڈدا رہندا تے اُو رنگ برنگے پپٹ آلی کار اُوندے گوپے وچ اُڈاریاں مریندی راہندی تے جیئں ویلے رات دا اندھارا سنج بر روہی کوں آپڑیں بکل وچ لُکا گھندا تاں بھوگا وی زرینہ کوں ہاں نال چمباڑ، پیر دگھیر، نندر دی جھوک دا پاندھی

تھیندا۔

نکی دے کپڑیاں وچوں مُتراشے دی بو وی اُوکوں عجیب جیا سکون ڈیندی' ایویں ٹھڈ پئے ویندی جیویں اُو اُوندے آپڑیں ای جسم دا انگ ہوۓ —— لکڑیں وِکچن ویندا تاں اُو اُوندے مونڈھے نال لٹکی ہوئی ہوندی' اُٹھ تے بیٹھے تاں جھولی وچ —— پکن ردھن تھیندا پے تاں وَل ای مونڈھے تے ——

ایہہ ڈیکھ کراہیں وستی آلیاں مشورہ ڈتا کہ پتر جوان جہان ہیں —— شادی کرگھن' نکی ای پل پوسی تے نکاوی

پر بھوگا ایویں سنی ان سنی کر ڈیندا جیویں مرداں' نامرد ہووے —— سارے جوش جذبے ایویں ٹھر گئے ہن' جیویں کہیں قلمی شورا جھیر چھوڑیا ہووے۔

اُچے اُچے چھینٹ دے گھگھریاں وچوں'وڈے ولٹوئے جیڈے ڈھونگر ہلینڈیاں چھوہریں بھاویں سجے تھیون یا کھبے' اکھ چا تے ای ناں ڈھیدا۔ منگر جیڈی چھاتی والیاں' سئے ننگریں دُنی کنوں اُچی چولی پا کراہیں' آپڑیں جانڑ بھوگے دے ہاں تے مُنگ ڈلنڑ دی کوشش کریندیاں —— پر اوندے کیتے مٹی تے سوا'

اُوندا جیونڑ تاں ہنڑ ہک نکتے تے گردان' تے اُوہئی زرینہ —— جیندے کیتے اُونے جوانی دے سبھے جذبے' جوش تے سکاں' روہی دی لکی ریت تلے پور چھوڑیاں ہن تے خود دربار دے مجاوراں طرحاں' بوتا بنڑ تے بہہ گیا۔

انت اٹھارہ سال گزر گئے۔

زرینہ جوان تھی گئی —— ایہہ اُچا لمبا قد —— چھاتی ایویں جیویں مصر دے اہراماں ڈوڑ پئے ہوون —— چیل چپے جیڈی تے ڈھونگریں دی بٹ بٹ ڈیکھ کراہیں روح گتاویاں وات —— رنگت تاں ایویں جیویں لاہندے سجھ کوں میدے وچ مندھ ڈتا گیا ہووے —— بن کجل دے کجلیاں اکھیں' نک دی ناس

تے جھلمل کریندا سونے دا نکا جیا پوپا —— لمبے لمبے چاکاں والی قمیض دے تلے پنیاں تائیں اُچا پھلدار چھینٹ دا گھگھرا ——

تے جئیں ویلے پباں بھر ٹردی تاں قمیض دی گھمر گھیری نال سینہ' ساون دا بدل بن ویندا —— کھمن ای کھمن' گاجاں ای گاجاں —— ہوا گھگھرے نال کھڑاند کریندی' تاں گرولیاں ستھلاں' چھمو چھم تھی ویندیاں۔

ایہہ سب کجھ ڈیکھ کراہیں' بھوگے نے زرینہ کوں گھر دی گھاٹ دا قیدی بنڑا چھوڑیا۔ آونڑ' ونجن تلھی اویں کہیں پاسے کوئینا ہا' ہیں سانگوں کوئی ترتیجھا سامنے آندا تاں اصلوں گھبرا ویندی کہ لُکے تاں کتھ لُکے —— کڈھائیں سال مہینے پچھوں وستی دی کوئی وڈی بڈھی سُرت سنبھال کیتے سالہہ دا درلنگھ پوندی تاں زرینہ کٹھڑے تلے' یا پڑوپے پچھوں —— اُملک بالاں آلی کار بھولی گالہی —— لگدا' جوانی نے رنگ چھڑاہڈ بت تے چاتے۔

ناں تاں زرینہ ایویں جیویں کھیر پینیدی بوبنی —— جوانی تے جوانی دی گرنڑ مُنجھ توں بالکل بے خبر —— ہنڑ وی جئیں ویلے بجھ' پروبھرے جھتاں دے پچھوں اُوڈھر تھیندا' اُومزے نال بھوگے کوں ولڑھ' گلکڑی پا' سم ویندی۔

بھوگے دی جوانی تاں لے متی تھئی' ہن بڈھیپا وی گھانٹ وات ہا —— نکے لا جئیں ویلے زرینہ اُوندے سینے نال چمبڑ تے سمدی تاں سکون جیا ملدا' ہاں دے پپوں تک ٹھرویندے' پر ہنڑ تاں راتیں دی نیندر حرام تھی گئی ہئی۔ رات دے پچھلے پہر زرینہ دے بُت وچوں ایویں خوشبو آندی محسوس تھیندی جیویں جوہاڑ دے مہینے وچ' سارے ڈینہہ دی دھپ سڑی مٹی اُتے پانڑی دا ترکا لاون نال آندی ہے —— بھوگے کوں ایویں محسوس تھیندا جیویں ایہہ خوشبو اُوندے جذبیاں دی کیری کوں کھتریندی پئی ہووے۔

اُوں ویلے تاں قیامت آندی محسوس تھیندی' جئیں ویلے زرینہ دے سینے نال

چمڑے گوشت دے لوتھڑے' اُوندے سینے نال گیس گیس کریندے' اندر تیئں دل دی ٹورکوں بے تاوُرا کر ڈیندے تے اُوندا بُت ایویں اکڑ ویجݨ لگ پوندا' جیویں ماٹہہ دے اَٹے دا بݨڑیا ہویا ہووے۔

بھوگا او سب کجھ کر گزرݨ چاہندا' جیہڑا اکڈ ہائیں ناں کیتا ہا۔ پر ول پتہ نہیں کتھوں کیا خیال آندا' سر چھنڈک تے ایویں اُٹھی باہندا' جیویں جن لہݨ توں بعد پیر دے آستانے تے رن اُٹھی باہندی ہے۔ پانی دا مُنگر تکھے تکھے نکھیر' ٹھڈے پھنڈے منہ تے بہہ تاں مریندا۔ پر ایویں جیویں ریت تے گھیو

آخر ہک ڈیہنہ اونے زرینہ کوں آکھا ای ڈتا۔

"پتر! ہݨ توں وڈی تھی گئیں —— انج ستی کر —— میکوں تکلیف تھیندی ہے۔"

پر اِڈے تاں الٹا مصیبت گل وچ پئے گئی —— اُونے ہاں ہاں کرتے رووݨ شروع کر ڈتا۔

"میں کیا پلیط آں جو میکوں نال نہیں سمیندا —— تے ول میکوں ڈروی لگدے ناں"

بھوگا کیا کریندا' عجیب پریشانی وچ غرق ہا۔ پر رُسی زرینہ کوں مناوݨ توں علاوہ چارہ کائینا ہا۔

اُوں رات قدرت کوں ترسی روہی تے ترس آ ای گیا —— اتنے زور دی برسات تھیندی پئی ہئی کہ لگدا ہا رُوہی ٹبڈ تے تے سمندر تھی ویسی چارے پاسے گھگھ اندھارا۔

ہتھ کوں ہتھ ناں سجھدا ہا تے ڈوجھے پاسے زرینہ بھوگے نال جلم دی طرحاں ولھی پئی ہئی —— پانی دی نکی نکی ترمݨ ساہہ دے بے معلوم ولیکھیاں وچوں سم کراہیں اندرو ڈو آوݨ شروع تھئی تاں بھوگے نے منہ لکاوݨ سانگے پواندی کنوں پیا

بکری دے والاں نال وُنڑیاں کمبل چھک تے اُتے پاوݨ کیتے ہتھ ودھایا۔
پر ڈوجھے لیکھے ولدا پچھوں تے ایویں ولا یوس جیویں کا بلی وٹھویں تے
ہووے۔ بے خبری وچ اُوندا ہتھ زرینہ دی نہایں کنوں وی تلے ونج پیاہا۔
تاں سُکدم تھی گیا —— پر ہتھ کوں جیڑھا کرنٹ لگیا ہا اُوہݨ عجیب جئے
تبدیل تھیندا گیا۔
نندر وچ زرینہ دے گھگھرے دا سامنے والا پلو چوتے' سینے اُتے آ پیا
ہݨ اُودُنی کنویں لا پیراں تئیں ننگی ہئی۔
اندھا راہووݨ دے باوجود' بھُوگے نے آپڑاں منہ' ڈوہائیں ہتھاں نال
گھدا۔
گلھاں دیاں جھروڑیاں ہتھیاں دیاں لکیراں وچ پہہ گیاں۔ پر ذہن
اُبھرݨ والی باغی نفس دی سیڑھ تے رگاں اچ تلہڑ مریندے خون دے جوش
ناں روک سکیا۔ جیہڑا سامنے آوݨ آلی' ہر رُکاوٹ کوں ڈھا کرائیں' اُوند
ترسے وجود کوں بکھر اوݨ تے چُوتا بدھی کھڑا ہا — بھوگا گناہ تے ثواب
تڑاں وچ دانہ دانہ پھیندا پیاہا۔
اُوں سوچیا کہ اٹھی تے بھج ونجے' کہیں پاسے منہ چا کرے تے آ
سڑدے اکڑدے وجود کوں' ٹھڈے پانی دے کھووچ دھکا چا ڈیوے پر اُو کجھ
ناں کرسگیا
ایں دوران اُندا ہتھ مرضی ناں ہووݨ دے باوجود اُتھائیں پہنچ چکیا ہا' جتھ
کُولی کُولی جت نے اوکوں سیک ڈتا ہا۔ ایہہ سب کجھ اوندے واسطے نواں ہا
ہا۔ اُوندا ہتھ ایڈے اُڈے تِلکدا رہیا۔ بھوگے دی گزری جوانی دی شرافت
ترسے بڈھیپے نے گناہ دی چور گپ اچ دِھک چھوڑیا ہا۔
زرینہ دی اکھ کھل گئی۔ لکیاں لکیاں جائیں تے مردانے ہتھ دا سیک اُوند

اسطے وی نواں ہا۔ لگدا' جیویں ٹکور پئی تھیندی ہووے۔ اُوں سوچیا بھاویں بابا
کوں ٹھڈڑے کڈھ' ساوݨ دی کوشش کریندا پے۔

''ناں کر! کتکالیاں نکلدن'' —— زرینہ نے معصومیت نال آپڑیں بت
کوں سنگوڑ گھدا۔

پر بھوگا کیا سنڑ دا تے کیا ڈیدھا —— اکھیں تے شیشے آ گئے تے کن مندر تے
پیا ہے —— تے ول اُو —— ایں گھمر گھیری وچ ہڑ دا گیا۔ —— ہڑ دا ای گیا ——
کجھ لمحے بعد ہک اکھڑ جئی چھل آئی تے گُتا وے وات بھوگا' پوری طرحاں غرق تھی
گیا۔

شافت سمندر پچھوں آں لتھا تاں بھوگا اَدھ مویا تھی گھاݨ وچوں باہر آ نکلیا۔
ہُݨ ساری کنوں اکھیں ناں کھلدیاں پیا ہن —— زرینہ اُوندے سامنے چھپر دیاں
نوں تتلیاں وانگ کھنڈی' ہݨ تئیں کجھ ناں سمجھ سگی کہ تھیا کیا ہے۔

ساکدے ساہ اچ ترٹے الا نال پچھیس۔

''بابا —— ایہہ سب کیا ہئی!''

بھوگے کوں ایویں محسوس تھیا جیویں اُوندے کناں وچ کہیں نے پگھر یا ہویا
سیسہ پلٹ چھوڑیا ہووے۔ پر ہن کیا تھی سکدا ہا۔ آپڑیں ضمیر دی چوبھ مٹاون
دے نال نال زرینہ کوں تسلی ڈیون کیتے ہوٹھاں تے زورے مسائیں دی مُسک گھن
آیا۔

''زرینہ —— کہیں کوں آکھیں ناں تے کئی وسواس وی نہ کریں —— میں
تاں ایویں بس لاڈ کریندا پیا ہم''

معصوم زرینہ واسطے ایہو کجھ ای کافی ہا —— او کجھ نہ سمجھدے ہویاں وی سر
ہلا مطمئن تھی گئی۔

اُوں رات دے طوفان نے بھوگے دے ذہن اچوں گناہ ثواب دا فرق

کھر وڑ سٹیا۔ اجھک کیا لتھی، بن ترٹ گئے —— رات تھیندی تاں بھوگے دی
شفقت، نفس اتے ہوس دیاں گجکاراں وچ چھنو چھن تھی ویندی۔ کجھ عرصہ بیا گزریا
تاں بھوگے کوں رات دے کالے بوچھن دی وی لوڑھ ناں رہ گئی۔ اُوندا بانبڑے
پوندا بڈھیپا، جئیں ویلے چاہندا، جوانی اچ رہ ونجن آلی تریہہ مٹاوݨ کیتے امرت
پیالے کوں منہ لا گھندا۔

بھوگے دا ایہہ لاڈ، انت سٹا کڈھ کھڑیا ——

زرینہ دے پیٹ وچ نویں زندگی دا بجارہ کیا پھٹیا، اوپھوکڑیں وانگ
پھوکیجن پئے گیا —— اُبتے، اروئے اتے ہاں ماندا شروع تھیا تاں بھوگے
دے دماغ وچ کھتور شروع تھئی۔ روز ابھردا سجھ، بھوگے کوں آوݨ آلی مصیبت
دے نیڑے کیتی آندا ہا۔ سوچ سوچ ذہن جواب ڈیوݨ لگدا تاں اُو ول زرینہ دی
جوانی وچ پناہ گولیندا

وستی آلیاں دا خوف انج کہ ایہہ گالہہ اناں دے کناں توڑیں، پج گئی تاں تھیسی
کیا! اُوساری زندگی اناں کنوں انج رہیا ہا پر ہݨ اوکوں آپڑاں وجود وستی آلیاں
دے بغیر ادھورا لگدا پیا ہا۔

ڈے گھن کے، باقی ہن ہکا ای ترکیب رہ گئی کہ جتنی جلدی تھی سگے، زرینہ دی
شادی کر ڈیونی چاہیدی ہے۔ تھیوݨ آلی بدنامی دا خوف بھوگے کوں اندروں ای
اندروں کھادی ویندا ہا۔ اُوساری وستی رُلیا، ہک ہک کوں کٹھا کیتا تے انت ای
ساری بھج دُھرک دے بعد وستی دے نمبردار دے بھتریجے، رانجھور وہیلے دی برات
اُوندے درتے آ ڈھکی۔

زرینہ موُجھی ہئی —— اُو بھوگے دا ساتھ چھوڑن تے تیار ای نہ ہئی
اُوکوں رہ رہ کے بھوگے دا ناں بھلݨ والا پیار یاد آندا پیا ہا۔ اُو سوچ سوچ
تے کملی تھیندی پئی ہئی کہ ہن کہیں کیندے نال تے اُوکوں پیار کون کریسی!

شادی تے کٹھی تھیون آلیاں زنانیاں نے اوکوں اتنا تاں ڈسا ڈتا ہا کہ ہݨ اُو پرائے گھر ویسی' اُوندا گھر آلا ہوسی' جیڑھا چنگی طرحاں اوندی گُت کڈھیسی —— زرینہ کوں رہ رہ تے ایہو گالہہ آدھ موا کیتی ویندی ہئی کہ اللہ جانے اُو کیہو جئی گت کڈھیسی۔

زرینہ دیاں ایہہ سوچاں آوݨ آلے وقت کوں نہ روک سکیاں تے اُو بھوگے دے پیار دی چوبھ تے گھر آلے دا خوف دِل وچ رہائے گھر توں مُکلا گئی —— بھوگا وی جسمانی تعلق توں ہٹ کراہیں ہک انوکھڑا درد محسوس کرتے رُوپیا —— ایہہ ہئی گالہہ کہ سکھ دا ساہ وی گھدا کہ آوݨ آلے عذاب توں تاں جان چھٹ گئی' جیڑھا پال دی صورت اچ نازل تھیوݨ آلا ہا۔

زرینہ' رانجھو دے گھر پہنچی تاں کجھ ضروری تے کجھ لاضروری سونڑاں توں بعد اُوکوں ہک پاسے انج کوٹھے وچ سماڈ تا گیا۔

رانجھو اندر آیا تاں اُوٹپ مار تے اُٹھی بیٹھی ——

رانجھو ڈیوا چاتے وٹ کوذرا اُچا کیتا' زرینہ دے منہ تے ڈِھس تے وَل وسا چھوڑلیس۔

زرینہ کمب گئی —— اُوتھیوݨ آلی آتھر چھانڈ توں ریکی ہوئی ہئی پر ول وی سک دم تھی تے بیٹھی رہ گئی۔

رانجھو نے اَگی تے ودھ تے اُوکوں آپݨی جھولی وچ لٹا گھدا' او کجھ ہئی وی سنگڑ گئی۔ رانجھو نے بے صبرا تھی تے ڈوہائیں ہتھاں نال اوندے بت دی اُچاڑ جھکاڑ پدھرا کرنا شروع کیتی —— اُتوں تھیندا تھیندا اُوندا ہتھ' زرینہ دی دُنی تیئں آن پہنچیا۔ اگوں ودھدا ڈیکھ تے چھوہر کنوں وی صبر ناں تھی سکیا کیوں جو ایہہ سب کجھ اُوندیاں سوچاں دے بالکل اُلٹ ہا۔ اُوتڑپی تے اوندی جھولی وچوں ٹپ مار' چھک تے لت کھتیس۔

رانجھوایں اچاچیت حملے کنوں اُدھر تج گیا تے کھٹ توں تلے ونج ڈٹھا — کاوڑ نال زرینہ دا منہ اندھارے وچ وی انگارے آلی کار بلدا پیاہا۔
"چج تھی مویا — شرم نئیں آندی، بابے والا لاڈ کریندے"

○

(1974ء)

مُکدی نہیں، نبھدی نہیں

''نزہت! ہک دفعہ وَل سوچ گھن ----'

اُو پرس چاتے اُٹھن لگی تاں میں کجھ نہ سمجھدے ہویاں وی اُوندی' ویڑیں پکڑ گھدی ---- اُونے ہک نگاہ میڈے ہتھ تے پاتی تے ڈوجھی میڈے تے ---- میں وِہل تے ہتھ چھوڑ ڈتا تے اُو ولدی کرسی تے بہہ گئی پر میڈی گالہہ دا کوئی جواب ناں ڈِتا۔

''یار پلیز ---- ہک دفعہ وَل ---- سوچ' تے توں ایں گالہہ تے غور کیوں نہیں کریندی کہ تیکوں میڈے کنوں زیادہ چاہوݨ والا' کم از کم ایں دنیا تے بیا کوئی نیں مل سگدا''

''خیر! ایں گالہہ نال تاں میں اتفاق نیں کریندی''

'میں منینداں' توں سوہنی ہئیں —— رج کے سوہنی' کئی تیکوں چاہندے ہوسن' دعویدار وی ہوسن —— پر میں آپڑیں گالھ کریندا' آپڑیں میں توں زیادہ ——'

'رحمٰن پلیز ——' نزہت نے میڈی گالھ کپ کے فل سٹاپ لا ڈتا۔
''ہونہہ ——'' میں ٹھڈا ساہ بھرتے تر تر اوندیاں اکھیں وچ ڈیکھن بہہ گیا' جتھ سوائے بیزاری تے اکتاہٹ دے علاوہ کجھ وی نہ ہا۔

کجھ دیر خموشی رہی

'تے کیا میں سمجھ گھناں کہ ایہہ تیڈا آخری فیصلہ ہے!'

'ایہہ میڈا آخری فیصلہ کائنی' بلکہ تیڈا آخری فیصلہ ہے'

'کیا مطلب!'

'مطلب کیا' توں فوزیہ کو طلاق نیں ڈے سگدا!'

میں کیویں طلاق ڈے ڈیواں —— ایہندے وچ اوندا کیا قصور —— تیڈے نال شادی تاں میں آپڑیں ذات واسطے کرن چاہندا' آپڑیں ذات دی تکمیل واسطے ——

'ہونہہ —— ایہہ کیجھی تکمیل ہے —— ایہہ تاں تذلیل ہے ڈوں عورتاں دی' تقسیم ہے فیملی یونٹ دی ——شوہر دے ادارے دی تے معاف کرائے جناب! تہاڈی ذات دی تکمیل دی آڑ وچ میکوں اَدھ ادھورا شوہر نیں چاہیدا۔'

'میڈی جان! ایہہ سب ایویں مفروضے ہوندن تے لوکاں دیاں گالھیں۔ میں سارا دا سارا تیڈا ہوساں۔

''کتھوں سارا دا سارا —— کیا توں فوزیہ کول ویسیں کائناں! اوندے نال سمیس کائنا' اوندے بالاں دی پرورش کائنا کریسیں! اُوکوں خرچہ کائنا ڈیسیں تے وَل کھتوں ہوسیں میڈا سارے دا سارا''

''نزہت ! اصل گالھ دل دی ہوندی ہے ــــ ایہ سب تاں ایویں دنیا داری ــــ''

ہونہہ ــــ سب سمجھدی آں' دل کوں وی تے دنیا داری کوں وی ــــ اُوندے منہ تے اُوندا تے میڈے منہ تے میڈا ــــ بس یار' میکوں شوہر چاہیدے' کوئی منافق مرغ بادنما کوئینا۔'

''نزہت پلیز ــــ'

میڈے کول ساریاں دلیلاں مک گیاں ــــ

نزہت کجھ دیر تاں میں ڈوڈیدھی رہی تے وَل پرس مونڈھے تے سٹ' اُٹھ کھڑی تھئی۔

''رحمٰن' ہک گالھ یاد رکھیں ــــ زال تے پئے دا تعلق محض خدمت تے تحفظ دا اشتراک ہوندے' زال خدمت کریندی ہے تے تحفظ چاہندی ہے' Protection تے او وی Exclusive protection ــــ تے جئیں ویلے ڈوہیں آپڑاں آپڑاں رول نہ نبھا سکن تاں وَل پرابلم تھیندن ــــ شادی تُرٹ ویندی ہے تے جے بظاہر ناں ترٹے تاں حقیقت وچ تحلیل تھی ویندی ہے' وجود ونجا باہندی ہے' شادی نیں راہندی' محض منافقت تے فرض کاری ــــ میں زال تاں بنڑن چاہندی ہاں پر منافق کائینا' تے ہیں گالہوں حضور ــــ میکوں معاف کرو' سوری !

○

میں قناعت پسند انسان ہاں ــــ لُندھا کائینی' ناں عورت دے معاملے وچ' ناں روپے پیسے دے معاملے وچ ــــ میں نیں آہدھا میڈی زال آہدھی ہے روپے پیسے دا تاں پتہ نیں پر عورت دے معاملے وچ' بیوی دی گواہی کنوں بنّ کوئی گواہی معتبر تھی ای نیں سگدی' تزکیۃ الشہود' دھریا دا دھریا رہ ویندے

پر وَل ای پتہ نہیں کیا تھیا کہ ہک ڈینہہ نزہت رستے وچ آ گئی' زندگی دے رستے وچ —— آپڑیں طبع تے مزاج دے برعکس میں لندھپے دے پاتال تک ٹُریندا گیا' ایندے باوجود کہ عورت بارے میڈی رائے کوئی ایڈی وی چنگی کوئینی' بس ہے تاں ٹھیک' نیں تاں ٹھیک —— مُجراب پاتی ہے کہ نیں پاتی' کیا فرق پوندے کھل آندی ہے اِناں احمقول عاشقاں تے' ایہہ رانجھا' پنوں' فرہاد' رومیو تے اُوہک بھکن ہا کہ عاشقی وچ انگلینڈ دا تخت چھوڑ ڈِتا تے اُو ہک احمق مغل بادشاہ —— نواں سال تے نواں بال —— اوڑک مارمکا چھوڑیس تے وَل تاج محل بنڑا' مجاور بن' دست مریندا مر گیا ——

میں یقین نال آہداں کہ اوں ویلے دے باتھ روم وچوں ہیر دی فراغت دے فوراً بعد رانجھے کو وڑا ڈِتا ونجے ہا تاں عشق دا سارا بھوت ایں طرحاں لاہوے ہا کہ کیدو شودا بدنام ناں تھیندا —— پر کیا کریجے ایہہ مرد' ازلی بے نکا —— ''فنا فی الرن''، تھی کراہیں قبراں ونج لہندے پر لنُدھپے توں باز نیں آندا۔

میں وی لندھپے دے پاتال تک پُریندا گیا ——

فوزیہ تاں آہدی ہئی کہ نزہت نرا جھابنا ہے —— پر میکوں تاں چارے پاسوں سوہنی چاپدی —— اگوں' پچھوں' سجے' کھبے —— اوندے وچ کوئی گالہہ ہئی ضرور' بیاں توں مختلف' بیاں توں ارنج —— میں مقناطیس دے اگوں محض نکا جیہا ٹوٹا ہم' لوہے دا' یا وَل زمین دی کشش ثقل دے سامنے اتجھا کمزور راکٹ' جیڑھا مدار تروڑ باہر خلا وچ تاں ونج نیں سگدا' محض سٹیلائٹ بن' گردان تھی' دائرے دی گردش دا شکار تھی ویندے۔

نزہت —— فوزیہ دی نکے لادی کلاس فیلو ہئی —— پر ہُن پندرہ سالاں بعد کویت وچوں وَلدی پاکستان —— بلکہ میڈے سامنے آن کھڑی —— ما پیو ڈوہیں' عراق تے کویت دی جنگ وچ مارے گئے تے ایندے حصے وچ آئے

تاں محض اناں دے کلیم دے کاغذ —— اِتھوں دے سکے سوہریاں واسطے او کاغذ زیادہ اہم ہن —— تے ضرورت کنوں زیادہ خود اعتماد تے عقلمند نزہت' کاغذ اُناں کوں ڈِے کراہیں' ہک پرائیویٹ دفتر وچ افسر بݨ بیٹھی۔

○

ڈوجھی تریجھی ملاقات تے ای میں اشارے کنائے توں سدھی سفانی گالھ تے آ گیا

اُو پہلے تاں کافی دیر کھلدی رہ گئی —— پا گلاں آلی کار تے وَل پتہ نہیں کیا' تھیا' چپ کر تے وڈی انگل نال میز کھتورن بہہ گئی۔

''نزہت! میں ترساہاں —— میں بمشکل تُھک نگلیندے ہوئے آ کھیا

اُونے پانی دا گلاس میڈے اگوں سوریا تے وَل کھل دے دورے وچ پڈ گئی۔

''نزہت! میں سنجیدہ ہاں''

''ترسے کوں تریہہ لہاوݨ دے عمل وچ' چشمے دی عطا دی حد دا وی خیال رکھݨاں ضروری ہوندے —— ڈوہیں ترسے ہوون تاں سچوریشن پوائنٹ نیں آندا ورنہ عطا دا عمل' اکتاہٹ دا شکار تھی ویندے —— تے پتہ ہے اُکتاہٹ کیا ہے' ہر جذبے دی موت''

نزہت ایویں سنجیدہ تھئی کہ لگدا جیویں کڈھائیں کھلی نہ ہووے —— اُونے میکوں آپڑیں یک طرفگی دا احساس کجھ ایں طرحاں ڈِوایا کہ میں شرمساری دے پاتال دی' تلویں پرت توں وی تلے چلا گیا۔

پتہ نہیں ایہہ اوندے انکار دا ردعمل ہا' میڈی ریزہ ریزہ انا دی چوبھ ہئی' شست دی زچکائی یا وَل واقعی اوندے حسن وچ ایڈی کوئی خاص کشش کہ میں ذلیل تھی' ہک پاسے تھیوݨ دی بجائے کالے انجن دا بوائلر بن گیا —— جیندے

مسام مسام وچوں سڑیندی مچلیندی بھاپ نکلدی ہے—— یا وَل حلوائی دے کڑہا وچ اُکلدا تیل، جیہڑا تیل نیں راہندا، تیز دھار تیزاب بن ویندے، جتھ لگدے، بس سڑیندا ویندے—— کپیندا ویندے۔

ٹھکرائے ونجݨ دی اذیت کنوں وَدھ، شاید ای کوئی اذیت ہووے۔ ایہہ گاری وی اَنجھی گاری کہ پھاتیا، پھتک ای نہ سگدا—— عشق شاید ہیں کیفیت دا ناں ہوندے، جیندے وچوں عاشق، ٹھکرائے ونجݨ توں بعد گزردے تے جے مطلوب پہلی پوڑی ای حاصل تھی ونجے تاں باقی کجھ وی نیں بچدا—— نہ طلب تے نہ طالب——

جذبیاں دی گہرائی ناپݨ ہووے تاں رفاقت کنوں زیادہ رقابت ڈونگی تھی نکلدی ہے—— حبیب اتنا قریب نہیں ہوندا جتنا رقیب ہوندے

میں ایں اذیت وچوں گزریا تاں معلوم تھیا کہ محبت دی تکون وچ عاشق صادق، ہیرو نیں ہوندا، بلکہ ولن ہوندے—— ہیرو محض ایں گالہوں ہیرو ہوندے کہ ہیروئن اوکوں چاہندی ہے—— ورنہ ہیروئن کوں حاصل کرݨ واسطے، قدم قدم تے جیں طرحاں، ولن ذلیل تھیندے—— ہیرو تاں اُوندا تصور ای نیں کر سگدا۔

ولن دے جذبے دی سچائی تاں ڈیکھو! ہیرو دیاں جُتیاں انج، ہیروئن دی نفرت ہیرتے، اتے وسیب دا کھلا پولا، سونے تے سہاگہ—— تے وَل ای جوان میدان وچ ڈٹیا کھڑے۔

تے جے ایہہ سچ ہے تاں وَل عاشقی وچ —— عشق دا معیار جذبے دی شدت تاں ناں تھئی—— عورت، یعنی مطلوب مشترک دی ذاتی پسند، ناپسند تھئی۔

اکثر اوقات میں آپڑیں ذہنی حالت تے زچ تھی تے رہ ویندا—— سمجھ نہ آندی ہئی کہ میڈی شخصیت دا توازن کتھ گیا۔

ایویں لگدا کہ میں ہووݨ یا نہ ہووݨ دی بے معلومی حد تے کچے دھاگے نال

پٹھا لٹکیا ہویاں ——

عقل کتھ مکی تے بے عقلی کتھوں شروع تھئی —— احساس ای ناں رہ گیا۔

لوک اندھارے وچ تھپا کے مار' راہ لبھیندن —— میکوں سوجھلے وچ راہ دا نشان ناں لبھدا ہا۔

کتھائیں بامبڑے' کتھائیں تھپا کے ——

پتہ نیں' ایہہ انسان ہے کیا! خالق نے وی کمال کیتے' مٹی دا بوتا بنڑا' پیر دھرتی نال جوڑ ڈِتن تے کھوپڑی وچ دماغ دی صورت' نکا جیا خدا پلہا ڈِتے انا تے آکڑ دا خدا ——

آکھنڑ کوں تاں ایہہ گردن ایں خدا کو چائی ودی ہے پر حقیقت وچ سر تے دھڑ ڈوہائیں کوں مسائی ودی ہے —— ایہہ مُجھک ونجے تاں کائنات ایندے اگوں جھک ویندی ہے تے جے ایہہ اکڑ تجے تاں سرکوں دھڑ تے زیادہ دیر ٹکنڑ نیں ڈیندی —— گاٹا بھنوا چھوڑیندی ہے۔

نزہت نے وی شاید —— آپڑیں انکار نال' میڈی انا تے آکڑ دی عملداری وچ' بغاوت دا طبل وجاڈِتا ہا —— ورنہ کیا ہا خاص اوندے وچ' ہک عورت' عام تام عورت' ہوں عورت جئی' جیڑھی میڈے گھر وچ ای لاتھی ہئی تے بسترے تے وی۔

میں سدا فوزیہ نال ہم تے سوچیندا نزہت بارے ——

الیندا فوزیہ نال ہم تے مخاطب نزہت ہوندی ہئی۔

میں فوزیہ دے وجود وچ نزہت کوں گولنڑ دی کوشش کریندا پر ادھ ادھورے پندھ وچ بے چسا' بے رسا تھی ویندا

کیا کنفیوژن ہا!

ڈوں ہکو جیاں عورتاں' ہک چس آلی تے ہک بے چسی —— پر چس تاں

شاید انکار دا ناں ہے

وجود دی ساری کشش تے مقناطیسیت انکار توں شروع تھیندی ہے تے انکار تے مکدی ہے۔ ڈھیر سارے خداواں دے انکار توں بعد ای ہک خدا دا اقرار ممکن تھیندے ہے —— ہک بئے زاویے توں ڈیکھو تاں انکار، عشق ہے، مرہ ہے، زندگی ہے تے اقرار، موت، عشق تے وجود، ڈوہیں دی ——

پر ایہہ کجھا انکار ہا کہ جینے میڈے بت دے مسام مسام وچ، دوزخ دی بھا وچ لال انگارہ تھئے گندوئے پوڑ چھوڑے ہن کہ جناں وچوں اذیت رتول بݨ کراہیں، لحظہ لحظہ سمدی راہندی ہئی۔

نزہت نے میڈی ذات دی نفی کرتے، میکوں عورت ذات توں ای متنفر کر چھوڑیا

ایں نفرت وچ —— میں شاید آپڑاں گھر بار ونجا باہواں ہا جے میکوں توفیق ناں ملدا ——

توفیق میڈی طرحاں بے عملا کوئینا ہا —— ہک عملیت پسند انسان بلکہ انساناں دا انجنیئر

اُونے عورت نال میڈی نفرت دے سیلاب دے اگوں بند بدھ، ڈیم بنڑا، نہریں کڈھ چھوڑیاں —— نفرت دا زور وَل وی ناں تر ٹیا پر اُوندی شدت تے ہولنا کی وچ اتنی کمی ضرور آئی کہ میڈا گھر بار بچ گیا

میڈی ہر رات گھر توں باہر گزردی ہئی —— ہک نویں عورت دے نال —— تے فوزیہ ایندے باوجود خوش ہئی —— بیوی جو ہئی —— تے بیویاں جیں ویلے گھر کوں تیلا تیلا تھیندے ڈیدھن تاں خاوند دی زندگی وچ رات دے مہماناں کوں تاں Lesser evil دے طور تے برداشت کر گھندن پر زندگی بھر دا مہمان، وَل ای برداشت نیں تھیندا۔

توفیق رات کوں میکوں آپڑیں دیرے تے گھن ویندا —— پر شراب تے عورت میڈے پیسیاں نال منگویندا —— ہک غیر تحریر شدہ معاہدہ با —— ساڈے ڈوہیں دے درمیان۔

جئیں ویلے' میں پہلی دفعہ کرایے تے آئی ہوئی عورت کوں ڈٹھا تاں میکوں لگیا کہ ایہہ تاں نزہت ہے۔

ہنڑیں انکار کر ڈیسی ——

میں منہ پھیر گھدا

پر اوتاں سراپا اقرار ہئی'

میکوں فوزیہ جئی لگی

میں بھج کے باہروں ونجنڑ لگیا' پر اوننگی تھی کراہیں میڈے اگوں آ گئی ——

یا خدا! عورت —— اقرار دی ایں گھٹیا صورت وچ وی آسگدی ہے۔

لگیا کہ میکوں اُلٹی آ ویسی

پر اُبتے آئے تے آہنے ادھر تج گئے ——

ننگ دھڑنگ وجود وَل میڈے سامنڑیں آ گیا

آپڑیں جانڑ خود سپردگی ہئی ——

میڈیاں اکھیں وچ خون کیا بھیا —— میں پاگل تھی گیا میں اوں وجود کوں جتنا ذلیل کر سگدا ہا کیتا تے وَل بسترے توں چھک کراہیں باہر دھک چھوڑیا —— میکوں لگیا کہ میڈے بت وچ پُڈے ہوئے' لال انگارہ تھونیاں وچوں ہک ٹھوا' کہیں نے چھک چھوڑے۔

○

پنج گزرے کہ چھی سال —— یاد کائنی

ہر گذرنڑ آلی رات جیڑھا ہک ٹھوا' بت وچوں نکلدا' آونڑ آلی سویر اوندی

جا' کئی میخاں ٹھکیاں کھڑیاں ہوندیاں —— اوہا درد' اوہا اذیت' اوہے ٹوٹے اتا دے —— ساری رات چتڑدا' کٹھے کریندا' جڑیندا —— سویرے سارے کھنڈے ہوئے —— ہک تماشا ہا کہ مکن کوں ناں آندا ہا۔

راتاں سنویں رات آئی' پر ایہہ روز سنویں نہ ہئی —— توفیق نال جیہڑی عورت اَج آئی ہئی —— او واقعی نزہت ہئی

میکوں یقین ناں آندا ہا کہ نزہت وی ——

اکھیں مل مل کے ڈٹھا' ایہہ نزہت ای پئی'

میں بوانھی تے رہ گیا

میکھوں ڈیکھ تے نزہت دیاں اکھیں وچ بس تھوڑی جئی چمک آئی' پر اوں محسوس ناں تھیون ڈتا کہ میکوں جانڑدی ہے۔

ہک لحظے کیتے تاں میڈے اندر دا مرد —— پھنڈ تے پھوکڑاں بن گیا پر ڈوجھے لحظے آ پڑیں فطری وجودتوں وی سنگڑ گیا —— سمجھ کجھ ناں آندی ہئی کہ سب کجھ ایں طرحاں وی تھی سگدے —— نزہت دا رویہ' اُٹھن باہون سبھو کجھ روز والیاں عورتاں طرحاں ہا۔

میکوں گذری زندگی تے رووݨ آ گیا۔

دل کیتا کہ ہاکاں مار مار —— دھرتی کمبا ڈیواں' در دیوار بھن چھوڑاں' پدھرے کر ڈیواں —— افسوس ایں گالہہ دا ناں ہا کہ نزہت وی ایں حد توڑیں آ سگدی ہے بلکہ ہاں ایں گالہوں ٹوٹے تھیندا ہا کہ آ پڑیں آپ کوں برباد کیتا تاں —— ہیں عورت دے سانگے

رات کافی گزری تاں توفیق دے اشارے تے' نزہت میڈی بانہہ پکڑ کراہیں' بیڈروم وچ گھن آئی

میں لاش طرحاں بہہ گیا

اونے روبوٹ طرحاں کپڑے لہائے تے ننگی تھی' میڈے سامنڑیں آ گئی ——

میں مشکل نال اُلٹی کنٹرول کیتی —— پر اُبتے ناں رُوک سکیا —— اُونے پانڑی دے ڈوں گھٹ ڈتے تے سامنڑے کرسی تے بہہ گئی

''رحمٰن —— میں کلھی رہ گئی' سب کجھ ونجا بیٹھی —— ہک تنخواہ دے سانگے تے جے تنخواہ وچ ایہو کم کرنے تاں پہلی دا انتظار کیوں —— روز نویں تنخواہ کیوں ناں ——''

''پر تیکوں تاں ہک مرد چاہیدا ہا' کہیں دی شراکت دے بغیر —— تیڈے کنوں تاں فوزیہ برداشت ناں تھئی ہئی''

''ٹھیک —— بالکل ٹھیک' میں آپڑیں جسم وچ تاں شراکت برداشت کر سگدی ہاں' پر آپڑیں شوہر' آپڑیں محبوب دے جسم وچ کوئینا'' ——

کیا بکواس منطق ہئی!

میڈیاں اکھیاں دے اگوں اندھارا آ گیا —— پر ایڈا اوی کائینا کہ ہک ننگ دھڑنگ وجود کوں محسوس نہ کر سگے۔ کرائے تے آئے منکسر جسم دی جتنی وی تذلیل تھی سگدی ہئی —— تھئی

''بس ایہا ہئی نزہت'' —— —— آخ تھو!

لگیا کہ ہولا پھل تھی گیاں —— وجود دے سارے تھوئے' سارے کنڈے کہیں نے چنڑ گھدن —— میں سکون نال سم گیا —— سویر تھئی تاں بستر تے توں اٹھیا ای ناں گیا' میں بے خیالی وچ آپڑیں بت تے ہتھ پھیریا' کنڈا' کنڈیری' شیخاں' تھوئے ——

میڈے بُت تے کنڈیاں دا پورا جنگل اُگ آیا ہا۔

○

(اپریل 2003ء)

اندر لیکھ دا سیک

ملک وچ الیکشن دا اعلان کیا تھیا —— پورا رسول پور ننداروں جاگ پیا۔ یاراں سالاں بعد اوہا آماں گھاماں، ہٹ کڑاک، میل ملاپ، بحث مباحثے، اڑاند کھڑاند، بھن ترٹ، رسیے منیوے، چالاکیاں چتراییاں تے پارٹی بازی۔

قومی اسمبلی دے حلقے وچوں ہݨ تئیں ہکو خاندان جتیندا آیا ہا—— 'ملک خاندان'۔ پاکستان بݨݨ توں بعد ملک حاکم علی دا راج رہیا تے اوندے مرݨ توں بعد اوندا پتر ملک جابر علی اتھوں دے سیاہ سفید دا مالک بن بیٹھا۔ ایہہ گالہہ ناں ہئی کہ ملک خاندان بلا مقابلہ جیت ویندا ہا، بلکہ مقابلہ تھیندا، کڈھائیں ماٹھا تے کڈھائیں کانٹے دار، لیکن ملکاں کنوں جت کوئی ناں سگیا۔

حکومتی پارٹی دا ٹکٹ، مرکز وچ بیٹھے طاقتوریں دی خوشامد، تھانے کچہری دی

سر پرستی، بدمعاشیں نال گنڈھ گنڈھارا —— کتھائیں منت کتھائیں لارا
—— روپیہ پیسہ، جوڑ تروڑ
—— تے وَل آکھیاں کوں کون ہراوے۔

کئی زمانے آئے، کئی گذرے، حکومتاں بدلیاں، حکمران بدلے، کڈھائیں چٹے، کڈھائیں کالے تے کڈھائیں خاکی —— ڈیدھے ڈیدھے سبھو کجھ بدل گیا پر ناں تاں ملکاں دا زور تر ٹیا تے نہ رسول پور دے لوکاں دی قسمت بدلی۔

ایں دوران کئی چھوٹے وڈے خاندان اُتوں تے نکتے —— تعلیم وچ ای تے پیسے وچ ای۔ پر ملکاں کو ہراوݨ دا خواب، صرف خواب رہ گیا۔

ہا، تھیا —— تاں صرف اتنا کہ او خود خواب خیال تھی گئے۔

جناں کول پیسہ ہا، او تھانے کچہری تے خرچ کر ولدے آ پڑیں جاتے آ گئے تے جیڑھے تعلیم دے زور تے کڈ دے ملکاں دے سامݨے آئے، او ایں طرحاں مقتول تھی قبراں ونج سُتے کہ پچھوں گواہی ڈیوݨ والا جی وی ناں رہ گیا —— جے کجھ وَل وی رہ گئے تاں ولدے شہر ڈو منہ کر گئے۔ یعنی خود ساختہ جلاوطنی!

ملکیں کوں پتہ نیں عقل دی ایہہ گالہہ کینے ڈسی کہ ممبری تاں گھنو پر وزارت توں بچو ——

ہر دفعہ ایہو تھیندا کہ وزیر مشیر چھڑی جھنڈے والی کار تے خوش رہ ویندے تے پھلو دے ملائیاں، ملکاں جئے کا پٹ ممبریں دے ڈھڈ وچ، جتھے مندے کم کار، ایہے ممبر گھندے —— پرمٹ، پلاٹ، قرضے تے لائسنس پر دانگی وزیراں دے منہ تے۔

نوکریاں، ویزے وی ممبراں دے کھیسے وچ، پر جھاڑ جھپیڑ، چھک دھرو، وزیراں دے سر تے —— پارلیمانی پارٹی دا اجلاس تھیوے ہا تاں ملک جابردا واویلا سب توں زیادہ کہ اوندا تاں کوئی کم ای نیں تھیندا —— رسول پورا جڑ دا ویندے۔

'' کیہڑے منہ نال ونجاں رسول پور تے کیویں منگساں ووٹ آندے الیکشن کیتے —— ناں ساکوں وزارتاں ملن' ناں ساڈے کم تھیون تاں وَل فائدہ کیا ایں پارٹی وچ شامل تھیونڑ دا''

وڈی کرسی والے صاحب دا اشارہ تھیندا

''افسوس دی گالہہ ہے' ملک صاحب کوں راضی کرو''

کجھ پیاں نوازشاں' عنائیتاں ————

کجھ ہے پلاٹ' پرمٹ تے قرضے ———

غیر ملکی دورے' نوکریاں تے ٹھیکے

پر سبھ کجھ غپٹاؤں ——— رسول پور وچ اوہا غریبی' اوہا اندھارا

سکول ہے تاں ماسٹر کائینی ——

سڑک دا ناں تاں ہے پر نشان کائینی —— نری بیماری' غلاظت' بکھ' بیروزگاری تے جہالت

زور ہا تاں بس' مسیتاں تے' نمازی ہے بھاویں نیں پر ہر محلے دی ہر گلی دی آپڑیں مسیت' آپڑاں مولوی تے آپڑاں لاؤڈ اسپیکر —— ہک محلہ تے کئی کئی فرقے' —— بحث مباحثے' شور شرابا' کُس کُسا' کون ہمیشہ اتھیوے

توں کافر —— توں کافر

جے سارے ہک ہک کر تے کافر تھی گئے تاں باقی کون رہ گیا —— باقی رہ گیا ——— ملک جابر علی' جیڑھا شہر والی کوٹھی وچ بہہ کراہیں رسول پور دے لوکاں دی تقدیر لکھیندا ہا

اُڈوں ہتھ بلدے' لفافہ ٹردا ———

اتھ رسول پور لاؤڈ اسپیکراں دے منہ کھل ویندے

توں کافر ——— توں کافر

تے لوک ایں گردان تے گردان تھی سھو کجھ بُھل ویندے
بکھ' بیماری' بیروزگاری
ملک جابر دے کیتے ہوئے الیکشن دے وعدے
سڑکاں' سکول' ہسپتال' روزگار —— وَل نواں الیکشن' نویں وعدے تے ایں دوران
توں کافر —— توں کافر

○

سیاستداناں سیاست کیتی یا سیاستداناں نال سیاست تھئی' اسمبلیاں ہک دفع وَل ترٹ گیاں —— لوکیں ہک دفع وَل جھمریں پاتیاں —— نویں نعرے' نویں ویس' کل دا کالا چٹا تھی گیا تے اج دا چٹا کالا —— طواف کرݨ والے اوہے رہیے پر قبلے تبدیل تھی گئے۔ جیڑھے ہوا دا رُخ سنجان بیٹھے ہن' چپٹ بھنوالی مار بیٹھے' پر بڈدی پیڑی دے چھیکڑی چوہے' جیڑھے ہوں ویلے وی پوچھڑ تے کھڑے ہن' سکتے وچ تاں ناں ہن پر ٹپھ ضرور ماری ٻیٹھے ہن کہ ٹر گئے دا کیہڑا آ آ کھوں پٹوں' کیہڑے سُر وچ ڈوڈو کروں کہ آوݨ والے حاکم دے دربار وچ کرسی ملے نہ ملے' کھلوݨ تاں بچ ونجے تے ٹکر مانی وی بچ ونجے۔

پر نواں حاکم تاں ڈاہڈھا کراڑا نکلیا —— دید ناں لحاظ' خوشامدی منہ ڈھیدے رہ گئے —— ابن الوقت' حیران —— راہ وٹاؤ پریشان کہ تھیسی تاں کیا تھیسی' کیوں جو ایہہ حاکم تاں پوری تیاری نال آیا ہا کہ کیندے کول کیا ہے تے کیویں کڈھنے —— کیکوں نال رکھنے تے کیکوں پروبھرا —— سیاستداناں دے ناں توں نفرت' بیوروکریسی توں الرجک

ایں ماحول وچ ہر کوئی ڈریا ہویا' وسمیا ہویا —— حاکم دا طور طریقہ ڈیکھ کراہیں طوطا چشماں نے عینکاں پا گھدیاں —— خوشامدیاں' لیلوہاں کوں گیت

ڈے کراہیں، منہ دی زپ بند چا کیتی —— ابن الوقتاں، آپڑیں حسب نسب بارے بے یقیناں تھی، شجرہ نسب کھول کے بہہ گئے —— بیوروکریٹاں قمیض دا سب توں اُتلا بٹن بند کر چھنو چا ماری تے سیاستدان ملکوں ایویں دھڑکݨ لگے جیویں مکوڑیاں دی کھڈ وچ گرم پانی پاوݨ نال مکوڑے دھڑکدن

اناں مکوڑیاں وچوں ہک مکوڑا —— ملک جابر علی وی ہا

ایں توں پہلے کہ ایگزٹ کنٹرول لسٹ وچ اوندا ناں وی آندا —— او سر منہ اکا، ملکوں باہر —— پھکے گئے چوپڑ تے حسن کارکردگی دی رپورٹ ڈیوݨ کیتے نکے حکومتی کارندیاں بھرپور کارروائی کیتی —— ایڈے چھاپے اوڈے چھاپے —— منشی، میراثی، نائی پکڑ —— دھوبی کٹانڑاں، حلوائی پکڑ —— کھکھے للے، گلر گاشی —— پراتھوں کیا لبھدا، ملک تاں سبھو کجھ نال چا گیا۔ —— چھیکڑی باقی ڈوں سپاہی پولس دے بلہا، کوٹھی، حویلی سیل اتے نوکر، مزارع، منشی ذلیل۔

پہلے پہل تاں علاقے دے لوکاں کوں سمجھ ناں آئی کہ تھی کیا گیا۔ ناممکن کیویں ممکن تھی گیا۔ سجھ نکلیا تاں مشرق وچوں تے ولدا مشرق وچ ای لہہ گیا۔

کیا ملکاں دا اقتدار وی ختم تھی سگدے!

کیا ملک جابر علی دی حویلی کوں وی تالے لگ سگدن! ——

کیا ملکیں دی دہشت، گذرے ویلے دی کہانی بݨ سگدی ہے!

ایہہ سارے سوال ہن جیہڑے لوکاں دے سامنے ننگے تھے کھڑے ہن تے جواب دا کجھ کتھاؤں ناں پیا لبھدا ہا، جو پردہ بنڑا اناں دا کجھ، کج چھوڑے۔

کجھ ویلا ہیا گذریا —— رسول پور دے لوکاں نے منہ جھپیڑ ساہ گھنڑاں شروع کیتا، کیوں جو منہ کھولیندے ہالی وی ڈردے ہن۔ پر جنیں ویلے ہولے ہولے احساس تھیندا گیا کہ ہن رسول پور، رسول پور تاں ہے پر ملک جابر توں بغیر، تاں لوکائی دے منہ کھلے سو کھلے، زبان ای پھرک پئی۔

لاؤڈ اسپیکراں تے' توں کافر —— توں کافر دی گردان ختم تھئی تاں لوکیں
ہک دفعہ سوچیا ضرور کہ ساڈے وچوں کافر کیہڑا ہا تاں کیوں ہا!
پر جڈاں ہر سوال دے پچھوں ملک جابر نظر آیا تاں 'کیہڑا' تے 'کیوں' خود بخود سامنے آ گئے ——

کافر گر مکے تا کفر ای مک گیا

—— کفر مکیا تاں لوکیں دیاں مندھیاں ہویا ساریاں حساں تے ضرورتاں جاگ پیاں —— پیٹ وچ بکھ جاگی تاں اکھ وچ دید دا در کھلیا
—— پتہ لگیا کہ صرف میں ای بُکھا' بیمار اتے محروم کوئنی' پورا رسول پور ای بکھا' بیمار اتے بنیادی سہولتاں توں محروم ہے' سڑکاں سکول ہسپتال' اتے روزگار' رسول پور دے واسیاں واسطے اتجھے خواب ہن' جناں دی تعبیر' ہک ناممکن والا پندھ —— کنکر اندر ستے تے ننگے پیر' تریہہ دا پندھ۔
پیراں وچ ساہ پیا تاں اگو ہیں تھئے —— پر بے سمت' منزل دا تعین کیتے بغیر —— اناں چوچیاں طرحاں' جیڑھے کھاراچونڑ توں بعد ایڈے اُوڈے ڈھے بغیر' ایویں زیٹی تھی ویندن' محض ایں سانگے کہ کھارے دی قید وچوں تاں نکلوں —— تے جئیں ویلے آزادی دا یقین تھی راہندے تاں چودھار دید بھنویندن' تے وَل جتھ دانہ بھورا نظر دے' اُوہا اُناں دی منزل۔
ملک جابر پروبھرا تھیا تاں نکے نکے کئی لیڈر میدان وچ آ گئے —— پر اکثر کچی کپے یا چیل بھنے —— لوکاں کوں کٹھا تاں کر گھندے پر جوڑ نہ سگدے' ٹور نہ سگدے —— بہر حال جوں جوں ویلا گزریا لوکیں کوں دید دے نال نال شناس وی آندی گئی
شناس اگوں تے ٹری تاں سنجان بن گئی تے انت اوہے لوک اُتوں تے آ نترے' جیڑھے منزل تے پہنچن داہنر تاں جانڑدے ہن پر معاشی لحاظ نال املک

بے وسیلہ تے چوپے چبولے ہوئے —— سفید پوشی دا بھرم تاں ٹھہا چانڑ دے ہن
پر لیڈری واسطے جیڑھی پیدا پرستی تے پیدا گیری دی لوڑھ ہوندی ہے' اوندے کنوں
اصلوں محروم —— لہٰذا آپڑیں آپڑیں ہڈی دے بار برابر گروپ تاں بنڑ دے گئے
پر اجتماعی لیڈرشپ محض خیال ای رہئی اوں پیڑی طرحاں' جیڑھی اُروار ناں پار'
گھانڑ دا گھوگھا تاں کتھ رہ گیا' ہالی ٹھلی ای ناں!

اُوڈے ملکی فضا بدلدی پئی ہئی —— حکومت دیاں واگاں تے حکمرانیں دی
پکڑ ڈھلی تھئی تاں چنڈاں گُٹھاں وچ چھنو ماری پے' گیلہڑ' چوہے تے کوم کرڑے
وی آپڑیں آپڑیں پوچھڑاں تے کھڑی تھی گئے —— الیکشن دی دال کوں دھنگاری
کیا لگی جیلاں وچ پئے مگر مچھ وی پچھ ہلیندے اُٹھی بیٹھے کہ کجھ ڈے ڈوا کے باہر
تاں آؤں —— سر سلامت' کرسی مضبوط تاں ہک دے لکھ وَل تھی ویسن۔

ملک جابر علی طرحاں' جیڑھے باہر نسے ودے ہن' ولدے سروں ٹیلی فون
چاتے بہہ گئے کہ آپڑیں آپڑیں گھوڑے کھوتے بھجاؤں' محض حکمراناں طرفوں' ہتھ
ہولا رکھن دی یقین دہانی کیتے —— بھاویں آندے سارے بے شک پکڑ گھنن
—— پر الیکشن شیڈول آون تک ''رہائی'' ضروری ہے۔

ایہہ ڈیل وی ایڈی سوکھی کائیناہی —— کئی کئی تول' کئی کئی تلاوڑے'
''ڈندے'' —— ''چوگے'' دی پڑتال تاں معمولی گالہہ —— پیراں دے نونہاں
توں سر دے والاں توڑیں تابعداری دیاں مہراں لگیاں —— بلڈ ٹیسٹ تھئے کہ
خون چٹا ای ہے ناں' کتھائیں غیرت دی بدبو تاں کائینی۔

ایں چھانڑ وچوں جو کجھ باہر آیا' اُناں وچ ملک جابر علی وی ہا۔ گرفتاری تاں
ایئرپورٹ تے ای تھی گئی پر ایں انداز وچ کہ لیڈری دی پگ کوں مایا کجھ چوکھا ای
لگ گیا —— اُوں تاں ملک بھاویں ساری زندگی رسول پور دا لیڈر ای سڈ یجے ہا
—— پر ایں استقبال' نعرے تے دول دمامیاں نال گرفتاری نے' قومی ناں تاں'

اونده صوبائی لیڈر رہوون تے تصدیق دی چھاپ ضرور لا ڈتی۔

اِڈے رسول پور دا رنگ ہک دفعہ وَل گدرا تھی گیا۔

نکے نکے لیڈراں دے دیرے ہالی بھریجن شروع ای ناں تھئے ہن کہ وائلے تھیندے گئے —— تے ملک جابر علی دی حویلی کوں ہالی رنگ روغن ای شروع ناں تھیا کہ پیر رکھݨ کوں جا' ناں لبھدی ہئی۔

ڈرو' آپڑیں ڈرکوں تے لوبھی' لوبھ کوں —— شربت شیرے —— بھوجن سوجن' زردے پلاتے چارے پاسوں واہ واہ تے ملک ہک دفعہ وَل زندہ باد۔

گرفتاری دے ٹھیک پنیتری ڈینہہ بعد —— ملک دی ضمانت تھی گئی —— کوئی الزام اُوندے سر ثابت نہ تھی سگیا —— لٹ' مار' غبن' کوں چھوڑ و' جوان' بھوں دے تیلے دا' رواداری ای ناں تھی نتریا —— پتہ نیں کیہو جئے دستانے' ہتھیں چڑھا ولدا ولیا کہ خامیاں' خوبیاں بن گیاں تے کالوݨ' لشکارا —— ہن نواں ڈُز کا' نویں گاری' نواں بھیس ——

ایمانداری دا سرٹیفکیٹ گھن' نیک نامی دا کھمب کُلھے وچ اَڑا' ملک آپڑیں شہر والی کوٹھی آن بیٹھا —— تا کہ رسول پور کجھ بیا ای بکھ ونجے' سنگھر ونجے ایں سانگے کہ ڈوں ڈینہہ بعد ملک نے ونج کراہیں کاغذ داخل کرنے ہن ایں انداز نال کہ پنج سالاں بعد اوندے رسول پور آوݨ تے لوکاں دے دَل دہل ونجن —— ہک دفعہ وَل ہوں ٹور تے دُھرکن' جیویں پہلے دُھرکدے ہن۔

ڈوں ڈیہنہ گذرے ——

رسول پور دی گلی گلی' محلہ محلہ ملک کوں جی آیاں کوں آکھݨ کیتے —— رنگ برنگیاں جھنڈیاں' جھالراں' دروازے' محراباں اتے نکے نکے بلباں دیاں جھلمل کریندیاں لڑیاں نال سج گیا۔

ہزاراں میٹر کپڑا' بینراں تے ایں طرحاں خرچ تھیا کہ لگدا ہا شہر تے آسمان

کوئینی، رنگ برنگے بدل چھاں کیتی کھڑن —— ملک دیاں واٹوتیاں مُچھاں نے پوسٹراں تے تصویراں دی صورت، گھر گھر دہشت پھیلا ڈِتی —— ہر نکر تے موڑ تے جھاتی پیندیاں اوندیاں کوڑھیاں اکھیں، ڈیکھن آلے دا ساہ پیندیاں معلوم تھیندیاں —— عجیب رونق ہئی، کہ جیندے وچوں ڈر تے خوف سمدا ہا —— لگدا ہا کہ شادی تاں ہے پر کہیں دیہہ دی۔

سجھ سر تے آیا تاں ملک دا جلوس وی پہلے موڑ توں، رسول پور آن لتھا —— خلقت ہئی کہ خدا دی پناہ —— جیویں بن تروڑ، چھل آوڑی ہووے —— جنتے دید بھنواؤ —— آدم ای آدم —— سر ای سر —— نعرے ای نعرے ——

ملک ساڈا شیر ہے —— باقی ہیر پھیر ہے۔
دولہا سئیں —— جیوئے ہمیشہ
ملک سوہنا بختیں والا —— آ پڑیں گھر کوں آپ سُہا
بچہ، بڈھا تے جوان —— سارے تیڈے توں قربان
ملک ساڈا شیر ہے
ملک ساڈا شیر ہے۔

تے ملک جابر آ پڑیں دہشت تے ہیبت سمیت، نویں لینڈ کروزر دی چھت والی دری وچ کھڑا تھی کراہیں، محض ہتھ ہلیندا آندا پیا ہا ایں طرحاں، جیویں گُتے بچھا، اناں دے جوش دی چس چیندا پیا ہووے۔

ڈن ڈنا ڈن —— ڈن ڈنا ڈن
ڈن ڈنا ڈن

جھومری مست تھئے تاں دھرتی پٹ چھوڑیونیں تے دُھڑ، چودھار، جواناں دے قد کنوں اُچی تھیندی گئی —— ناساں وچ گردا چڑھیا تاں موہری جھومریاں

کوں کھنگ چھٹ پئی پر دول دی آواز سب توں اُچی۔

دَن دَنا دَن —— دَن دَنا دَن

دَن دَنا دَن

ہیں آن وچ' ہک ننگ دھڑنگ' کالا بھجنگ' کملا ملنگ' پتہ نیں کیہڑی نکر وچوں نکلیا تے سب کنوں اگلی لائین دے جھومریاں دے نال رَل کراہیں مست الست تھی گیا۔

دَن دَنا دَن —— دَن دَنا دَن

دَن دَنا دَن

ددھڑ —— تھوڑی کھنڈی تاں لوکیں دی نگاہ' ننگ دھڑنگ مجذوب تے پئی

لوکیں رارا شروع کر ڈتی ——

نچکے' پٹانے' کھل کڑاکے

ہا —— ہو

کہیں بُجا گھتیا —— کہیں پولا —— کہیں وَال چھکے' کہیں لبورا ماریا ——

کہیں چونڈھی پاتی' کہیں ہتھ کھڑایا

کملا اُدھر یا تاں اگوں تے بھجیا —— چھوہراں وٹے چا گھدے —— زپو زپ —— کملا بھج تے کھمبے تے چڑھ گیا' چھکی مار تے کپڑے دا ہک بنیر پٹیس 'ولدا ٹپا مار —— منجھ ولیٹ تے بھجن لگیا کہ مجمع دے قابو آ گیا

''ایندی ایہہ جرات کہ ملک صاحب دے فوٹو والا کپڑا منجھ بدھے —— پکڑو —— پکڑو —— مارو —— مارو''

ڈوں' چار لٹھیاں وچ ای چھوٹیاں وڈیاں' اُو آتھر چھانڈ کیتی کہ کملا لہولہان تھی گیا۔ ایں کنوں پہل کہ کملے دے منجھ بدھی بنیر دی ڈیڈھی وی رتو رت تھیوے' ڈوں جانبازاں نے کھول کراہیں' آپڑیں ہتھیں تے چاتانی تے ولدے جھمر وچ مست

تھی گئے ——

دَن دَنا دَن —— دَن دَنا دَن

دَن دَنا دَن

کملا پتہ نہیں کتنے منہ کر گیا —— جیندا کہ مویا تے اڈے ہک دفع وَل

'بچہ بڈھا تے جوان —— سارے تیڈے توں قربان'

جلوس ہالی کچہری ناں پہنچیا ہا کہ —— گُل پور والے موڑ توں ذرا پہلے' تر یہہ پینتری گاڈر جوان' منہ تے ڈاٹے ویہڑی' ہتھاں وچ کلاشنکوفاں چاتی' یکدم سامنڑیں آ گئے تے ایں توں پہلے کہ کوئی کجھ سمجھ سکدا' اناں نے جلوس تے فائیر کھول ڈتا

جھمر پیندے —— ملک دے محبتی' ڈو جھے لٹے —— بھوئیں تے ڈھٹے آ پڑیں رت وچ تڑپدے پئے ہن —— موہری لاشاں زمین تے کیا آیاں' جلوس دے چھیکڑ توڑیں بھاجڑ پئے گئی ——

جھیڑھا تلے ڈٹھا' وَل ناں اُٹھی سکیا —— پیراں تلے ای مندھیا گیا

پنج چھی بندوقاں والے تاں ملک دے نال وی ہن پئے' سیکورٹی واسطے —— پر جنئیں ویلے منہ دے وچ فائیر کھلیا تاں لبھیا کوئی وی ناں ——

ملک جابر علی سوچ وی ناں سگدا کہ رسول پور وچ ایں طرحاں وی تھی سگدے —— او رسول پور' جتھ' چرند پرند تے انسان سبھو اوندی مرضی نال ساہ گھندے ہن —— ملک واقعی بھل گیا ہا —— دہشت تے ہیبت دا ضابطہ لاگو کرنڑ ویلے واقعی بھل گیا ہا کہ دہشت دے حساب وچ چار دی بجائے ڈو وں قائدے ہوندن

جمع یا ضرب —— ناں تقسیم ناں تفریق

تے ہنڑ ملک دی آ پڑیں دہشت' جمع در جمع تے ضرب در ضرب تھی کراہیں

اونڈے سامنے موجود ہئی' نیوٹن دے ترتیجھے اصول دی طرحاں —— لحظیاں وچ سڑک ویران تھئی تاں ملک کلھم کلھا —— لینڈ کروزر دی چھت والی دری وچ بوتا بݨ تے کھڑے دا کھڑا رہ گیا' خوف دی ٹھڈ وچ فریز تھیا ہویا بوتا —— اکھیں مرݨ توں پہلے مردہ تے چہرہ کفن توں پہلے سفید۔

تڑ' تڑ' تڑ ——

فائر دی آواز نال —— ملک دے جسم وچ' پیراں دے نونہاں توں سر دے والاں توڑیں' بجلی دی لہر' تریڑاں پیندی کیا گزری —— اووی تڑٹن والی ونڈسکرین دے شیشے طرحاں کرچی کرچی —— دانہ دانہ تھی کراہیں —— جیپ دی ادھ والی سیٹ تے ڈھب آ تھیا

رسول پور دی تاریخ وچ' مستقبل دی نویں لکیر' لیکݨ والیاں وچوں ڈوں نینگر اگوں تے ودھے' تے جیپ دا دروازہ کھول تے آ پڑیں دہشت تے جبر دے شکار' ادھ موئے ملک جابر کوں گھیل تے' تلے سٹیونیں تے کلاشنکوفاں دے باقی بچد ے چیمبر' اونڈے گھُرڑی وٹے' بت تے خالی کر ڈتونیں۔ پرون تھئے ملک دے بت وچوں خون کوں زمین تے نویں راہ بݨیندیاں کجھ زیادہ دیر ناں لگی —— جوں جوں خون نکلدا گیا —— اویں ای اوندا بُت ڈھلا تھیندا گیا۔

ملک دے مرݨ دا یقین تھیا تاں مولہاں والے جوان وی' پچھلے پیراں غائب تھیندے گئے۔

حد نگاہ تئیں' سڑک اُتے جیندی جاگدی زندگی دا' وجود ای ناں رہ گیا —— تھوڑی دیر پہلے جتھ زندگی تمام تر جوش' مستی تے آ کڑ نال دھرتی کوں آ پڑیں پیراں دیاں کھریاں نال دگلی ویندی ہئی —— ہوں دھرتی تے کجھ لحظے بعد ای زندگی خون دی صورت وایہہ کراہیں مٹی نال مٹی تھئی پئی ہئی —— کافی دیر توں بعد —— نال والی گلی وچوں کملا آ مرادیاں جھمریں پیندا اولدا آ نکلیا

ملک ساڈا شیر ہے
ملک ساڈا شیر ہے

پر جئیں ویلے سڑک تے کھنڈیاں ہویاں خونوں خون لاشاں تے نگاہ پئی تے چار چفیر دِگھری ہوئی سنج تے ویرانی کوں سنجاتس تاں یکدم ای چھنو مار' منہ کوں ڈوہائیں ہتھاں نال لکا گھدس۔

کجھ دیر چپ رہی تاں انگلیں دے ولیکھیاں وچوں ولدی نگاہ بھنوائیس تے وَل ڈِردے ڈِردے ہک ہک لاش دے اُتے ونج کراہیں' ایں طرحاں ڈھیدا اگوں تے اگوہاں تھیندا گیا —— جیویں کہیں کوں لبھیندا اودا ہووے۔

آخر ہک جا اوندے پیر مندرتج گئے —— جیا' ملک جابر علی دی لاش تے —— بُت چھنوچھن تھیا تاں کپڑے وی لیر کتیر اں تھی اِڈے اُڈے تھی گئے —— اَدھ ننگے' ادھ کجے وجود وچ تھیوݨ والے ہر سوراخ اتے مکھیاں ایں طرحاں بھݨ بھݨ کریندیاں پیاں ہن —— جیویں مانے اُتے ماکھی دیاں جھاراں

کملے —— منہ پھیر گھِدا۔

ڈوں قدم اگوں تے مڑیا تے وَل یکدم پٹولی مار' نال والے کھمبے تے چڑھ گیا

ملک دی واٹوتیاں مُچھاں والی تصویر والا' وڈا سارا بینر چھکی مار' لہایوس تے تلے لہہ کراہیں —— پیر تے پیر رکھیندا' ولدا ملک دی لاش تے آیا۔

ہُش !ہُش ! اوُنے ڈوہائیں ہتھاں نال مکھیاں اُڈاوݨ دی کوشش کیتی —— مکھیاں تاں ناں اُڈیاں —— پر کملے نے ہنجوں ہنجوں اکھیں نال' وڈی تصویر والا کپڑا' ملک جابر علی دی اَدھ ننگی لاش تے جتنا پورا آیا' پا چھوڑیا۔

○

(2003ء)

کلھا جاگدا ہویا آدمی

رات دے ڈِوں وجدے پن
ہِک چھوٹے جیہے بیڈ روم دے قالین اتے' ہِک نکراچ وچھے بسترے تے
میں کلھا جاگدا بیٹھاں۔

میڈے نال ہِک ڈبل بیڈ ہے' جیندی ہِک باہیں آلے پاسوں میڈی زال راتیں ڈِاہ وجے دی ستی پئی ہے۔ میڈے پیراں کنوں ڈِوں فوم دے گدے وچھے ہوئین جناں تے میڈے بال گُنڑے مُنڑے سُتے پن —— اناں وچوں میڈی چھوٹی دھی ماریہ ایں انتظار اچ پلنگ دی پواندی کنوں سم گئی ہے کہ کیہڑے ویلے میں سماں تے او میڈے نال آ تے سم پووے اتے آپڑیاں نکیاں نکیاں انگلیں میڈی گردن اچ پوڑے'

کہیں کہیں ویل اوندا انگلیں پوڑنا چنگا لگدے —— لیکن عموماً میں زچ تھی ویندا اں۔ ''میڈی سوہنی دھی، میڈے گردن اچ ایہہ برے ناں پوڑے کر——''
''پاپا —— مجھے بر ما پوڑنے میں مزا آتا ہے۔'' ڈو جھی ترتیجھی جماعت دے بیاں بالاں آلی کار او ڈوڈر کاں لہجے اچ بہوں ای پیار نال جواب ڈیندی ہے۔ میکوں وی پتہ ہے کہ ایہہ اوندی عادت ہے۔ ستی پئی ہووے یا جاگدی، میں نال ہوواں تاں اوندیاں انگلیں میڈی گچی تے ہوندن۔ ما نال ایں گالھوں نیں سمدی کہ او آ پڑیں گردن تے ہتھ ای نیں رکھݨ ڈیندی تے بھیڑیں بھرا، او کتھوں نیڑے پھرن ڈیندڑن۔

میں کمرے اچ نگاہ بھویندا اں، ہک نکر وچ ٹرالی اتے ٹی وی پے تھیا —— کیا ایں کمرے وچ میں ای کلہا جاگدا ہویا آدمی ہاں؟

نہیں ایہہ ٹی وی جاگدا پے ——

کتھاں ایہہ تاں بھجدیاں دھرکدیاں تصویراں ہن —— لیکن ایہا بھج دھرک تاں زندگی ہے ——

محض اولھڑاں —— جئیں ویلے آدمی سمݨ چاہندے تاں اناں تصویراں کوں بھجݨ دھرکݨ تے لا ڈیندے کہ پئے سمجھن جو او جاگدا پے ——

تے آخر جاگݨ ہوندا کیا ہے؟

جاگݨ —— جاگݨ ہوندے

ایہہ کیا گالھہ تھئی ——

بیا کیا —— جاگݨ، سمݨ دا متضاد ہے

تے سمݨ کیا ہوندے!

کیا احمقانہ گفتگو ہے —— ہݨ ایہہ وی ڈسنا پوسی کہ اکھیں نوٹ تے نندر کرݨ کوں سمݨ آہدن تے اکھیں کھول باہوݨ کوں جاگݨ

کیا اکھیں نوٹ تے جا گیا تے کھول تے ستیا نیں ونج سنگیدا
ہا — شاید پاگل ایں طرحاں کریندے ہوسن
پاگل کیوں — توں کیوں نیں !
میں !
جی — کیا توں ایں ویلے جاگدا بیٹھیں !
بالکل
معافی چاہساں — جناب صرف آہنے پٹی بیٹھن
کیا — میں صرف —!
جی —
ہا' میں شاید آہنے ای پٹی بیٹھاں — کھتاؤں نہیں لگدا کہ میں جاگدا بیٹھا
ہوواں — میں وی سُتا پیاں' جیویں سارے سُتے پن
بلکہ میں تاں کڈھایں جا گیا ای کائینی
— شاید جمن ویلے کُجھ کُجھ جا گیا ہم۔ — پر اماں نے بدھڑیں اچ بدھ'
تھپ تھپ سماڈ تا ہا
وَل ای جا گیا ہم — پر لوڈاں لوڈ سماڈ تا گیا'
میں احتجاج کیتا — رُنا' چیکیا' تاں نپل منہ اچ ڈے کراہیں
پینگھے دے حوالے کر ڈتا گیا۔ ول اکھیں بھالن دی کوشش کیتی تاں تھاپڑے
لوڈے' ڈراوے —
سم پئے بچہ سم پئے' رات دی ما آ ویسی
وات پھاڑی آئی کھڑی ہے
اوڈیکھ — بھبھوں بھجدا آندے
نکی جی روح' اندر توڑیں کمب ویندی — میں چھنو مار گھنڈا' اکھیں جھپیڑ'

ادھ ستا' نندر سمندر اچ تھبا کے' تے آسوں پاسوں رات دی ما' وات پھاڑی تے
بھبھوآں دیاں جھمریں
میکوں جاگن کیوں نیں ڈتا ویندا!
''میں تاں اک نک تھی گئی آں ایں پال توں —— سدا ای نیں۔ آہدے
چوی گھنٹے لوط وانگوں چھاتی کوں چمبڑ رت پیواں پیا —— کجھ ہووے ناں
ہووے' چسک چسک لائی پے —— ہاں چھیکڑوں لگ پوندے —— سنوار آندن
تے گھر دا کم' اوویں دا اوویں جنج مریندا پے''
رولا کیا ہا —— کھیر چھڑاون دا —— بس ول کیا' چھاتی کو رسوّل لا ——
میڈا منہ مٹھے ڈدھ دی بجائے' رسوّل دی کوڑائی نال بھر ڈتا گیا۔ میں ول چیکیا رڑیا
تاں افیم دی کنٹریں' پانی اچ گھول' زورے مسائیں سنگ اچ سٹ' سما ڈتا گیا
میکوں جاگن کیوں نیں ڈتا ویندا!
''تساں تاں میڈی سنڑدے نوتے —— بال وڈا سارا تھی گے' سارا ڈیہنہ
بتھی ڈے ڈے تھک پوندی آں' اڈے بھج اوڈے بھج' شرارتاں تے پٹھے پٹھے
سوال کر کر چیتا گردان کر ڈیندے' ہن سکول داخل نہ کریسو تاں کڈن کریسو''
سکول گھر توں پرے تے میں چھوٹا جیہا —— فیصلہ تھیا کہ نال آلی مسیت
دے مولوی دے گھر پڑھن بھیج ڈیو ——
'الف مادہ —— آ'
'ب بکری'
'پ پکھا'
'پ پنسل وی تاں ہے
''پڑھ پ پکھا'' —— مولوی صاحب دے رتے آہنے باہر ڈوا پھن آئے
'پر پ پکھی وی تاں ——'

جواب اچ چاٹ زپ تھئی —— ''مادا آپڑاں قائدہ لکھدے'' —— مولوی دا کہاڑا ہتھ' میڈے منہ توں' ڈوڑا وڈا اہا ——

''میں اباسئیں کوں ڈسیساں' تساں میکوں ——''

''گھوگھاناں ڈے ڈیساں' زبان ناں چھک گھنساں' تالوں اچوں —— خبر دار جو گھر ونج تے کجھ آکھیو!'' مولوی جی دے رتے آہنے لڑک تے باہروں آ گئے

بھبھوں بھجدا آندے ——

رات دی ما —— وات پھاڑی —— رتے آہنے

ساہ سک گیا' ہنجو اٹھر تج گئے —— آہنے پٹیج گئے

مور اور (More Over) دے طور تے مولوی صاحب نے میڈا ہتھ وڈے ماچے دے پاوے تلے ڈے' اتے آپنی ڈنڈ ڈھی بلہا ڈتی

آخر کیوں —— میکوں جا گرڈ نیں ڈتا ویندا!

''سو دفعہ آکھے' وڈیاں دے اگوں نیں بولیندا —— خبر دار! گھروں باہر نیں نکلنا —— پٹھان چا گیا تاں ول' پتہ لگ ویسی —— اوہو! دھچر بالاں نال نیں کھڈیندا' موئے کمینے ہوندن —— پی ٹی ماسٹر کنوں بچ تے رہیا —— استاد کھل ای لہا گھنے تاں' اف نیں کرنی —— ول چھٹی کریسیں' ہتھ کر' ہتھ سدھا کر —— سوٹی دی زپ' زپ —— کیا تھیا بیٹھی! آج ہوم ورک نیں کریندا —— امتحان سر تے ہے' ایہہ تاں فیل تھیسی' پنسی ٹھوٹھا چاتے۔''

''خان صاحب تہاڈے بال نیں پڑھنا —— سارا ڈیہنہ بہہ تے تصویراں بنڑیندے —— کھیڈ تماشے' فلماں' ڈرامے'' ——

''چھوڑ یار! میڈا پتر ڈاکٹر بنڑسی''

''ڈاکٹر —— پر میں تاں ——''

''ڈاکٹر' صرف ڈاکٹر ــــ''

''میڈا اڈ وترا تاں جج بنڑسی ــــ چوراں کو پھانسی ڈیسی''

''جج ــــ پھانسی' پر میں تاں ــــ''

رات دی ما' وات پھاڑی ــــ جھمر ای جھمر ــــ کاؤڑی رسول ــــ ایڈ دی کنڑیں ــــ ڈھہا تے سنگ اچ پا ڈیوس ــــ نیندر ای نیندر۔

آخر میکوں جاگڻ کیوں نیں ڈتا ویندا!

''ہئ سنڑو ــــ چائے سمجھیندے آئے ــــ پتر! توں ساکوں چائی یا اساں تیکوں چائے سے ــــ ماپیو جتھ آکھے' ہاں چا کریندی ہے ــــ غیر تھوڑی ہے تیڈی ماسی دی دھی ہے''۔

'پر اباسئیں تاں چاچے دی دھی ــــ'

'پیو تیڈا تاں ایویں ہے ــــ اللہ جانے کڈاں سجڻ دشمن دی شناس پوسی ــــ'

'پر میکوں تاں شناس ہے ــــ ہالی تاں میں پڑھدا ــــ'

'تیڈا ایہو حال تاں کہیں دھی نیں ڈیونی ــــ بیٹھا راہسیں سر ہلیندا'

'کیا' کیا' کیا ــــ کیا آہدے شادی نیں کریندا'

'شادی تاں کریندے پر ماسی دی دھی ناں ہووے'

'اچھا! ــــ'

سیاݨا کاں ہے ــــ وِٹھ گولی کھڑا ہوسی ــــ پر بال تاں ساڈا ہے' حیا کریسی ــــ فکر چھوڑ ڈے ــــ گڈاں دا کم ہے جو بیڑی تے نہ چڑھے ــــ

تے دل گڈاں بیڑی چڑھ گیا

جھمراں ای جھمراں ــــ

وات پھاڑی' رات دی ما ــــ

کوڑی رسول، افیم دی کنی

آ خر میکوں جا گن کیوں نیں ڈ تا ویندا!

''کہیں ویلے تاں میڈے کول بہہ گئے کرو —— میڈا ای دل کریندے جو آ پڑیں پئے نال گزرے ڈیہنہ دیاں گالھیں کراں —— سس کیا آ کھیا' نناڑاں کیا کیتا —— ڈیر' بھرجائی کیویں سڑسڑ کولے تھیندے پن —— ہمسائی چندری منگ وات توں باز ای نیں آندی —— نوکر چھوہر' اصلوں ترپڑ' کم کوس' ہتھوں کرنی پوندی ہے —— تہاڈا بھنڑویا بگ ڈاڑھا تاں ہے سوہے' بگ اکھاوی ہے' نرادید پلیط —— پئے دی دھی بھینڑ ایویں تکیسی جیویں گرم حلوے دا منگر اگوں لاتھا ہووے —— ایہہ کیا' ہن تاں ایہہ موئی کتاب ہک پاسے رکھو چا۔ میں تاں اجائی پرتیجی —— اوایا پوایا ای کھلدے' اٹھ بھاندا گراں جو تھیم —— جے بھاندی ناں ہم' تاں گل دا گلانواں کیوں بنڑا یوے ایویں اجائی —— پچ —— ہائے اے ڈیکھ' میں لپار مریندی بیٹھی آں تے آپ ہوریں سم پن —— کجھا پئے ہے' نہ پیکیاں دا —— نہ ساوہریاں دا —— بندہ ہاں دی ہواڑ ای نیں کڈھ سگدا''

جھمراں ای جھمراں ——

افیم دی کنی

تے ول نندراں ای نندراں

'ہونہہ —— تے جناب نے ایہہ ملازمت اعلیٰ انسانی اقدار' بنیادی حقوق دی حفاظت تے انقلابی معاشرتی تبدیلیاں واسطے کیتی ھئی۔ سُواتے مٹی کیتی ہئی —— تحصیل دے سارے وکیل ہڑتال تے ہن' منشی اہلکار انج چیکدے پن' جناب دی عدالت اچوں مقدمے ٹرانسفر کراونڑ دیاں درخواستاں دے انبار دے انبار روز دائر تھیندے پن —— ہائی کورٹ توڑیں کوکا راڑا ہے —— میڈی آ پڑیں ملازمت خطرے اچ ہے کہ ضلع دا وڈا جج تھی کے وی میں ماتحتاں تے مئوثر کنٹرول

نیں کر سگدا'

"لیکن سر ایہہ تاں سارا کجھ میں جلدی تے فوری انصاف واسطے کریندا
—— میں بلا مقصد پیشیاں نیں ڈیندا —— خواہ مخواہ سٹے نیں کریندا' اہلکاراں کو
رشوت نیں گھنن ڈیندا' قبضہ گروپاں کوں آ پڑیں پئے گئی ہے' —— ہݨ مقدمے
ڈاہ ڈاہ سال نیں بلکہ ڈوں ڈوں مہینیاں اچ فیصلہ تھیندے پن —— سر تساں غور
تاں کرو' میڈے خلاف دھاندل تاوݨ تے ہڑتالاں کرن والے' مظلوم نیں بلکہ
ظالم ہن —— ایہہ قبضہ گروپاں دے آلہ کار تے اوبد ترین کرپٹ لوک ہن' جناں
کوں ناں جلدی فیصلے چاہیدے ہن تے ناں فوری انصاف —— ایہہ انصاف
دیاں اناں قبراں دے مجاور ہن —— جناں اچ مقدمیاں دیاں فائیلاں' نسل در
نسل دفن تھیندیاں پن"

"گھنو! میکوں سمجھیندا پے انصاف کیویں کریندے —— ہالی تاں جمعہ جمعہ
آٹھ ڈیہنہ تھن نوکری کوں تے اساں تاں تریہہ سال ایویں جج ماری ہے —— ناں
توں ٹھیکہ گھدی انصاف دے ٹوٹے پرزے کرݨ دا —— پتہ ہے تیڈے تے کیا
کیا الزام ہن۔ سب توں وڈا الزام تاں ایہہ ہے کہ توں او کرپٹ جج ہیں جیڑھا
رشوت نکھیرݨ کیتے کہیں ضابطے' قاعدے قانون دی پرواہ نیں کریندا ——
وکیلاں کوں ریلیف تاں کیا ڈیونا' اناں دی دلیل ای نیں سنڑ دا —— ضمانت
گھندے' ناں سٹے ڈیندے —— آخر وکیلاں بکھ تاں نیں مرنا —— ناں تیڈے
جئے جج کوں میں تاں برداشت نہیں کر سگدا' گالہہ کراؤ جی میڈے اُتے ——
بنڑ ادن ایکوں او ایس ڈی تاکہ جناب ویہلے بہہ کے' انقلابی معاشرتی تبدیلیاں
بارے چنگی طرحاں غور فرما سگن"

کاوڑی رسول ——

افیم دی کنڈ ——

جھمراں ای جھمراں ——

نیندراں ای نیندراں ——

''بس ابا سئیں! ایہہ ڈیکھو' ہتھ بدھی کھڑی ہئیں' سلوٹ مریندے پے ہئیں تہاڈی ایمانداری کوں —— اصول پرستی کوں' انصاف پسندی کوں —— بھوں واہ واہ ہے تہاڈی شہراچ' گاڈی تہاڈا ناں نیں چھیندی —— نور دیاں لاٹاں ہن' تہاڈے چہرے مبارک توں اسمان توڑیں —— اچے منبر تے جو بیٹھے وے —— بھلا گردن نوا کے آ پڑیں گھر ڈو کیوں ڈیکھو' جتھ بکھ ای بکھ ہے' فاقے ای فاقے ہن —— جے ایڈا ایمانداری دا بخار چڑھیا ہا تاں ول کیوں کیتی ہاوے شادی' کیوں لا کھڑائی ہاوے بالاں دی تندیر —— ذال دے علاج واسطے پیسے کوئینی —— اولاد دی پڑھائی واسطے پیسے کائینی' پتراں دی نوکری واسطے سفارش نیں کرنی' دھیاں دی شادی واسطے ڈاجھ کائینی —— ناں تاں ہے —— انصاف دا جھنڈا اُچا ہے —— دھوڑ اُچا ہے —— گھر دے باہروں انصاف تے گھر دے اندر ظلم تے نا انصافی —— اساں ویندے پے ہیں سارے —— چلاؤ بیٹھے ایں گھر دیاں کندھاں تے حکم تے چڑھ بہو انصاف دے اچے منبر تے''

او گھر چھوڑ گئے سارے ——

میکوں ریٹائر تھئے کوں پنج سال تھی گن —— پنشن بک ہالی تک نیں بنڑیں —— جیہڑے اہلکار میڈے ڈوں لفظ لکھنڑ تے' سر دے بھرنے بھجدے آندے ہن' اناں پاہون کوں تاں کیا آ کھڑاں' اعتراض لا لا فائل کالی کر چھوڑی ہنے ——

میڈا کوئی سوہاں نیں بنڑدا

آ ہدن ایہہ کرسی تے بہہ' ساڈا سوہا بنڑداہا! ——

ساڈے کم کریندا ہا!

میں کم ای تاں کریندا ہم —— پر اُو جیڑھے میڈے نزدیک جائز ہوندے

ہن ——

کیندے نال حال ونڈاواں' کوئی نال ای نیں پاہندا ——

آہدن —— ایہہ ساکوں آپڑیں دفتر وڑن ڈیندا ہا —— میں بھلا سفارشیاں کوں کیویں اندر آونڑ ڈیندا

کوئی جا ٹکانا ای کائینی —— جامع مسجد دے خطیب دے حجرے اچ راہنداں —— حضرت صاحب ای تنگ ہن کہ ساری ساری رات جاگدا راہنداں' اناں دی نندر ای خراب کریندان —— فریندن —— کہیں ویلے ایویں جاگدا جاگدا پکی نندر سم ویساں —— ہن بھلا میں حضرت صاحب کوں کیویں ڈساں کہ جاگنڑ تاں میکوں ڈتا گیا ای کائینی'

میں تاں بس آہنے پٹ مُتّا رہیاں' ساری زندگی تے ہن ای مُتّا پیاں —— ریتول دی کوڑا ہٹ ہالی توڑیں منہ اچ ہے تے لوتی ہوئی افیم دا چمچہ تھوڑاں تے

نندراں ای نندراں

جھمراں ای جھمراں

○

(2000ء)

منگل دے ڈیہنہ ناغہ ہوسی

نفیس احمد ہِک فوٹو گرافر ہا ——
عام تام فوٹو گرافر ——
تحصیل دروازہ لنگھ کراہیں، قبے والی مسیت دے نال، جھک بازار دی نکر تے، ہک نکی جئی دوکان دا سادا مرادا فوٹو گرافر —— پوری دوکان اچ باہوݨ کیتے ڈوں سٹول ہن —— ہک تے خود باہندا تے بئے تے او جیند ا فوٹو چھکیندا —— ڈوں ترے فریماں اچ نمونے دیاں تصویراں —— ہک پرانے ماڈل دا کیمرا تے پردے پچھوں بنڑائے گئے، سٹوڈیو اچ ڈوں لائیٹاں ——
نفیس احمد دی کل دوکان

دوکان اُتے، دوکان دے سائز دا ہک چوبارہ، جیندیاں پوڑیاں باہر تھی تے

لگھدیاں ہن، نفیس احمد دی جا ٹکانہ —— ایندے اچ ہک کھٹڑا، ہک چھوٹی جئی پھٹیاں دی میز تے ڈوں کرسیاں آموں سامیں لاھتیاں ہن۔ کمرے دی نکر اچ لوہے دا ٹرنگ، جیندے اتے ہک ترماؤ گلاس تے کٹورا، ڈوں پرچ پیالیاں تام چینی والیاں —— ہک چھبی، ہک تاؤنگ تے ہک شیشے دا پرانا پھلدار گلاس۔

ڈوجھی نکر اچ —— ہک لکڑی دی دیوار گیر —— جیندے اتے ڈوں ادھو رانے شلوار قمیض سوٹ ٹنگے ہوئے۔

نفیس احمد فجر دی نماز پڑھ تے حاجی گاموں دے چادے کھوکھے تے ونج باہندا —— ہک چا دی پیالی تے سکا پاپا —— اوندا ناشتہ تے ول دوکان کھول تے بہہ راہوے ہا۔ دوکانداری کوئی ایڈی خاص ناں ہئی۔ پر ٹاواں ٹاواں گاہک اوندا کم چلائی راہندے —— فجر توں ڈوپہار، تے ڈوپہار توں شام تھی ویندی —— ناں او کجھ کھاندا تے ناں کہیں نال الیندا —— مغرب ویلے دوکان بند کر تے، نورو تنور آلے کول، ہاں جھل کرے ہا تے ولدا حاجی گاموں کنوں چاء دی پیالی پیندا پوڑیاں چڑھ ونجے ہا —— تے ول آندی فجر او ہا روٹین —— ناں کہیں نال دوستی ناں دشمنی —— چوبارے کوں تاکیاں تاں ڈھگ ہن، پر کھلدی کہیں ناں ڈٹھی —— ساونڑ دی برسات ہووے یا بدرا دی اُکرس —— لگدا جوان ساہ ای نیں گھندا، ہیجڑ اِں تاں کتھ رہ گیا۔

ہا —— ہفتے اچ ہک ڈیہنہ او —— تلے لہدا ای ناں ہا، منگل دے ڈیہنہ —— دوکان دے دروازے تے چٹے روغن نال لکھیا ہویا ہا —— منگل دے ڈیہنہ ناغہ ہوسی —— اج تائیں ناں کہیں پچھیا تے ناں اوں ڈسیا کہ چھٹی منگل دی کیوں، جمعہ یا اتوار دی کیوں نیں —— پر کون پچھے تے کیندے کنوں پچھے —— او تاں ناں الیندا تے ناں ولدا ڈیندا —— بس ہا، ہوں کر چھوڑے ہا —— آخر بازار اچ بیٹھا ہا —— جتنے منہ اُتنیاں گالہیں ——

کوئی آ کھے اللہ لوک ہے —— جوانی اچ دنیا چھوڑ کراہیں' عشق حقیقی دی منزل دا پاندھی تھی گئے —— پر ربو گرداور آ ہدا ——
'جوان کوضرور کیمیا دی ٹھرک ہے —— چٹے اچ تاں لگدے کامیاب تھی گئے پر پیلیے کوں ہالی دیر ہے ——'
ملا ہک ٹک کوں پورا یقین ہا کہ ایہہ بد بخت' کافر کرتوت ضرور کالے علم دا محبتی ہے تے بازار اچ ایندی دوکان تے رہائش —— ڈوہائیں باعث فساد تے نحوست ہن۔ پر لوک ایں گالھوں ملا ہک ٹک دی گالھ تے یقین ناں کریندے کہ نفیس احمد پنج اچوں چار نمازاں وی پڑھدا ہا تے کالے علم دے شوقیناں طرحاں میل دا مندھیا ہویا وی ناں ہا ——
ٹینک دھرتی ساڑ —— آ کھݨ کوں تاں سبزی فروش ہا تے ریڑھی تے ہوکا ڈے کراہیں گلی گلی سبزی وچیندا ہا —— پر ہا غضب دا کاپٹ تے بھجدے دا میل —— انجھی شوشنی چھوڑے ہا کہ بھادے لمبے' فائر بریگیڈ ای ناں وسا سگدے ——
ایندا آ کھݨ ایہہ ہا کہ میسنے فوٹو گرافر —— کوں ایویں ناں سمجھو —— جوان جہان ہے —— ایڈے اڈے ضرور دالیندا ہوسی ——
ول راز داری نال ڈند جھیپڑ تے ہولے جیا آ کھے ہا
''ایندی دوکان اچ ضرور کُھجی پوڑی ہے —— جیندے نال بندہ اُتے تلے تلکائی راہندے۔''
پر ایں ساری ٹوہ تے چوس دے باوجود' تاکیاں دے ولیکھیاں اچوں ناں کہیں کوں کیمیا دی تھالی کُھٹالی نظر آئی —— تے ناں نفیس احمد توں علاوہ کہیں ڈوجھے وجود دا ناواں پچھاواں۔
ہک ڈیہنہ او کجھ تھی گیا' جیڑھا ناں تھیونڑاں چاہیدا ہا —— تھیا ایں کہ منگل

دے ڈیہنہ سویرے سویرے ملا ہِک ٹِک نے آپڑیں ٹرینی (Trainee) ملا کوں نفیس احمد ڈو پٹھیا کہ حج دے پاسپورٹ واسطے مولوی صاحب دا فوٹو چھکیجڑیں ——

بھلا منگل دے ڈیہنہ نفیس احمد دوکان کتھوں کھولے' اونے تاں چوبارے دا در کھولن توں وی انکار کر ڈتا تے اندروں کھڑے کھڑے نکے ملا کوں ٹور چھوڑیس —— نکا ملا ای گھٹ کائینا ہا —— اونے وی چنگا چوکھا مرچ مصالحہ لا کراہیں —— جتنا بکھا سگدا ہا' اتنا ای وڈے ملا کوں وچ بکھایا۔

ملا ہِک ٹِک' ناں ہک ڈٹھا ناں بیا —— ڈاہ بارھاں طالب سجے کھبے لا —— نفیس احمد دی دوکان دے اگوں وچ کھڑیا —— مولوی صاحب دا جلال ڈیکھ کے' آندے ویندے وی چودھاروں مورچہ لاتے کھڑ گئے —— نورو تنور کوں چھنڈا ماریا' بلدیاں چویاں باہر ہوں کڈھیاں تے پرانے دِلے نال سیک کج کراہیں —— کنو کڑواتے آن کھڑیا —— ٹینک دھرتی ساڑکوں تاں اللہ موقع ڈیوے' نفیس احمد اویں کائینا بھاندا ہا —— معاملے دی نُن گُن ملی تاں سبزی دی ریڑھی کوں ہک نکرے لا' پانی دا تر کا کرتے —— ادھ پسی آٹھری بوری نال کج —— کیا تھئے' کیا تھئے' کریندا —— ملا ہِک ٹِک دے نال وچ کھڑیا۔

ملا ہِک ٹِک تاں پہلے بکھیا کھڑا ہا —— چوئیں ٹینک سور چھوڑی —— ول کیا ہا —— ترے چار مچھڈنڈے پوڑیاں چڑھدے چوبارے وچ پہنچے —— تے در دیاں چولاں ہلا چھوڑیونے ——

نفیس احمد وِلیا تِلیا باہر نکلیا —— مجمع تے مجمعے دا رنگ ڈھنگ ڈیکھ کراہیں راہندا ساہندا اُدھر تج گیا

''ایہہ سب کیا ہے'' ——

''کوئی ڈسے ایں شیطان مردود کوں کہ ایہہ سب کیا ہے'' —— جوش کنوں

ملا ہک ٹک دے آہنے باہر تے اُبھن آئے تے کچیاں واچھاں وچوں جھگوں واہوݨ لگ پیاں

''تساں کاوڑ ناں کروسئیں —— ایں کافر کتے کوں میں ڈسینداں جو سئیں ہوریں دی نافرمانی تھیندی کیویں ہے'' —— ایہہ آکھ کراہیں ٹینگ پوڑی اتے ڈوں ترے بلانگاں ماریاں تے سدھا نفیس احمد دے گروان اچ ہٹ ونج تھیا——

''شکل موموناں تے کرتوت کافراں —— ذرا میسنے دی شکل تاں ڈیکھو —— پناہ پاڑ کہیں جادا —— کتھوں دی بلا کتھا آ ڈھٹی —— کوڑے کلیم بھر تے لکھاں دی دوکان ملی بیٹھے۔ فراڈیا —— فوٹو چھکیندے —— مورتاں بنڑیندے تے او وی مسیت دی چھاں تلے'' —— ٹینگ نے نفیس احمد دے گروان کوں ہئی وی چھک ڈتی تے گھلیندا اہویا پوڑیاں توں تلے مولوی صاحب دے سامڑیں آن کھڑایا——

ڈکدے کمبدے، ہینڑیں فوٹو گرافر کوں سامنے ڈیکھ تے مولوی صاحب دے بُت اچ تھڑکاٹ پئے گیا۔

''آخر میں کیتا کیا ہے'' —— نفیس احمد دے سنگ اچوں الا دی بجائے گرگاٹ نکلیا ''اچھا —— تئیں کیتا کیا ہے —— من مچلا پیا بنڑدے شودا —— سئیں حکم تاں کرو! پروتھے میڑھے آلی کار پھے ناں چھوڑاں تاں میڈا ناں وٹا ڈوائے'' —— ٹینگ نے نفیس احمد دے گروان کوں بیا ای وٹ چاڑھیا تے کھڑ نلا تھی گیا——

حاجی گاموں اگوں ودھیا کہ نفیس احمد دا گروان چھڑواوے —— پر ملا ہک ٹک دے رتے آہنے ڈیکھ کراہیں اتھائیں کھڑ گیا——

''نافرمانی کریندیں —— ہائیں —— سئیں ہوریں دی نافرمانی کریندیں

—— اوں ٹکے ٹکے دے بندیاں دے فوٹو چھکسیں بیٹھا' کرتوتی کہیں جادا ——
تے سئیں ہوریں داج پاسپورٹ پیا بنڑدے تے ایہہ کلھا دلا آہدے جو اج منگل
ہے—— ووئے بلائی ملنڑ آندی ہئی منگل کوں ٹھرکی آ''——
ٹینک نے نفیس احمد کوں جھنجھوڑا ڈتا تے بیاوی مچھر تج گیا
''پر میں منگل کوں ناغہ کریندا''—— نفیس احمد دے سنگ اچوں ول گرگاٹ
—— نکلیا ''گالہہ سنڑائے ذرا لاٹ صاحب دی' منگل کوں ناغہ کریندا ں ——
ناں جمعہ ناں اتوار—— نانی دا ختم ڈ واونڑاں ہوندی منگل کوں —— سب سمجھدے
ہیئں' تیڈیاں چالاکیاں دشمن دے جاسوس آ—— شریفاں دے علاقے وچ
بدکرداری کریندیں دھچر کہیں جادا—— ناں رن ناں کن —— تے ڈوں ڈوں
جئیں ملی بیٹھے—— بوتیاں دا وپاری' ٹی بی دی بیماری''
ذلت دی انتہا تھئی تاں—— نفیس احمد دیاں بنجر قدیم اکھیں چوں پانی سم آیا
—— پر زبان گنگ دی گنگ—— ایں کنویں پہلے کہ او کجھ بولنڑ دی کوشش کریندا'
ٹینک نے' ولی جھنجھوڑ' دھک کے' ہک پاسے ماریا۔ ڈھاندا تاں شاید' سر پڑتج
پوندا' پر حاجی گاموں کوں خدا توفیق ڈتی' او نے ڈھاندے نفیس احمد کو باتھاں تے
جھل گھدا—— پر بولیا او وی کجھ ناں-—— بھلا بولے کون! جیڑھا بولے کافر
دی موت مرے۔
نفیس احمد دی حالت ڈیکھ کراہیں مولوی ہک ٹک دی کاوڑتاں کجھ کجھ مٹھی تھی
گئی پر ٹینک کوں کون جھلے—— آنرھ ساہن وانگوں دھرتال تئی کھڑاہا۔
''حاجی صاحب —— ایکوں آکھو' دوکان کھولے تے حضرت صاحب دا
فوٹو چھکے—— ہیندے وچ ایندی خیر ہے—— ناں تاں ایندی دوکان وچ میں
آلو وتاؤں نیں وتیچے تاں ٹینک پیودا ای نیں''——
حاجی گاموں —— اکھیں بھرتے' نفیس احمد ڈو ڈٹھا —— پر بولیا کجھ ناں

''میں کیویں کھولاں دوکان —— اج میڈا ناغہ ہے'' —— نفیس احمد حاجی گاموں ڈو ڈھاتے جھکی جھوں چا گھتیس۔

''ٹھیک ہے —— ایہہ ایویں کائنا منیسی —— بھئی جوانو! نورو دے تنور اچوں چوانتیاں کڈھو —— تے لاؤ بھا ایں نافرمان دی دوکان کوں —— کر ڈیو ساڑ تے سوا'' —— ٹیٹنک دیاں گجکاراں جھیلندیاں ناں پیاں ہن —— ایں کنوں پہلے کہ طالب نورو دے تنور ڈو ڈھکدے' مولوی صاحب زور دا کھنگو را ماریا —— مجمع اتھائیں جھلیج گیا ——

مونڈھے تے پئے چار خانیاں والے رومال دی ہک کنی مولوی صاحب تلوں تے گھلی' کچیاں واچھاں اچوں وانہدی جھگ پونجھی تے بولے

''حضرات! صبر تے تحمل کنوں کم گھنو —— غلطی ساڈی ہئی —— جو اساں ایں بے مرشد بھاڑی کوں تقسیم توں بعد مسیت دی چھاں تلے پیشہء کفر دی اجازت ڈتی کہ اللہ راسی سر لکائی پیا راہسی —— پر ایندا کردا مشکوک —— ایندی عبادت ڈکھاوا تے ایہہ لعین اناں کماں اچ ملوث ہے جیڑھے اشراف کو زیب نیں ڈیندے —— اینے ساڈی جادا' جوٹھا کلیم بھریا —— اساں چپ رہیو سے —— اینے ایں جا کو رنڈی بازی دا اڈا بنڑایا' اساں چپ رہیو سے —— اینے اچ ساڈا فوٹو چھکنڑ توں انکار کیتے' اساں ول ای چپ ہیسے —— اساں چاہوں تاں ٹیٹنک جے مجاہد ایں لعین کو ساڑ تے سوا کر ڈیون پر اساں خدا کوں جواب ڈیونڑیں —— اساں ایں بد بخت کنوں فوٹو چھکواون گناہ سمجھدے ہیں —— لعنت بھجیندے ہیں' ہن جنگ ہوسی —— قانونی جنگ ہوسی' اتھ اوہو راہسی جیڑھا فرمانبردار تے اشراف پیشہ ہوسی'' ——

مولوی صاحب' مونڈھے دے رومال کوں چھنڈک تے' ولدا مونڈھے تے

سٹیا تے مسیت ڈوڑ پیا —— طالباں نے زندہ باد دے نعرے لائے تے پچھوں پچھوں ٹرپئے —— باقی دا مجمع تماشا ڈیکھ کراہیں ایڈے اڈے کھنڈ پُنڈ گیا ——

پدھر وائیلا تھیا تاں ٹینک ولد انفیس احمد دے سر آ تھیا ——

''بچو —— تیڈے فوٹواں تے میں سادیاں توریاں نیں لٹکایاں تاں آکھیں ٹینک پیودا ای نیں'' ——

منگل گزریا' بدھ گزریا تے خمیس وی گزر گئی ——

نفیس احمد ناں تلے لاہنڑاں ہا ناں لتھا —— لاہندا تاں کیویں لاہندا —— کیا منہ ڈکھیندا اُوائے پوائے کوں کہ ذلت ایں طرحاں ی مقدر بنڑدی ہے —— کیتیاں دی تاں ہر کوئی چیندے' ناں کیتیاں دی چاوّنی تے او وی ایں طرحاں —— 'پڈ مرن ہا' ہیا کیا ہا ——

آخر کئے تک بند تا کیاں اچوں ساہ گھندا —— جیندا جی ہا —— ڈھڈ تاڑے نال لگیا تاں جمعے دی سویر کوں حاجی گاموں دے کھوکھے تے آن بیٹھا —— حاجی گاموں اٹھی تے ملیا —— بھاگل ای پاتس —— پر چینے چینے تھئے نفیس احمد کوں جوڑ نہ سکیا —— نفیس احمد دیاں ہنجواں ای ترمیاں پر اندر دے لمبے بے اچے تھی گئے —— چاء دا گھٹ ای بھریس' پر ہاں چریندا' زیرہ ڈکھیندا' جے تیئں گیا' ڈلیکاں پیندا گیا ——

چوتھے ڈیہنہ دکان کھلی —— پر ایں حدتیئں کہ نفیس احمد کرسی گھیل کراہیں بہہ تھیا' چھنڈک پھوک کیئں کرنی ہئی —— لنگھد اٹپدا' ایویں ڈیڈھا جیویں شیر باغ اچ ڈوں مونہاں وچھا' یا چھی چنگھاں والا باندر بیٹھا ہووے

نفیس احمد جھکی جھونڑ گھت ذرا پروبھر اتھی بیٹھا۔

ہک لحظہ گزریا —— ڈوں ترے بندے کٹھے دوکان اچ آوڑے ——

''نفیس احمد تیڈا اناں ہے'' ——

''جیا —— میڈا ناں اے'' ——

''ایہہ گھن' اتھ انگوٹھا لا ——''

''میں تاں دستخط کریندا ں —— پر ایہہ ہے کیا!

''نبی بخش عرف ٹینک تیڈے تے دعویٰ کیتے —— ایں دوکان تے چوبارے دی ملکیت دا —— ہیں مہینے دی باہوی کو پیشی ہے اِتھ' اِتھ دستخط کر ——''

نفیس احمد چپ کرتے دستخط کر ڈتے

بیلف کنڈ ولائی تے ٹینک مچھاں کوں وٹ ڈیندا اں اندر آ وڑیا ——

''اِتھ رکھیساں ٹوکرا آلواں دا —— اِتھ گھوبی' سامنے مٹر تے تیڈی کرسی آ لی جاتے کدو —— تے بچو! توں —— توں تاں ہک بھونی دی مار ہیں' نکل ہیں نکل —— پہلی پیشی دعویٰ ڈگری کرویساں —— ٹڈی بدھ بہہ'' ——

نفیس احمد ٹُرٹُر ڈیدھا رہیا —— تے ٹینک آ مرادے سوچ سوچیندا ں —— کھلاں کھلدا —— باہر نکل گیا۔

کجھ ڈیہنہ ہئے گزرے —— ولدا منگل دا ڈیہنہ' نفیس احمد دا ناغہ' دوکان کوں تالا' چوبارے دیاں تاکیاں بند' پر دروازہ بند نہ رہ سکیا —— پنج پولیس آلے دڑ دڑ کریندے اُتے چڑھے تے ایں کنوں پہلے کہ نفیس احمد خود دروازہ کھولے' کنڈی ترٹ کے تلے آ ڈھئی تے پنجے شیر جوان نکے جئے کمرے دے اندر —— بوٹاں دی ٹھک ٹرک نال نفیس احمد دا کمباٹ آ پڑیں جاتے —— پر پھٹیاں دی چھت دے تھڑکاٹ کوں کون جھلے —— لگیا جیویں چڑی دے آہلنے اچ' جھر بلے پہہ گئے ہوون۔

شیر جواناں —— چوبارے دی ولی ولی پھرول چھوڑی —— اندروں لبھڑاں کیا با —— نہ چھوہر نہ چھوہر —— وائرلیس کیا اِتھاں تاں ریڈیو تک نہ با

—— چاندی دا ماشہ نہ سونے دی رتی —— چرس شراب دی بو خوشبو کیا افیم دی
کنڑیں گول گول پکھر و پانی تھی گئے —— کجھ ہتھ نہ آیا تاں آ ہنے پئی بوٹے تھئے
نفیس احمد کوں پچی توں آ جھلیو نیں —— ہک نیں گھوگھا چاڑھیا تے ڈو جھے وٹ
کے ترئے چار گھسن وکھیاں اچ چھنڈک چھوڑے —— نفیس احمد درد کنوں ڈوڑا تھیا
تاں ہک مرڑیا تڑیا کاغذ تلے ڈھائے پیا ——

پولیس آلے کاغذ چاتا تے ہالی اوندے وٹ کڈھیندا ای پیا ہا کہ نفیس احمد
جھٹی ماری تے کاغذ دے ٹوئے ٹوٹے کر ڈتے —— کاغذ دے ٹوٹے کیا تھئے
—— شیر جواناں نفیس احمد دی او آ تھر چھانڈی کیتی کہ اللہ دی امان —— کاں کوڑا
کرتے تھانے چا گئے تے کہانی کیا بنی کہ ایہہ میسنا فوٹو گرافر در دروازے بند
کرتے، شریف زادیاں دے ننگے فوٹو بنڑیندے —— نفیس احمد ڈاہڈا اچکیا رڑیا کہ
او فوٹو تاں ہا، پر ننگا نہ ہا لیکن ایں گالہہ دا کیا جواب ڈیندا کہ ننگا نہ ہا تاں پھاڑیا
کیوں!

حاجی گاموں ہک دفعہ ول پکڑیا —— ضمانت کرا، ترٹے بھنے نفیس احمد کوں
گھر گھن آیا —— دوکان تاں کھل گئی پر نفیس احمد بند تھی تے رہ گیا —— سارا
ڈیہنہ دوکان اچ بند تے ڈیہنہ لتھے چوبارے وچ —— چاء دے ٹائم حاجی
گاموں، چا بھجوا ڈیندا تے روٹی مائی نورو دے تنور توں آ ویندی —— گاہک تاں
پہلے ٹاواں ٹاواں ہئی پر ہن تاں کم اصلوں منج تھی گیا، کوئی رلدا کھلدا آ ن ای
وڑدا تاں دوکان تے دوکاندار دی حالت ڈیکھ کراہیں اویں ادھر تج ویندا —— پر
روزی دا رب ڈیوݨی، کوئی حیلہ وسیلہ تھی ای ویندا۔

ہک ڈیہنہ سویرے سویرے سائیکل رکشہ نفیس احمد دی دوکان دے اگوں آ
رکیا —— ایہہ حالی چاء ای پیندا بیٹھا ہا کہ کالے برقعے آلی چنگی چوکھی ننگر دوکان
اچ آ وڑی —— منہ تے ہک پلہ تاں ہا پیا پر اندر کیا ہئی —— سب کجھ صاف نظر

دا پیاہا —— اتھ بھلا ٹینک کتھوں چکدا' اونے لوٹی اچ ہتھ پیا —— ریڑھی تے پئی سبزی تے پانی دا چھنڈا ماریا تے جندو کھیرڑ ہی آلے کوں اکھ مریندا نفیس احمد دی دوکان دے نکر آلے شیشے دے پچھوں پروبھرا تھی تے کھڑ گیا —— ایں طرحاں کہ اوکوں کوئی نہ ڈیکھے تے اوسب کجھ ڈیکھے۔ زنانی آئی تاں فوٹو چھکواوݨ واسطے —— پر جیئں ویلے نفیس احمد کوں ڈٹھس تاں ڈیدھی رہ گئی جیویں سنجڑ یندی پئی ہووے —— نفیس احمد تاں جھکی جھوڑں گھتی چاء پیندا بیٹھا ہا ——

زنانی سنجاڑیا —— برقعے دا پلہ چاتا' کجھ بولی نفیس احمد چھرکی بھرتے اتوں تے ڈٹھا تے چاء دی پیالی ہتھ اچوں ڈھئے پئی —— وہل تے کھڑا تھی گیا۔

ٹینک کوں ڈوھائیں دیاں شکلاں تاں نظر دیاں پیا ہن —— پر کیا الیندے پن' کجھ پتہ نہ لگدا ہا —— ڈوہائیں دیاں اکھیں وچوں —— ہنجوں بربڑ واہندے پے ہن —— نفیس احمد دے چہرے تے ایویں رونق ول آئی —— جیویں اچ جوان تھیا ہووے —— باہوں بلا ہوݨ دا ہوش نہ رہیا' کھڑے تڑے ای گالہیں تھیندیاں رہیاں ——

یکدم پتہ نیں کیا گالہہ تھئی —— نینگر ای دھاں مار مار روݨ لگ گئی تے نفیس احمد صدمے کنوں گنگ تھیا —— لُولہیاں وانگوں کرسی تے دھپک تھیا —— آہنے پٹے ہوئے' منہ کھلیا ہویا' ہنجوں گلہاں توں واہندے ہوئے جھولی اچ ڈھاہندے پے ہن —— نینگر کجھ دیر تاں نفیس احمد دے سامیں کھڑی روندی رہ گئی' ول پتہ نیں کیا تھیا ڈوھائیں ہتھاں نال گلہاں توں واہندے ہنجو پنجھیندی —— پلہ منہ تے سٹیندی' تکھے تکھے پیر چیندی دوکان اچوں نکل گئی۔

نفیس احمد کجھ لحظے توڑیں ہکا بکا —— نیر وھیندا رہیا —— ول اٹھیا تے سل دا ٹوٹا چا کراہیں پاگلاں آلی کار دوکان اچ پئی ہر شئے کوں بھن تروڑ' ٹوٹے ٹوٹے کر ڈتس —— دوکان دے باہروں سئے تماش بین' منہ منہ دیاں گالہیں ——

حاجی گاموں بھجدا آیا تے آ تے نفیس احمد کوں ولڑھ گیا' ڈاھڈا اوکھا قابو کرتے —— کھیل گھال چوبارے تے گھن گیا —— جنوں تاں لتھا پر نفیس احمد چھاؤ چ ماری —— حاجی گاموں سمیت' سبھے سجن دشمن پچھ پچھ تھک پئے پر ناں تاں اوندے منہ اچ زبان تے ناں چہرے تے جاݨ سجاݨ۔

سجھ لتھا —— تاں حاجی گاموں وی درولا' پوڑی لہہ آیا۔

اگلا ڈیہنہ چڑھیا —— تاں لوکیں ڈٹھا کہ دوکان تے چوبارہ' ڈوہیں کھلے پن پر نفیس احمد ناں تلے ناں اُتے —— کینے گولنا تے سنبھال گھیں لاوݨ —— گالہہ ایہا ہُلی کہ نامراد' وچھڑی معشوق کوں کیا ملئے —— چپتا ونجا' منہ کر گئے —— ایں توں پہلے کہ نفیس احمد لوکاں کوں بُھلدا —— ڈاکیا ہک لفافہ چا' حاجی گاموں کول آیا —— اونے کیا پڑھنا ہا' ڈاکیے لفافہ کھولیا —— کجھ سرکاری کاغذ تے ہک رقعہ لاتھا ہا —— ڈاکیے اُتے تلے ڈٹھا ——

"کہیں نفیس احمد خط لکھے" —— نفیس احمد دا ناں سݨ' نال دے دکاندار جھم آن تھئے تاں ڈاکیہ خط پڑھن بہہ گیا

حاجی صاحب!

جڈݨ خط تہاڈے ڈو پُجسی —— میں شاید ایہہ دنیا مکلا چکیا ہوساں —— کیوں جو ہݨ تانگھ نیں رہ گئی —— اگست 47ء دے ترتیجھے منگل کوں میڈی شگفتہ نال شادی ہئی —— شگفتہ جیڑھی میڈی منگیندی ای ناں ھئی بلکہ میڈا سبھ کجھ ہئی —— پر ایہہ منگل ول ناں آیا' فساد کیا تھئے —— سارے کانوکان تھی گئے —— ناں مویاں دا پتہ ناں جیندیاں دا۔ میں اتھ آ پہنچیا تے ویہہ سال ہوں منگل دے انتظار چ کاغذ تے بختاں آلی دے نقش لکیندے گزار ڈتے —— شاید جیوݨ دا بہانہ بݨیا راہوے ہا' جے اوں ڈیہنہ شگفتہ دی چھوٹی بھیݨ فوٹو چھکاوݨ کیتے دوکان اچ' نہ آندی —— پہلے فسادیاں نے تے ول آپڑیاں نے ڈوہائیں بھیڑیں کوں

رنڈی بنڑا چکلے اچ' بلھا ڈِتا تے او وی ہیں شہر اچ

حاجی صاحب! اوبختیں والی اگست 47ء دے ترتیجھے منگل دی تانگھ تنگھیندی'
ایں دنیا توں لڈ گئی پر منگل' نہ اوندے کیتے ناں میڈے کیتے —— ول جی تے کیا
کرنا—— ایں رقعے دے نال دوکان تے چوبارے دی ملکیت دے کاغذ ہن
—— مولوی صاحب کوں ڈے چھڑائے' میں وقف کیتے خدا واسطے' مسیت دے
ناں''

فقط
نفیس احمد

○

(1999ء)

ناز و بگھیلا

ناز و بگھیلا، تحصیلدار دے دفتر اچ چپڑاسی ہا ——
چار فٹ قد —— اتلا دھڑ وڈا تے جنگھاں چھوٹیاں، گردن سکی تے لمبی —— نرگٹ دا گٹارا اتنا اُبھریا ہویا، جیویں پرانے سوڈے والی بوتل اچ پھسی ہوئی بلور والی گولی —— منہ چپاخوں —— نک جیویں نرویا میڑھا تے اوندے تلے مکھی مچھ ——
شیو کرن دی ایں گالہوں لوڑھ نہ پوندی ہئی کہ چالھی سال دی عمر اچ وی پوری ڈاڑھی نہ آئی —— ڈاڈھا زور لا کے وی ڈوں ترے تیلے، تلویں تھوڈ وچوں ایں طرحاں نکلے، جیویں کرڑے ہوئے مکئی دے سٹے دی جت ہوندی ہے۔ اتوں کنوں تلے تک نگاہ ماروتاں ایویں لگے جیویں ودھر کل مولی۔

نازو ـــــ ایں عمراں اچ وی لش پش جوان سڈیندا ہا ـــــ قہر دا ازلم اتے کاپٹ، تحصیل کچہری آلے آہدے ہن کہ جوان اصل اچ ہے ڈاہ فٹ، چار فٹ دھرتی توں اُتے نکلے تے باقی تلے رہ گئے۔ ہمیشہ بوسکی دی قمیض تے لٹھے دی مایا لگی شلوار پاوٗنڑیں۔ رومال کوں لمبی تہہ ڈے کراہیں کالر دے اندروں رکھڑاں اتے ایمبیسی دا سگریٹ سجے کن دے پچھوں ایوں فٹ راہندا جیویں لانچنگ پیڈ اتے راکٹ۔ قمیض دا اُتلا بٹن وی ایں طرحاں بند رکھیندا ہا جو ڈیکھن آلیاں کوں آپڑاں ساہ گھٹیندا اں محسوس تھیندا۔ پیراں وچ کالی گرگابی، جیندے اڈیاں اچ موٹی ٹوپی والے کِل ایں سانگوں لوتیندا ہا، جو اوڈی گسے ناں ـــــ پر ایہہ گالہہ ہئی جو آندیاں ویندیاں دوروں پتہ لگدا ہا جو آپ ہوریں آندے پن۔

نازو ـــــ ہک نمبر دا پھتریڑی، غضب دا ڈٹ باز، گالہیں دا گھوڑ ـــــ جتھ بہہ گیا سو بہہ گیا، گالہہ کیا ٹوری، زمین اسمان ہک کرڈتا ـــــ کوڑ او چھک کے بدھڑاں کہ دھرتی ساڑ ڈیونی ـــــ بھورل گٹکے دی کنٹین تے شام کوں اوندی اپنی کچہاری لگے ہا ـــــ ملائی آلی چاء، پرچ اچ پا کراہیں ـــــ لمبا سوٹا ایویں چھکڑاں جو پرے توڑیں پُر پُر ـــــ تھیندی ونجے ہا ـــــ جوں جوں چاء دی چس آندی، اویں اویں کچہری بکھدی ویندی۔

تحصیل دے رجسٹری محرر کنوں گھن تے ایس ایچ او ـــــ تے مجسٹریٹ کنوں تھیندے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر تک ـــــ سویرے ناشتے اچ کیا کھادے نیں تے ڈوپہراں کوں کیا

رات کیا کھاونڑیں نیں تے کل سویرے شرعی دھاوڑیں لاوٗنڑ دا پروگرام ہے کہ کائینی ـــــ وڈے صاحب (اے سی صاحب) نے اج مچھاں کوں خضاب لاتا ہا ـــــ رات دا کوئی خاص پروگرام ہوسی ـــــ اتے او مجسٹریٹ صاحب نے وی آپڑیں چپڑاسی دے ہتھ کنڈوم منگوائے ہن ـــــ پتہ نیں کیندے واسطے، کیوں جو

بیگم صاحبہ نے تاں کل ہوں چپڑاسی کنوں سینٹری پیڈ منگوائے ہن ——

نکا تحصیلدار تاں اصلوں نامراد ہے —— وکیلاں دے کولے منشیاں تے ٹھرک مریندے —— وڈے تحصیلدار دی رن تاں کوپرکٹ ہے، پھتکن وی نیں ڈیندی شودے کوں —— بندیاں طرحاں ہتھے ناں آوے تاں کھنے سیک چھڑیندی ہے —— ایہہ کوئی تھانیدار کوں تاں مت ڈیوے —— خطا چیسی —— ڈوہیں پارٹیاں کنوں چٹی گھن گھندے تے کم ڈوہائیں دانیں کریندا —— ایں کنوں پچھلا چنگا ہا، پنج وقت دا نمازی —— مصلے تلے جو رکھ ڈیوہا —— چا گھندا ہا —— نہ لوبھ نہ لالچ تے کم ای ٹھک پک —— ناں بابا ناں —— نکے تھانیدار دی کوئی گالہہ ناں —— خدا غرق کرس پکا دوزخی ہے، ناں شریف ڈھیدے ناں بدمعاش —— ناں ملازم ناں زمیندار —— کھلڑی تاں لہیندے سولہیندے پر تاڑ تاڑ اوہا جا کٹیندے کہ چنگا بھلا بندہ، اللہ ڈتے توں اللہ ڈتہ عرف ریما بنْ ویندے ——

نازو —— کرسی اُتے پیراں بھر بہہ تے —— وڈے خاص انداز اچ —— لفظاں دی جادوگری ایں طرحاں ڈکھاوے ہا کہ لوک بوّے تھئے گھنٹیاں دے گھنٹے بیٹھے راہون ہا —— تحصیل دے نکے وڈے افسر دا تاں لکھ ناں راہندا پر نازو دی ہوا بنْی راہندی کہ جوان ہر افسر دا بھیتی ہے، رگ رگ سمجھدے —— اتے ہیں ہوا بازی اچ تھانے کچہری دے سائل سارا ڈیہنہ نازو دے اگوں پچھوں تھیون ہا وددے اتے او نازو —— گردن اچ سریا ڈے کراہیں —— آ پڑیں آ پڑیں مطلب اتے حساب نال کہیں کوں دھی دالارا لاوے ہا تے کہیں کوں پتر دا —— جے کوئی اڑے چڑھ ویندا —— تاں افسر دے ناں دی چٹی بھورل گٹکے کول پچائی ویندی تے شام کوں نازو وصولی پا گھنے ہا —— جے سائل دا کم روٹین اچ تھی ویندا تاں چٹی ای نازو کوں پنی تے واہ واہ اچ —— تے جے کم خداؤں ناں تھیندا ——

چٹی تاں واپس کرنی ای پوندی' نال ای ڈوں ترائے بھوکدے بھوکدے مندے افسر کوں کہ بدذات لالچی ہے' ڈو جھے پاسوں اتر گھن گھدی ہس

ایں ساری چکر بازی وچ —— بھورل گٹکے دا کم چنگا چلیا ہویا ہا —— کینٹین دی وِکری تاں اِنج رہ گئی کہیں کہیں ویلے نازو کوں ای دالا گھنے ہا —— ہک دفعہ چمک چمکا تھی پئی —— نازو ڈوں ڈیہنہ کنٹین تے ناں بیٹھا —— لوکیں تاں کیا آونڑاں ہا' ناں چاء چلی تے ناں ٹکر مانی —— تے بقول شاعر

مکھیاں اڈیندی دا گزر گیا ڈیہنہ سارا

آخر مناتے گھن آیا تے ولدے اوہے رونق میلے ——

ایں دوران کئی لوکاں نے اچی بولی تے کینٹین دا ٹھیکہ گھدا —— پر نازو واسطے' ناں اناں دی چاء اچ گٹکے والی چس تے ناں ڈوجھی رس پت —— گٹکا —— تحصیل کنوں پروبھرا کھوکھا لادے ہا چا تے ول جتھ نازو اتھایں چس رس' ٹھا کے پھاکے —— کجھ ڈیہناں بعد ای اچا ٹھیکیدار ٹھیکہ چھوڑ بھج ویندا تے باقی مُد دا ٹھیکہ' گٹکا آ پڑیاں شرطاں تے آ گھندا ——

پچھلے سال دے ٹھیکدار نے سنٹر پ کیتا' آون سیتی نازو دی خوشامد برآمد' ناز نہورے' خرچن پانی —— پر نازو نے یاری نبھائی تاں بھورل ناں —— نتیجہ اوہو جو ہر سال تھیندا ہا —— ایہہ ٹھیکدار وی ہار منن آلا کائینا ہا —— ٹھیکہ تاں چھوڑ گیا پر ویندیاں چتائی گیا کہ پیو دا پتر ہے تاں کچہری اچ نازو راہسی تے یا ول اوُ نبی بخش خان گرگیج

ایہہ تھانے کچہریاں دی عجب جائیں ہن —— جتھ ناواں افسراں دا تے سکہ چلدے اہلکاراں دا —— جتنا نکا اہلکار —— اتنا زیادہ دھوں اندھار —— افسر دے اگوں ہتھو بچو' داڈھنڈورا نہ ہووے تاں اوں شودے کوں جانے کون —— کلہا افسر تاں ٹیشن تے گاڑی دی ٹکٹ نیں گھن سگدا —— لائن لگڑاں پوندے پر

اوندا چڑا اسی اوندے ناں تے بھاویں پورا ڈبہ بک کرا گھنے تے اووی مفتا ـــ
ہیں گالہوں تاں کچہری اچ نازو بگھیلے دی بادشاہی قائم ہئی ـــ افسراں دا کیا
ـــ اوتاں آندے ویندے راہندے ہن۔

اناں ڈیہناں تحصیلداراں دے تبادلے تھئے ـــ نواں تحصیلدار آیا تاں سئی
ـــ پر جیویں بکروال جھڑ آندے ـــ کھمن گاجاں گجکار ـــ لحظے اچ دھوں
اندھار تے گپ ای گپ ـــ تلکڑ ای تلکڑ ـــ ناں اوندے مزاج دی سمجھ
آئی تے نہ طبیعت دی، ناں کہیں نال یاری دوستی ـــ ناں اٹھن باہوݨ ـــ ناں
چسکی دی چس رس، ناں شوق شکار، نرا خشکا ای خشکا

دفتر ٹائم توں ادھا پوݨا گھنٹہ پہلے آ تے بہہ تھیوے ہا ـــ تے ول عشاء دی
بانگ تاں روز دی گالھ ہئی ـــ ریڈر اہلمد انج پریشان ـــ قانگو پٹواریاں دا
چتیا گردان ـــ ترے ساڈھے ترے سومیل پرے دا راہوݨ آلا جوان پاݨی دے
گلاس دا وی سوہاں ناں ـــ ناں سنگتی ناں بیلی ـــ ککڑ بٹیریاں نال خدائی کاوڑ
ـــ دال دا محبتی ـــ املک کنوار بوٹی دی گندل ـــ نرا انگریزی ککڑ، نہ چھاں
ناں چھوہانرا ـــ ناجائز تاں کتھ رہ گیا ـــ جائز کم اچ وی ایں روڑے
پاونڑیں، جیویں ابے دی جائیداد اچوں حصہ ڈیندا پیا ہووے ـــ

پہلے پہلے تاں ربو چشتی جئے پھنے خان گرداوراں نے اکھیں ڈکھایاں، پر جئیں
ویلے مہر جیون خاں تحصیلدار نے کھنیا ای ناں تے ول تحصیل دے پٹواریاں توں
اوندے رویے دے خلاف ہڑتال کرا چھوڑیونیں ـــ

پہلا ڈیہنہ ـــ

ڈوجھا ڈیہنہ ـــ

پہلا ہفتہ ـــ

ڈوجھا ہفتہ ـــ

تے ول مہینہ گزریا —— مہر جیون خاں دا تبادلہ تاں کیا تھیوناں ہا —— او کھسکیا ای ناں —— الٹا مار نہ کٹ' آندر چا گھٹ' چار پنج لیڈر پٹواریاں کوں کھبے سجے تبدیل چا کیتا —— تے ول بکھ ای بکھ —— ہڑتالاں تاں جتھ رہ گیاں سورہ گیاں' پٹ پلوط تے بددعاواں نے وی کجھ نہ کیتا۔

اویں تاں تلویں اتلے سارے' ایہہ عذاب بھگیندے پئے ہن —— پر جند سولی تے نازو بکھیلے دی ہئی —— پھوٹ پھتر یڑاں —— پنچایت کچہریاں تاں جتھ رہ گیاں سورہ گیاں' چاء دی چسکی دا ٹائم نہ ملدا ہا —— کم ہووے نہ ہووے نازو کوں دفتر اچو باہر ونجن دی اجازت ای ناں ہئی —— نازو ای گھٹ تاں ناں ہا —— پھتکیا وی تے پھتکائیس وی —— تلے اُتے گمنام درخواستاں —— کجھ نہ بنڑیا تے پرانے مقدمے بازاں —— حرام دیاں سٹاں کوں بھری عدالت اچ پچی پوا ڈتس' انٹی کرپشن دیاں تفتیشاں —— ڈی سی دے چھاپے —— جیون خاں دا تاں کیا وگڑناں ہا' خود نازو قابو آ گیا ——

اوہو تھیا —— کہ بیٹھے تے ہر کوئی ڈاھڈا ہوندے —— نازو —— صاحب دی پکڑ اچ کیا آیا —— نبی بخش ٹھیکیدار کوں وی بدلہ گھنڑ دا موقع مل گیا۔ کانگ لکھ کے پیش تھی گیا کہ نازو نے صاحب دے ناں تے پنج ہزار چٹی ایں سانگے گھدی ہے جو کم کرا ڈیسی —— پر ناں کم تھے تے ناں چٹی واپس —— مہر جیون خان تحصیلدار کوں اللہ موقع ڈیوے —— او تاں پہلے ای سکدا بیٹھا ہا' فوراً انکوائری شروع تھی گئی' نازو منت ترلا کیا کرناں ہا —— ہتھوں مہاں دے اُٹے وانگوں اکڑیندا گیا —— الٹا تحصیلدار تے بہتان چا لاتس کہ کوڑی درخواست صاحب نے ایں گالہوں ڈوائی ہے کہ اوں چٹی دلال بنڑ توں انکار کیتا ہا۔

نازو کو دن دی گالہہ تے یقین کینے کرناں ہا —— ہتھوں معافی تلافی دا موقع ای ونجا بیٹھا —— چیتا جاتے آیا پر دیر نال —— ڈاڈھا چیکا رڑیا —— منت ترلا

—— پر سر سڑے جیون خان کوں کون قابو کرے —— او وی جڑ تے ٹکر یا —— نبی بخش خان کوں مدعی بنڑا' تھانے تے پرچہ کرا ڈِتس کہ درخواست کنوں رنج تھی تے نازو اوندے اتے قاتلانہ حملہ کیتے —— گالھہ اتھاں وی ناں رکی —— پہلے تاں ہتھکڑی لوا' پیروں سروں ننگے نازو کو پوری کچہری پھرایا گیا —— ول عین بھورل دی کینٹین دے اگوں' ستھن لہا —— موندھا سما —— اولتر پولا تھیا کہ اللہ دی امان —— کتھاں او شان شوکت' کتھاں ایہہ ذلت —— جیں ویلے ادھ مویا تھی گیا تاں گھسیل کے حوالات اچ سٹ ڈِتا گیا۔

ست اٹھ ڈِیہنہ تاں نازو کوں ہوش نہ آیا کہ رات ہے کہ ڈِیہنہ ہے —— ول ہوش آیا وی سہی تاں جی بت دا جھیڑا —— مرن مارتوں بعد نازو' نازو ناں رہیا' بھنے وتاواں دا برتھا بن گیا —— بھنے خانی کتھ راہونی ہئی' سرت سنبھال کوں وی کوئی ناں آیا —— اگوں پچھوں زال بال چھوٹا وڈا تاں پہلے کوئی ناں ہا —— سنگت ساتھ وی لڈ گئی —— یا او لوکیں دیاں ضمانتاں کروینداہا' اج اوندی ضمانت کراون کوئی نہ آیا —— تھانے کچہری دا بادشاہ —— تھانے دی حوالات اچ 'عبرت دا نشان بنڑ تے پیا ہا —— کوئی ناں ہا جو منہ اچ پانی دی پھینگ چا پاوے —— نازو اندروں باہروں ترٹ تے رہ گیا —— کئی پھیری سوچیس کہ ایں ذلت دی زندگی توں چنگا ہے خودکشی کرونجاں —— پر ول ایہہ سوچ تے رہ ویندا کہ زندگی تاں حرام تھئی سو تھئی —— مراں تاں او وی حرام موت

ڈوں مہینے پکے گزر گئے —— نازو تھانے توں جیل آ گیا۔ بت دے زخم تاں چھٹ گئے' پر جیڑھے زخم روح کوں لگے ہن' جیں طرحاں انا پھٹو پھٹ تھئی! او پہلے ڈِیہنہ وانگوں نویں ہن —— رہ رہ کے ڈکھدے ہن —— جوان اندروں ڈِلیج گیا ہا' تریڑاں ہن کہ ودھدیاں ویندیاں ہن پر ایہہ گالھہ عجیب ہئی کہ نازو باہروں ملک چپ ہا —— نہ بولیندا نہ الیندا —— ہک نکر اچ سرسٹی پیا راہندا

—

ہک ڈیہنہ کیا تھیا —— نال آلے حوالاتی کنوں کاغذ پنسل گھن تے ہک رقعہ لکھیس —— مہر جیون خان تحصیلدار دے ناں —— رقعہ کیا ہا' ڈوں لائیناں ہن

حضور! ایں قابل تاں نمیں

پر آ پڑیں قدمیں جا چا ڈیو —— معافی چا ڈیو

تہاڈا ہاہنا —— نازو

جیون خان رقعہ پڑھ تے پھاڑ ڈتا ——

''بھوتنی دا' بھین تڑک' وڈا پھنے خان بنڑدا ہا —— اجن اگوں ڈیکھ کتنیاں ویہاں سو ہوندے۔

کئی ڈیہناں بعد ضلع دا ڈی سی' جیل دے معائینے تے گیا۔ جیون خاں وی نال ہا —— قیدی تے حوالاتی ' کئی لائیناں اچ سرنوائی بیٹھے ہن' تے جئیں ویلے جیون خاں' ڈی سی دے نال' نازو دے اگوں لنگھیا —— نازو پیراں دے وچ زپ تھیا ——

سارے افسر ادھرتج گئے —— نازو کوں چھڑواونڑ دی ڈاھڈی کوشش کیتو نے —— پر ناں اونے پیر چھوڑنے ہن تے نہ چھوڑے' پاگلاں طرحاں ہکو ارداس کیتی ویندا ہا ——

''سئیں معافی چا ڈیو ——

سئیں معافی چا ڈیو ——

سئیں قدماں اچ جا چا ڈیو ——''

جیون خان ایں ساری سچوایشن اچ ایجھا وہلیا کہ جان چھڑواونڑ اوکھی تھی گئی —— ڈی سی صاحب دا حیران پریشان چہرہ ڈیکھ تے ''معافی'' منہ اچوں نکل ای گئی —— تے نازو نے وی پیر چھوڑ ڈتے

بعد اچ چاء اُتے ڈی سی نے معاملہ پچھیا —— جیون خان سب کھول سنڑایا —— پر ڈی سی ویندیاں آکھی گیا ——

''چھوڑ خان —— بہوں تھی گئی ہے۔''

ڈی سی صاحب دا حکم ہا' مقدمہ ای ختم تھی گیا تے نازو نوکری تے بحال وی —— پر ہُݨ ایہہ اُو نازو کائینا ہا ——

جھکی جھونݨ

نہ الا نہ بول

کپڑے دا ہوش' ناں جتی دا

ساہ تاں ہا پر لگدا ناں ہا —— سارا ڈیہنہ جیون خاں دے کمرے دے باہروں سر نوائی بیٹھا راہوے' رات تھیوے تاں اوندے گھر دے در تے گھا آلے پلاٹ اچ کپڑا' وچھا سم پووے —— ساری کچہری اچ ٹھٹے مخول دا نشانہ ہا تاں ہکو —— نازو ہکھیلا —— نبی بخش نے بھورل گٹکے دی چھٹی کرا ڈتی —— کینٹین اوندے ملازم چلیندے اتے او موہڑے اتے بہہ تے آندے ویندے دی ٹوہ لائی رکھیندا ——

نازو جڈن دا جیلوں آیا —— نبی بخش اوندے تے خاص مہربانی کریندا —— آندے ویندے بول بچن —— ڈٹا کھنگورا —— نازو دی چپ نے اوکوں ایہہ حوصلہ وی ڈے ڈتا کہ لنگھدے ٹپدے اوندی ماں بھیݨ وی پُݨ چھڑیندا —— پر نازو ناں بولنا ہا تے ناں بولیا۔

پہلے پہلے تاں جیون خان وی پھوکیا تو کیا رہ گیا —— کُتیاں طرحاں سلوک کریندا تے جئیں ویلے ڈٹھس کہ ایہہ او نازو نئیں —— ایہہ تاں ناں مویاں اچوں ہے تے ناں جیندیاں اچوں تاں سوچیس ہُݨ ایندے نال کیا بھڑناں ——

ہولے ہولے بول الا شروع تھیا —— چھوٹے موٹے دفتری کم کارُ ——

گھر دا سودا سود —— ناز و عرضوں بند —— ہر جا پورا —— ڈیہنہ دا ہوش ناں رات دا —— ناں تھکیڑاناں بہانہ —— ہن تاں جیون خان ای سوچن لگ گیا کہ اونے کیتا کیا!

جیون خان —— جیوں گھر دے باہروں کراڑ اہا —— اوکنوں ودھ گھر دے اندر، بال بچہ تاں کوئی ہاناں، ہکو دم زال دا جو گزران کیتی آندی ہئی —— گزران ای کیا —— کھودے ڈاند وانگ سویر تھئی تاں کم اچ جت گئی، رات تھئی تاں بسترے تے ڈھ پئی —— جیون خاں تاں سویرا گھروں نکلدا تے ادھ راتیں تھکیا ترٹیا گھر آ وڑدا —— ڈینہہ چنگا گزرے بھانویں مندا، اونے پھوکیا تو کیا گھر آونا، ڈوں چار تھاں تھپے تلے اتے کھڑکن دڑکن —— میز کرسی کھلیج، اگوں پچھوں —— کھڑے دا کوکارا ڑا تے جئیں ویلے نصیب خاتون چنگی طرحاں جاگ پووے ہا، جیون خان گھرڑی مارسم پوندا

شروع شروع اچ تاں نصیب خاتون ڈاڈھی زچ تھیندی —— پر کیا کر سگدی۔ اپنے آپ کوں کھاندی راہندی تے دل ہولے ڈاھڈے ایندی ہیلکی تھیندی گئی —— شادی دے بعد سال ڈیڈھ سال تک بال بچے دی سک تاں ہئی —— پر ہبلا سا ناں ہا —— ایں مہینے ناں تاں اگلے مہینے —— پر اوں توں بعد تاں با قاعدہ پچھ پرتیت تھیون لگ پئی —— آخر چار چھی مہینے بعد پیکیاں سوہرے ونجڑاں پوندا —— جتنے مونہہ، اتنیاں گالہیں ——

جیون خان کوں تاں ناں فکر نہ فاقہ —— نصیب خاتون ہئی کہ تن مریندی —— کھتاؤں تعویز پھل —— ٹونا ٹوٹکہ —— گولی پھکی —— گذردے گذردے ویہہ سال گزر گئے، نصیب خاتون وی صبر دا کاوڑا گھٹ بھر چھوڑیا —— پر ایں کوڑا ہٹ نے اوندے بت تے نظر نہ آون آلی کنڈیر جما ڈتی —— تھواے ای تھواے —— شیخاں ای شیخاں —— جیون خاں تاں کاوڑا کریلا با سو با نصیب

خاتون اوندا وی نِڑ بن گئی ـــــ سکے سوہرے، ہک ادھ دفعہ بے عزتی کرا، آؤن چھوڑ گئے ـــــ ہمسائے کہیں نال بنی ہوئی ناں تے ہکو ماسی پھاپھو رہ گئی، سارا ڈیہنہ جھاڑ جھمپڑ ـــــ تھاں پوہاری انج ـــــ سارا سارا ڈیہنہ نہ خود ہاہندی تے نہ اوکوں ہاہون ڈیندی ـــــ تے کرنا خدا دا ایں آفت دے منہ اچ نازو ای آ پیا ـــــ ساہ تاں پہلے جیون خان پی گھدا، ہن کھلڑی نصیب خاتون لہائی رکھیندی ـــــ پر اوں جوان نے وی اف نہ کیتی۔

ھک ڈیہنہ سویرے سویرے کیا تھیا ـــــ نازو منجھ ڈدھی، کھیر دی ولٹوئی چاتی آندا ہا، تھڈا جو لگیا منہ دے بھرنے پکے فرش تے ڈٹھا ـــــ کھیر وی لڑھیا تے سامنا ڈند ترٹ کرائیں سنگ اچ ونج پیا ـــــ نصیب خاتون نہ ہک ڈٹھا نہ بیا ـــــ پہلے تاں جتی لہا زیوزپ، ول ہتھ اچ ڈنڈکوری کیا آئیس، نازو سر کنوں پیراں تئیں نیلو نیل تھی گیا ـــــ ڈنڈکوری ترٹ گئی، نازو بے ہوش تے نصیب خاتون جئی چوبکی زال، کھڑے تے ڈوڑی تھی ساکن بہہ گئی ماسی پھوپھو کوں پتہ نہیں کیا تھیا ـــــ اونے زور دا کوکارا ڑا گھت ڈتا ـــــ اوندی جان نازو ہن دماں دا مہمان ہا ـــــ جیون خان تحصیلدار باہروں جیپ اچ بہہ کے دفتر ڈو روانہ تھیندا پیا ہا کہ گھر اچ تھیوݨ آلی دھاڑ دھاڑ سن تے ولدا ول آیا ـــــ وہلیا ہویا تاں پہلے ہا ـــــ گھر دے دلان دا نقشہ ڈیکھ تے اصلوں بے حوصلہ تھی گیا۔ سونے تے سہاگہ ماسی، پھاپھو دیاں کوکاں کہ بی بی ہوریں نازو کو جانوں مار چھوڑے

جیون خاں نازو دی نبض چلدی ڈٹھی تاں ساہ اچ ساہ آیا ـــــ ہک دھڑکا پھاپھو کوں ہکلینس ـــــ اوندیاں کوکاں اٹھر تیج گیاں ـــــ تے ول نصیب خاتوں ڈو رخ چاکیتس، ہک ہتھ اچ گُت کیا آئی پچھوں ڈو چھک ڈے، گردن چیل توڑیں نوا چھوڑی تے ول نصیب خاتون آلا جن اوندے بُت اچ آ گیا ـــــ ناں ڈٹھس مردی ہے کہ بچدی ـــــ کُٹ کُٹ سُجا چھوڑیس ـــــ ''چخے'' اوتری

رن خود ای پھاسی چڑھسی تے میکوں ای خوار کریسی''

جیون خاں تاں لکھے بعد دفتر چلیا گیا —— مسئلہ ماسی پھوپھو واسطے کہ بی بی کوں سنبھالے یا نازو کوں —— نازو تاں ول ای اف نہ کیتی پر نصیب خاتون واسطے ایہہ سبھ کجھ خلاف توقع ہا —— بُڈ مرن دی گالھ ہئی کہ او پئے جینے سارے زندگی انگل کھڑی ناں کیتی —— اج ہک نوکر پچھوں —— مرن مارتاں ڈِتس سو ڈِتس، اوتری ہوون دا طعنہ ای ڈے گیا ——

ترے چار مہینے گزر گئے —— نصیب خاتون ہوں ڈیہنہ دی کھٹ جا ملی —— تر تر کندھاں کوں ڈیکھے تے ہنجو آپنے آپ گلھاں توں واہندے راہون —— ہڈاں دی سوج تاں ہلدی دی ٹکور نال ٹھیک تھی گئی پر دل دی چوبھ دا، نہ دارو نہ علاج —— جینے پھمبا رکھڑاں ہا، اوکوں دھیلے دی وی پرواہ ناں کہ رن جیسی یا مری

ماسی پھاپھو سنجھ سجھائیں آویندی —— نازو اوں کنوں پہلے منجھیں کیتے کھل گود کیتی کھڑا ہوندا تے ولدے نویں ڈیہنہ دی روٹین شروع تھی ونجے ہا —— پر آج تاں باہر دی گھنٹی ڈیندے ڈیندے، چنگا بھلا ڈیہنہ چڑھ آیا، وڈا در کھلنا ہا تے ناں کھلیا —— منجھیں دی اندروں باں باں لائی کھڑیاں ہن —— ظاہر ہئی کہ بکھیاں ہن —— ماسی دی سمجھ ای گنگ تھی گئی کہ گھر دے گئے تاں کڈے گئے ——

جیئں ویلے کجھ نہ نبڑیا تاں پریشان تھی کچہری ڈو بھجی —— چوکیدار سڈ آئی —— اونے تن ماریا پر کوئی جواب ناں —— ماسی دا دل ڈُبن لگ گیا ——

تلے بہہ رووݨ لگ پئی ——

چوکیدار انج ادھریجا ہویا کہ در ای اندروں بند ہے —— گھر دے گئے تاں گئے کڈے —— او ولدا کچہری بھجیا ——

نائب تحصیلدار' گردوار' قانگو' اتے وڈے تھانیدار سمیت سارے چھوٹے
وڈے افسر حیران پریشان تحصیلدار دے گھر آ پہنچے —— ڈوں سپاہی وڑا —— وڈا
گیٹ کھلوایا گیا —— پورا گھر بھاں بھاں کریندا پیا ہا ——
دلان کنوں برامدے' برامدے کنوں وڈے کمرے تے وڈے کمرے اچ جے
ہوئے خون دی لکیر —— سمڑ آلے کمرے دے در کنوں نکل تے اَدھ توڑیں
آ تے رک گئی ہئی ——

ایہہ دروازہ اندروں بند ہا ——
لہذا تروڑیا گیا۔
اندر بسترے اتے ہک لاش پئی ہئی —— تحصیلدار جیون خاں دی —— جیہے
ہتھ اچ لٹکیا ہویا پستول تے سر دے سجے پاسوں ای گولی دا سوراخ 'صاف
ڈسیندے پئے ہن کہ جوان خودکشی کیتی ہے ——
رڑ دی کوکدی ماسی پھاپھو پورا گھر پٹ ماریا
نہ ناز ولدھا تے نہ نصیب خاتون

○

(2000ء)

ݙکھا دم سبھائی دا

''کھلا تے کھلا آئی لغور آ ——''

نانے ہوریں دی کاوڑ' پوڑی پوڑی اُتے چڑھدی پئی ہئی —— پر نذیرا حقے دا پُھل بھن تے وی ݙنڈ پٹی کھڑا ہا

''سنجی شئے تے ویہڑے دی وشوں —— شرم نسی آندی بے مرشد کوں زیان کرتے وی ݙنڈ پٹیندے''

ایہہ سُن تے نذیرے نے منہ تاں پورا جھپیڑ یا پر کھل ول ای نکل گئی

''بھک چا تے مریساں کاوَدن کوں'' ——

کاوڑ ہک پوڑی پئی اتے چڑھی تے نانا اللہ ڈوایا' کھٹ اتوں تلے جھاتی پاتے ݙنڈ کوری گولن کیا لگیا کہ سنوار کنوں' کنڈ دے بھرنے پٹھا دھڑیں آ تھیا

—— کوکا رارا کیا کرنا ہا' چیل پکڑ کراہیں کھٹ دی پاٹی کوں وٹھیندا اٹھی کھڑا تھیا

—— نذیرا نچکے مریندا بھجدا آیا تے نانے اللہ ڈوائے دے کپڑے چھنڈ کن لگ پیا——

''دفع تھی گھوٹوں آ——''

''ناناسئیں——'' نذیرا لاڈ کریندا' نانے کو ولڑھ گیا

''دفع تھی چندری دا——بھیڑ دا ناوَل''——

نذیرے نے نچلدے ہویاں نانے ہوریں کوں کنڈ پچھوں چھک تے بھاکل پا گھدا

''ووئے چھوڑ میکوں——بھُر جل پلیط آ''

نذیرے ناں کھلن چھوڑیا تے نہ نانے کوں

''ووئے چھوڑ یزید پلیط' کانے شمر آ''—— نانے ہوریں دی کاوڑ چھیکوی پوڑی آ چڑھی

نذیرے نے وی نانے کو مناون دا آخری دا لاتا—— ولڑھے ولڑھے' کچھ تلے کتکالیاں کیا کڈھیونس—— نانے ہوریں دی کھل نکل گئی

''وات وچ ڈوائیں گاواء بڈ——'' نانے ہوریں آپڑیاں مخصوص پیار آلا مندا کڈھیا تے کھٹ تے ولدا بہہ تھیا—— نذیرا بچے پاسوں آتے نانے دے مونڈھے گھٹن کھڑ گیا

''ونج ناں ہن—— سدھی ریت نال—— گاموں کمبھار کول' حقے دا پھل گھن آ—— تے بکھا تے چا آ''

نذیرا—— گوٹھ ماری کھڑا رہ گیا

''ووئے ویندیں کہ لاواں بجوں''—— نانے ہوریں پرے کنوں ہاتھ دا اشارہ کیتا نذیرا نچکے مریندا درتوں باہر نکل گیا

نانے ہوریں وی سکھ دا ساہ گھدا —— بجی بُنڈھڑی چاتی تے فل والیم نال رتج سرکائی ——

ونج شوم دی ارواح

کھاوے پیوے

نران کرے

نانے اللہ ڈوائے دی عمر ہوسی ایہو کوئی ستر بہتر سال —— مدھرا قد' گورا رنگ' چوڑا متھا' کھڑا نک' بت کسرتی' لمبے چُونڑیں' گل اچ کنٹھے تے کُلاب' ڈوہائیں ہتھاں دیاں انگلیں اچ سچے تھیوے —— ویڑیاں اچ چاندی دے کڑے' جناں تے پنجتن پاک دے ناں لکھے ہوئے —— گل اچ لمبا چولا' منجھ دھوتی تے پیراں اچ کناں چھیکویں جتی ——

بالاں نال بال

جواناں نال جوان

تے ملنگاں نال ملنگ ——

ساری عمر الف کوں کلی ناں پڑھی پر قرآن پاک دیاں خاص خاص سورتاں حافظاں طرحاں حفظ —— فجر دی نمازتوں بعد سورہ یٰسین دی تلاوت ایں طرحاں کرنی کہ بندے تاں بندے' ماڑی دیاں کندھیں وی جاگ پوندیاں —— سر درد دی صلوات رکھڑیں تے درد بھاویں جیہو جا قہری ہووے' سکینڈاں وچ غائب —— تپ چڑھے' ناگ وٹھوآں چک پاوے تاں مندرناں پڑھیجے ہا

مندرناں مردان شاہ علی

شاہ علی کی ضرب' ذرا زور سے لگا

غائب بات پر سوار ہوئے آپ شہنشاہ......

ہر بیماری کو دفع کرو' پڑھو درود مصطفیٰؐ

اللہ ڈوایا خاں' ذات دا مغل پٹھان ہا —— پر یار دوست پیار نال' اللہ ڈوایا خاں موغلی سڈیندے —— جوانی اچ قصہ گوئی دا شوق تھیا تے ول کوئی اجھی منظوم لوک داستان یا قصہ ناں ہا جیڑھا زبانی یاد نہ ہووے —— ' مومل مہندرے' کنوں لا کراہیں' سسی پنوں' ہیر رانجھا'

ہک ہک قصہ —— کئی کئی راتیں چلے ہا

ویڑے پاڑے آوائے پوائے دے نینگر' نینگریں رات کوں کٹھے تھی باہون ہا تے قصے دی فرمائش تے پہلے تاں جوان ہٹو اوے ہا تے ول بالیں دا شوق ڈیکھ کے آکھے ہا

''اچھا تے بھئی ول قصہ سنڑ سو مومل مہندرے والا''

کوئی چا کرے 'ہاں'

''ہاں بکری دا کھا'' —— نانا کوڑ تیج تے اُٹک پووے ہا

''اچھا اچھا —— جی جی ——' ہال مناون کیتے زور دا جی جی کریندے' نانا مینج پوندا

جیویں جی نال
مانی کھاویں کھنڈ تے کھیر نال
دشمن مرنیں ہاں دی پیڑ نال''
تے ول قصہ شروع تھیوے ہا
''واہ —— واہ ہے
اللہ بادشاہ ہے
الا پچی دانڑیاں دی فوج ہے
بی بی جلیبی ہے
مکوڑا ملاح ہے'

جے چڑھ پئوں تاں ایہا صلاح ہے
کو یلی ُستی سیج تے نومنڑ کجل پا
اتوں ڈٹھا ہاتھی —— کیہڑا اے مویا لونگ کریندا''
''جگو دے ڈوہڑے پُٹھے پُٹھے ——
مہیاں اُتے چھپروٹھے
بھوکن چور تے نسن کتے
قصہ سنٹر دے سنٹر دے —— پال گھلاں کھاون لگ پوون ہا تاں قصہ آندی رات توڑیں بس
—— تے ول کئی راتیں دے بعد قصہ مُکے ہا
''قصہ گیا جھر کوں —— اساں ول آوَسے گھر کوں''

نانا اللہ ڈوایا —— بھنگ دا ڈاھڈا محبتی ہا —— دیگر ویلا تھیوے ہا تے نانا تیاری شروع کر ڈیوے ہا —— چونڈھی بھنگ دی کسکاس دے نال مٹی دے کورے ٹھوٹھے اچ بُیا تے کندھ دی ویندی چھاں تھلے رکھیجے ہا —— تے ول مغرب کنوں اَدھا پونا گھنٹہ پہلے باقاعدہ رگڑائی شروع تھیوے ہا —— پکی مٹی دی دری ڈوہائیں پیراں اچ پھسا تے جوان پکے فرش تے پڑچھا وچھا تے بنھ باہوے ہا —— بُسی رکھی بھنگ' کسکاس تے بدام گھوٹ کراہیں —— لغدا بنڑا تے کپڑے دے ساوے نال کپڑ چھان کرے ہا ——

کپڑ چھان واسطے ہک بندے دی لوڑھ پوندی —— کوئی ناں کوئی پال ہتھ آ ای ویندا جیہڑا ساوے دیاں ڈوں کنیاں آ پڑیں ڈو چھک باہوے ہا تے ڈوجھے پاسوں' ڈوہائیں کنیاں نال رلا' اللہ ڈوائے خاں گھوٹی ہوئی ٹھڈائی دا لغدا ساوے اچ سٹ کرائیں پانی پا' پا چھانڑیں ہا تے سجے ہتھ دی مُٹھ نال لغدے کوں زور زور دا مندھ آ کھے ہا

''او —— نچ نچاݨ
قبر جھلی ناں غستان
تھی مریں حیران
پیرا فقیر دا غیرتی ——
ڈھگی رہی ناں ویڑھکی''

ٹھڈائی چھڑ یج ونجے ہا تے باقی دا پھوگ' جیڑھا جوگا' سٹیند اں' نانا چھک تے کندھی تے مارے ہا —— جوگا ایویں چمبڑ ویندا جیویں پکی کندھ تے گوہا —— چھانی ہوئی ٹھڈائی دے ڈوں وڈے منگر بنڑدے —— پہلا' منگر بھرتے نانا ول نعرے لیندا

او —— پیوں کھاؤں
تھک ہے اوں بھاڑی کوں —— جیکوں نہ بھاؤں''

کوئی قضاواں ڈیہنہ ہوندا' جڈاں ویڑے پاڑے دا کوئی محبتی —— نانے دی ٹھڈائی دے سر نہ آ تھیندا —— سینگے سنگتی تاش کھیڈݨ دے بہانے ویلے سر آ با ہندے تے ول ٹھنگوڑ لا کے ای ٹردے —— چھوہر چھنکر وی سر کدے سر کدے نیڑے آ تھیندے

——'' ناناسئیں نہائیں اچ گرمی تھئی کھڑی ہے —— ذرا ساوی ہوسی ——
''ونج کاکا —— قلمی شورا جھیر'' ——

''ناناسئیں! —— چھوہر منہ چابنڑا اوے ہا' نانا کھل پوندا' ٹھڈائی اچ منگر پانی دا رلا کنگا کرتے ٹھوٹھا چھوہر کوں ڈے چھوڑیندا اں —— کہیں کہیں ویلے کوئی زنانی فرمائش ای آ ویندی۔

''ناناسئیں —— ڈکھو ترا تھیا کھڑے —— تریڑا تریڑا ڈ ھاندے —— درد کنوں جند نکل ویندی ہے'' ——

منگ وات پوری کرن سانگے نانا کنگے کوں پیا کنگا کر چھوڑے ہا

میں تاں جڈݨ دا ہوش سنبھالیا —— نانے کوں کھٹڑے تے ستا گھٹ ای ڈٹھا، جیڑھی تھوڑی بہتی نندر کرے ہا —— کھٹڑے تے بیٹھے بیٹھے —— کلام پاک، مولود شریف، منقبت، کافیاں، لوک داستاناں دے بند، اتے ڈوہڑے جو منہ آندا —— نانا آ مرادا پڑھے آ بیٹھا —— تے ول پڑھدیاں پڑھدیاں گھل جو آندی تے سر پاٹی نال دڑیں ونج تھیندا —— نانا چھرکی بھرتے اٹھی باہندا تے وردزبان جو ہوندا —— ولدا شروع تھی ویندا

اللہ ڈوائے خان —— ختم پڑھے تے مویاں دی ارواح بخشے بغیر ٹکر مانی کو ہتھ ناں لیندا —— نہ کوئی بکھ بکھ تے نہ ہبلا سا —— بھاجی دی منگری، روٹیاں دی چھبی تے پانی دا گلاس سامنے دھر کراہیں ختم پڑھن شروع کرے ہا تا پیر پیغمبراں کنوں تھیندے تھیندے وڈ وڈکیاں دا ناں گنوں دے —— چوتھی چُنڈ دے تازے موئے ہمسائے دی ارواح بخشݨ توڑیں بھاجی روٹی، ٹھرتے بے سوادی تھی ویندی ——

اماں آ کھے ہا

"چاچا —— جلدی کر میں تاں سارے گھر دے تھاں ای دھو گھدن تے توں ہالی پہلا گراں وی نیں بھنیا" ——

ایہہ سݨ تے ساڈے اچوں وی کوئی سرتھی ویندا

"نانا —— اجائی پڑھدے وے —— بھلا موئے وی کوئی شے کھا پی سکدن"

جیچو انج پچھو اوے ہا ——

"ہک منگری بھاجی تے ہک موٹا بھمن تے ختم ڈیندے وے پنج سو پنتالی بندیاں دا —— کیوں مریندے وے بکھا شودیاں کوسڈ سڈ تے"

''شابس ہیوے پتر —— آفرین ہیوے —— شمیم مائی —— سنتری گالہہ پتر دی —— میں مر گئیم تاں میڈا ختم کہیں نیں ڈیونڑاں -—— میکوں مریسو بکھا تر سا'' ——

نانا کھلے ای ہا' گالہہ وی کرے ہا تے ہنجوای وہاوے آ بیٹھا

نانا' کیا ہا —— جگ نانا ہا' نکا جیا ہا تے ما پیو لڈ گئے —— باقی بچی تاں بھینڑ مائی لاڈاں —— بچپنا کیا ڈٹھا —— کہیں دالتڑ کہیں دا پولا —— آپڑیاں کو بیغانہ تے بیغانیاں کو ویری بنڑدا اوں ویلے ڈٹھا' جئیں ویلے بال —— کھیڈ نڑیں ڈھید ے ودے ہوندن —— جوانی وی چڑھی —— پر لوکاں دے در تے مفتا کماونڑ کیتے ——

ہا ہنڑ فرق پیا ہا' پہلے لوک کُوڑھی اکھ نال کم کروین دے ہن تے ہن لپٹ لاتے —— جوان ایہہ سمجھے ہا —— کہ میں سواں گھبرو ای کوئی نیں —— ویڑھے پاڑے' —— حق ہمسائے' —— جانڑوں سنجاڑوں تے برادری شریکے دیاں نینگریں وی ڈاڈھیاں اگوں پچھوں تھیون ہا —— کئی کارے تے کئی لارے —— پر ہر کوئی مطلب تئیں —— رشتہ کون ڈیندا چھوہرے ندھورے کوں' نہ جوان کول وٹہ تے نہ ٹکا ——

اناں ڈیہناں کیا تھیا —— اللہ ڈوائے خان دا سنگتی غلام رسول خان اچا چیت مکلا گیا' ہک دھی شمیم مائی تے بیوہ نور بخت دے آکھنڑ کوں تاں ڈیر ای ڈھگ تے سوہرے ساورے دی —— پر سارے غرنڑ غپ —— اکھ ہر کہیں دی غلام رسول خاں دے مکان اتے دوکان تے —— مکان دوکان دے ڈالے پھالے کیا تھئے —— ساریاں محبتاں' ہرڑ ہوا —— پہلے کھکھے للے' ول دھکے دھوڑے —— آلڑاں نکانہ ای نہ رہیا —— روٹی مانی کون پچھدا

ایں حالت وچ —— کوئی پکریا تاں اللہ ڈوائے خاں —— مائی نور بخت

نال حق ای کیتا —— تے شمیم مائی دے سر تے پیو دی چھاں اڈ تے دنیا دے اگوں کندھ بݨ تے کھڑ گیا —— شریکاں دا ہاں نہ ٹھریا تاں میہڑ یاں دی گھانڑیں کوں پٹھا ولاواں چاڑتونیں

''چنگا بھلا سوہݨا سوڈھا نیگرہا —— مت ماری گئی ہس جو آپ کنوں وڈی رن ذال ناں نکاح چا کیتس''

سنگت ساتھ اج ٹوکاں مارے

''اللہ سئیں آ ذال ڈے —— بالاں بچیاں نال ڈے''

وڈ وڈوکاں —— مائی لاڈاں کوں وی چھوٹا بھرا یاد آ گیا

''ہائے ڑی —— میڈا تاں ہاں پھٹدے ڈیکھ تے —— ماجیڈی نال پرنیج پے —— نہ سہرے نہ نغارے —— شرنا وجی تے ناں بنڑا میڈا کھارے چڑھیا ——''

اللہ ڈوائے خاں نے سݨی ان سݨی کر ڈتی —— سال تے سال گزردا گیا' وائی گوڑھے تاں کئی تھئے' پر ناں بال تھیا نہ بچہ —— جتنے منہ —— اُتنیاں گالھیں' اِتھوں تھوائے' اُتھوں گندوہے۔ ہنڈی ہنڈائی دا کیا ہنڈراں تے رن ذال دا کیا جمݨا''

مائی لاڈاں —— ولدی سر آ تھئی

''بختاں آلا —— مُن گھن —— ڈاھڈی چنگی چھوہرا اے —— املک کولی ریشم —— بڈاں دی ہولی' کھلݨ سوڈھی —— ست پُتر تیں تھیسی آ''

اللہ ڈوائے خان بھیݨ دی گالھ سنی —— مائی نور بخت دے بوچھݨ دا پلو پکڑیا اتے اپنی پگ دے پاند نال رلا تے چیڑھی گنڈھ ڈے چھوڑئیس۔

واگھلی تے ویلا گھلیا —— اللہ ڈوائے خاں شمیم مائی دے بالاں دا نانا کیا بنڑیا —— جگ نانا بݨ گیا —— پر ہک چھوٹا جیا —— چھوہرا ندھورا بال اوندے

اندر کھتائیں لکیا بیٹھا ہا۔ میلا بن لمبا چولا —— منجھوں ننگا پیروں ننگا —— کھلے پولے اتے دھڑ کے دھبا چیاں دا مندھیا ہویا —— ڈریا ہویا وسمیا ہویا' ساہ جھٹ تے اوندے اندروں جھات پیندا —— کہیں کھلدے ہسدے بال کوں ڈیدھا تاں ہک لکھے کیتے بال بن ویندا

''گھب گھب مٹی اے

چھاتیڈی کھٹی اے

سونے دانہیلا

مکھن تیڈا پیلا''

بچپن دی محرومی کوں تھوڑا قرار ملدا —— پر اوندے اندر دے بال دی سک تاں لہندی' بالاں کوں کول بلہا' خود سوال اتے خود جواب بݨ ویندا

''توں کون

میں دول مدولا (گول مگولا)

کھانداں کیا ہیں

گھیودا ڈولا

ذال کھتاں ہے!

پیکیاں

گھدݨ کیوں نیں ویندا

کھلے مریندی ہے

توں کیوں نیں مریندا!

میڈے ہاں دی بوٹی ہے''

ایہہ آکھ تے دل خود ای بالاں نال رل تے تاڑیاں وجاوݨ لگ پوندا ——

○

کوثر تھوڑی وڈی تھئی تے تھال اچ بچے ہوئے اٹے کو چا کراہیں' ادھ وسے چلہے تے کھیڈ ئنی پکاون آ یا ہندی —— اللہ ڈوائے خان وی' حقے دا پھُل چا کراہیں' چمٹے نال چلہے اچوں کانڈے انگارے گولن کیتے آندا تاں انگارے کیا' سُوا وی نہ لبھدی ——

''واہ بی بی سیانی
پکے ردھے اچ گھتے پانی''

''آ کھاں —— آ کھاں ول شمیم مائی کوں —— دھی بھا نال کھیڈ دی بیٹھی ہے'' ——

اتے کوثر ہک لحظے اچ' سب چھوڑ چھاڑ —— کھٹ تے چھنو مار کے سم پوندی کہ اماں سمجھے کہ سُتی پئی ہے۔

○

جیچو کوں سویرے دیر نال اٹھن دی عادت ہئی —— بجھ کھتاں دا کتھ آ ونجے پر جوان ہا کہ پاسا نہ پھُر کے ——

''اٹھی اوئے ابرار حسین بھونڈ'' —— لالہ اقبال سویرے سویرے ایڈوں اُڈوں لنگھدے ٹپدے جیچوں کو بلوائی ویندے —— پر کجھ ناں —— اللہ ڈوائے خان وی ڈاڈھا اوکھا —— ''اٹھدیں کہ چڑھاواں جوان'' ——

اِڈوں اُڈوں سجے ہتھ دیاں انگلیں کوں ٹُردا جوان بنڑا تے تے کتکالیاں وی کڈھے ہا —— تے جیچو خاں اُٹھے ہا —— ہک ڈیہنہ جیچو کوں کول بلہا سمجھایا ——

''جیڑھا پال بجھ ابھرے ستیا پیا راہوے —— پتہ ہے شیطان اوندے نال کیا کریندے''

''کیا کریندے!'' جیچو پچھیا

''شیطان اوندی —''

باقی فقرہ پورا کرݨ دی نوبت ای ناں آئی، جیچو — اٹھی تے اتجھا بھجیا کہ ول بجھ ابھرے سدا، کہیں نہ ڈٹھا

○

چس ہوں ویلے آندی جڈاں اللہ ڈوائے خاں تے مائی نور بخت اچ لڑائی تھی ونجے ہا —

''پنج سو پتالی دفعہ آکھم، میڈیاں چیزاں کو ہتھ نہ لاتا کرتے ول وی سب کجھ اُتے تلے کر ڈیندی ہے۔''

''کہیہ نیں پیا لبھدا'' — مائی نور بخت آپݨی زبان اچ پچھے ہا

''تیڈا سر''!

بس ایندے بعد — الا بول بند —

کجھ دیر بعد اللہ ڈوائے خاں آمُرادا کھلدا مائی نور بخت دے آسوں پاسوں آنٹے بھریندا شمیم مائی کول آباہندا — مائی، پاسا ولا، لمبا گھنڈ کڈھ تے رسی بیٹھی راہوے ہا

''شمیم مائی تیکوں موچی آلا قصہ یاد ہے ناں'' —

''چاچا کیہڑا''

''جیندی ذال رُس گئی ہئی''

''کو — میکوں تاں یاد کائنی'' — شمیم مائی چاݨ بجھ تے مُکر ونجے ہا

''اوہا — جیندی ذال رس گئی — الا بول بند — تے موچی کوں ناں آرلبھے ناں رہی — تے ذال کنوں پچھے تاں کیویں پچھے''

''بھلا کیویں''

موچی اپنے آپ کنوں پچھیا

''آر تے رمی کا تھے!''

ذال رہ نہ سگی' بولی

''کلھوٹھی اُتے لاتھے —— بلا تاں میڈی آکھے''

ایہہ سنڑنا ہوندا —— مائی نور بخت کھل پوندی' آہدی

''شمیم —— پچھ خاں' کہیہ نیں پیا لبھدا''

''میڈا سر'' —— اللہ ڈوائے خاں —— جواب کیا ڈیندا' چجوا وے باتے مسئلہ ولدا شروع تھی ویندا' پر اوجھی لڑائی آلا ناں —— کیوں جو ہنڑ —— ڈاھڈی مائی نور بخت ہوندی

○

چوتھی چنڑ دے محلے' سرور شاہ دے تنویر احمد' تنویر سحر بن تے شاعری شروع کیتی —— شعر سنڑاون کوں' کوئی ناں لبھیا تے آن بیٹھا اللہ ڈوائے خاں کول ——

''آ بھئی مُنی خاں! کیا حال ہے —— اُچھک ہیں —— اتے بلاںٔی دے یار دا کیا حال ہئی''

تنویر دا منہ شرم کنوں رتا لال تھی گیا —— ول ای حوصلہ کرتے بولیا

''نانا کجھ شعر لکھن'' ——

''واہ بھئی واہ —— جوان نے شعر لکھن''

تنویر نے شعر سناونڑ شروع کیتے —— پہلے تاں اللہ ڈوائے خاں اکھیں بند کراہیں سنڑ دا رہ گیا —— ''واہ واہ —— واہ واہ'' یکدم پتہ نیں کیا تھیا —— جوان بالکل ای اُٹک گیا ——

''ووئے شعر لکھے نیں کہ گھا کپی —— نرے گوہے تھپ رکھے نیں —— ہائیں ووئے توں شاعری کوں سمجھیا کیا ہوئے''

اوڈیہنہ' اج داڈیہنہ' ول تنویر نانے کوں شعر سڑیندا نظر نہ آیا۔

○

عجیب بندہ ہا —— اللہ ڈوائے خان موغلی —— پالاں دا کھڈاونا —— عنگریں دا سنگتی' چھوریں چھٹکریں دا محرم راز —— ادھ کھڑیں نال راز نیاز —— کھتائیں گوہیں دی بھا' کشتہ شنگرف دا' کنی افیم دی' سوٹا سبزے دا'
عرس قلندر شہباز دا ہووے یا میلہ عینڑ پیر دا —— سفر لاھود دا ہووے یا پندھ سخی سرور دا' جوان ہر جا تیار —— صوفیاں دا محبتی' تن من واری —— ملا نال خدائی ویر
—— نماز نیتی —— قضاناں کیتی' روزہ ہاڑ دا ہووے کہ پوہ' کڈھائیں چکیا ناں —— اکھ نیں جو کھلی' کجھ کھادے بھاویں نیں کھادا —— روزہ اٹھ پہرا تھے گے تاں کیا تھیا —— ملہنڑ بھاویں ڈاہ کوہ تے ہے' پرواہ کائینی' پیراں ٹرپے ہئیں' پج چلسوں
ہتھ ڈیکھن دا بادشاہ —— وینی پکڑے تاں چھڑواوے کون —— مجھے بھاویں رن دی ہووے یا جوان دی —— آڈھن پاہوے تاں درد ہرڑ ہوا —— کھلدیاں نال کھلدا تے روندیاں نال روندا بیٹھے ——
جوں جوں بڈھیپا نسر تھیا —— روونڑ نال وپار ودھدا ای گیا —— کھتاں ایہہ کہ بلپن دیاں مرنڑ ماراں تے ہنجھ ناں واہندی ہئی —— ہن ایہہ کہ کلہا بیٹھے تاں ڈاڑھی ہنجواں نال تر بتر ——
نانا —— کیوں روندا بیٹھیں!
نانا ڈسکیاں چڑھ ونجے ہا ——
"جیویں سئیں' چٹے ڈاڑھے آلا تھیویں —— بچیاں دے شہر تھیونی —— لڈ گئی سنگت یاد آویندی ہے' کیا زمانہ ہا دولہے سئیں (نواب بہاولپور) دا ——

جھوکا وسدیاں ہن —— گاڈر جواناں دی پریڈ تھئی —— لام ڈوویندے پے ہن —— بینڈ وجدا پیا ہا

کھڑی ڈیندی آں سنہڑے اناں لوکاں کوں
اللہ آن وساوے ساڈیاں جھوکاں کوں

پر کوئی ولیا —— کوئی ولیا ای ناں —— دولہا سئیں ای لڈ گیا —— لکھ مرے، لکھ پال نہ مرے

○

سیالے دی سویر دا کنٹراواں ہووے یا ہاڑ دی ڈوہپار دی اَکرس —— لُوری گھلے یا لکھ —— اللہ ڈوائے خان، ڈیہنہ دے کہیں ناں کہیں پہر —— اچا چیت گم تھی ویندا،

اڈے گول اڈے گول —— تے جے لبھے آں تاں کہیں وی اوٹ اچ اوڈھر بیٹھا، پروتھے ٹکر چا، جھبی اچ نکے نکے بھورے کریندا بیٹھے —— چڑیاں، لالیاں، کاں، درکھان پکھی، گیرے، لٹھے، کبوتر، گگھیاں —— تندیراں لا —— چونجھاں پٹ —— اکھیں نانے دیاں انگلیں ڈوٹکائی بیٹھن، کہ کیہڑے ویلے —— بھورے —— سٹیجن تے او پہلے پہلے جھپن —— کیا مجال جو کاں لندھپ کرونجے تے چڑی کنوں پہلے بھورا چا گھنے ——

"چھنے —— وات اچ ڈوائیں گاوا ہڈووئے بے مرشد آ —— شرم نوی آندی، چڑی دا بھورا چیندیں —— تیئں جیڈی ہے پلیط آ" ——

"چاچا —— کیا تھی گے؟" شمیم مائی پرے کنوں پچھدی

"کجھ نی دھی آ —— ایہو بے مرشد کاں ہے —— میں بھورے چڑی واسطے کیتن تے کھاونڑ ایہہ آ گے" ——

کہیں ویلے ول یکدم اللہ ڈوائے خان بڑک پووے ہا

''ووئے گھوٹو آں ـــــ چاواں کاتی ـــــ ہنڑیں ول وات پٹی پیا ہوسیں''
''چاچا ہنڑ کیا تھی گے!'' ـــــ شمیم مائی پریشان تھی اتے آ کھڑدی
''کجھ نیں دھی آ ـــــ چوک اچوں ونج تے گھا گھن آیا تے ایہہ بے مرشد لیلا گھا نیں کھاندا۔''

شمیم مائی کھل پوندی ـــــ
''چاچا بکھ لگسی تاں آپے کھا گھنسی ـــــ ترے جیہاڑے تاں شودے رکی ماری ہے ـــــ اپھر تیج نال گیا ہا' جو ساگ دیاں گندلاں جو کھوایاں ہاوے''
''شابس ہئی دھی آ شابس ہئی ـــــ اناں دی کرو ـــــ اناں دے پکھی ڈھانڈیاں دی کرو تے صلہ ایہو جیہڑھا چائی کھڑے ایں ـــــ نور بخت توں راہندیں ـــــ تاں دھی دے گھر رہ' میں ویندااں پیاں آ پڑیں' بھنڑ تیجے اکبر علی دے گھر'' ـــــ ایہہ آ کھ تے نانا ـــــ آپنے کمرے اچ وڑ ونجے تے ـــــ کپڑا' جتی' کنٹھے' کلّا بے جوڑن بہہ راہوے ـــــ کناں چھیکویں جتی کوں تیل مکھ تے دھپ تے رکھے کہ کولی تھی ونجے ـــــ پر تھیندا کیا ـــــ کوئی لنگھدا ٹپدا ـــــ جتی لتاڑ' راپھے نال بھر ونجے تاں نانے دی کاوڑ' اللہ دی امان ـــــ
''ووئے کیہڑا جٹ بھوتان' جتی لتاڑ گئے' اندھے تھی ویندن' ڈیکھ کے نیں ٹردے ـــــ ہیں! اندھی مہنسہ لوڑھا لتاڑے ـــــ نویں جتی دا گھوں کڈھ تے رکھ چھوڑے نیں''

ایہہ نواں مسئلہ کیا کھڑا تھیندا ـــــ پہلا وسر ویندا ـــــ کجھ دیر بعد نانا اویں ناؤ بناؤ ـــــ گھر دے کہیں بے کم کارکوں لگیا پے

○

ایہہ اللہ ڈوائے خاں ہوں ڈیہاڑے مر گیا' جڈاں مائی نور بخت دم ڈتا۔ مرن توں پہلے ترے سال توڑیں مائی نور بخت لوتھ دی لوتھ بن تے رہ گئی ـــــ

فالج نے سجے پاسے سٹ ماری تے پورا پاسا چُھی گیا —— ناں سنجاݨ رہ گئی تے ناں زبان —— سامیں کوئی ہووے —— آ کھڑاں کجھ وی ہووے —— ہکو فقرہ منہ اچوں نکلدا ——

''منادی آ تا'' —— شریکیں کوں نواں موضوع مل گیا۔

''ڈیکھ پئے دے اگوں بلیندی ہئی —— کیوں اللہ سئیں نے زبان بند کر چھوڑی ہے۔''

ایہہ ترے سال اللہ ڈوائے خاں کیویں گزارے —— اوہو جاݨدا ہا۔ کھاوݨ آلی کوں کھاوڑاں پئے گیا —— پواوݨ آلی کوں پواوݨاں پئے گیا۔ پیراں فقیراں دیاں درباراں تے چلے کٹے —— ڈاکٹراں دے اگوں عرضو بند —— حکیماں دی خدمت گزاری، تل پھل دم درود نال یاری —— 'لٹھا' 'گیرا' کوہ کھوایا —— پر آرام نہ آوݨا ہا —— نہ آیا۔ کہیں کہیں ویلے اللہ ڈوائے خاں اصلوں زچ تھی ویندا

''کیا ہے ایہہ منادی آ تا —— بکھ لگی ہے تاں منادی آ تا —— تریہہ لگی ہے تاں منادی آ تا —— کیکی کرنی ہے تاں منادی آ تا —— ٹورا کرنے تاں منادی آ تا —— آندا پے تاں منادی آ تا —— ویندا پے تاں منادی آ تا —— رن کہیں ویلے تاں بول —— سارا ڈیہنہ پڑھیندا راہندا طوطے آلی کار''

مائی نور بخت وی کوڑ تیج پوندی تے آہدی ''منادی آ تا'' ——

تے ول اکھیں اچوں ہنجو تر آون ہا —— سر ہلا تے گردن ڈو اشارہ کرتے آکھے ہا

''منادی آ تا —— منادی آ تا'' ——

جیویں آ کھیندی پئی ہووے

''تنگ تھی گئیں میڈے کنوں —— میں ای تیڈی خدمت کیتی ہئی ——

رات توڑیں —— چنڈاں گُٹھاں پُھر لیند اودے تے روند اودے ——

''ووے ساتھی آ —— کلہا چھوڑ گئیں، نور بخت اے، رس گئیوں میڈا یار آ —— کجھ ڈیہنہ تاں بئے رہ ونجے ہا ——''

کجھ ڈیہنہ بئے گزرے —— اللہ ڈوائے خاں دا کھاوݨ پیوݨ —— چُھٹدا گیا چوی گھنٹے گھر توں باہر تڈن آلا —— ہک لحظے کیتے وی در توں باہر نہ نکلدا۔ گھر کیا مَلیس، کھٹ ای مَل گھدس۔ زندگی اچ کڈھائیں حوصلہ نہ ہارݨ والا، لوکیں کوں جیوݨ دیاں دعائیں ڈیون آلا، ہݨ اوکھا سوکھا تھی اٹھے ہا —— آپݨی چیل اچ آپ مکاں مار ٹھڈا ساہ بھرے تے آکھے آ

مرماء جیون دی، ڈکھا دم سہائی دا

ایویں لگدا جیویں مائی نور بخت ہک ٹیک ڈتی کندھ ہئی جیندے ڈھاوݨ توں بعد —— ایں کندھ دے وی ایرے ہل گئے —— کندھ اُتوں بھر دی پئی ہووے تاں پتہ وی لگدے پر جیہڑی کندھ دے ایرے ای ڈلیج ونجن —— جیہڑے وݨ دے منڈھ کوں ای سوی لگ ونجے —— اوندا کیا اعتبار!

ایہو تھیا —— کھٹ نال کھٹ تھئے اللہ ڈوائے خاں نے اکھیں چانوٹیاں، چار جہاڑے بے ہوشی اچ گزرے تے پنجویں ڈیہنہ اللہ بیلی۔

میں ہݨ تئیں سوچینداں —— او دنیا اچ کیہڑے کم کوں آیا ہا ——

چھوہرا ندھورا تھی ہک ہک دے کھلے بُجھے کیتے —— جوان تھی، لوکاں دے در تے کماوݨ یا ہک رن ذال تے یتیم چھوہر دی سردی چھاں بنڑن کیتے ——

سنگت ساتھ، پکھی پکھیرو تے ڈھور ڈنگر دی خدمت کیتے —— کیوں ساری ساری رات لوکیں دیں بالاں کوں باہیں دا پینگاہ بنڑا جھوٹیندا ہا۔

حق اللہ، موجود اللہ

رات توڑیں —— چنڈاں گنڈھاں پُھر لیندا اودے تے روندا اودے ——

"ووے ساتھی آ —— کلہا چھوڑ گئیں، نور بخت اے، رس گئیوں میڈا یار آ —— کجھ ڈیہنہ تاں بئے رہ ونجے ہا ——"

کجھ ڈیہنہ بئے گزرے —— اللہ ڈوائے خاں دا کھاوݨ پیوݨ —— چُھٹدا گیا چوی گھنٹے گھر توں باہر تڈن آلا —— ہک لحظے کیتے وی در توں باہر نہ نکلدا۔ گھر کیا مَلیس، کھٹ ای مَل گھدس۔ زندگی اچ کڈھائیں حوصلہ نہ ہارݨ والا، لوکیں کوں جیوݨ دیاں دعائیں ڈیون آلا، ہݨ اوکھا سوکھا تھی اٹھے ہا —— آپݨی چیل اچ آپ مکاں مار ٹھڈا ساہ بھرے تے آکھے آ

مر ماء جیون دی، ڈکھا دم سجائی دا

ایویں لگدا جیویں مائی نور بخت ہک ٹیک ڈتی کندھ ہئی جیندے ڈھاوݨ توں بعد —— ایں کندھ دے وی ایرے ہل گئے —— کندھ اُتوں بھر دی پئی ہووے تاں پتہ وی لگدے پر جیہڑی کندھ دے ایرے ای ڈلیچ ونجن —— جیہڑے وݨ دے منڈھ کوں ای سوی لگ ونجے —— اوندا کیا اعتبار!

ایہو تھیا —— کھٹ نال کھٹ تھئے اللہ ڈوائے خاں نے اکھیں چانوٹیاں، چار جہاڑے بے ہوشی اچ گزرے تے پنجویں ڈیہنہ اللہ بیلی۔

میں ہݨ تئیں سوچینداں —— او دنیا اچ کیہڑے کم کوں آیا ہا ——

چھوہرا ندھورا تھی ہک ہک دے کھلے بُنجے کیتے —— جوان تھی، لوکاں دے در تے کماوݨ یا ہک رن ذال تے یتیم چھوہر دی سردی چھاں بنڑن کیتے ——

سنگت ساتھ، پکھی پکھیرو تے ڈھور ڈنگر دی خدمت کیتے —— کیوں ساری ساری رات لوکیں دیں بالاں کوں باہیں دا پینگاہ بنڑا جھوٹیندا ہا۔

حق اللہ، موجود اللہ

سب کا داتا توں اللہ
پنج تن پاک رسول اللہ
حق اللہ —— موجود اللہ
کیندے واسطے آیا ہا او! روندیاں کوں کھلاوݨ کیتے ——
ڈکھیاں دے سکھ واسطے!
جے ایہہ گالہ سچ ہے تاں ول روندیاں کوں رہاوݨ تے ڈکھیاں کو سکھ ڈیوݨ
والے نے خود کیا سکھ پاتا —— آخر ایہہ کیوں آہدا ٹر گیا
''مرما جیون دی —— ڈکھا دم سبھائی دا''

○

(2000ء)

منشا تے میاں منشا

ناں تاں ڈوہائیں دا منشا ہا
پر جتھ صورت انج اُتھ قسمت وی جدا

منشا پتر ہا' ممدو نائی دا' کالا کنڑ چھا اتے گٹھا' پیراں دیاں انگلیں کنوں لا تے نک تک' ہر انگ موٹا موٹا اتے بھدا' جیویں کہیں نے مٹی دے دوبے مار مار بوتا بنڑایا تے وَل چھل مچھ کیتے بغیر' دھوتی چولا پوا' چابی ڈے' ٹور چھوڑیا ہووے —— بڈک' بڈک' بڈک

منشے دا سدھا پٹھا وی دھیان نال ڈیکھڑاں پوندا —— سر دے والاں دا رنگ ویہہ ہاتاں منہ دا اُنوی' اکھیں اتنیاں نکیاں جیویں پرانی کندھ وچ اَدھ بھرے کولے' کپڑے وی پیندا تاں میل خورے' کالے پیراں وچ کہیں ویلے ادھو

رانی شیپڑی تے کہیں ویلے پیروں ننگا —— سر تے سینوں نما ڈاکیاں والا رومال —— منہ متھا بالکل پدھرا' سکھ دی سوچ ناں ڈکھ دی چوبھ

ممدو نائی اتے اوندے وڈ کے زیلدار میاں قادر مصطفیٰ دے ست پیڑھیاں توں وسدے وی اتے رعایا وی —— اُسترا چلاونْ سکھدے بے شک کوری لوئی کوں مونڈھا کرتے' اتے موٹی مشین خدمت گاراں دے سر تے' پر اُوں توں بعد اُسترا اتے مشین بھاویں موٹی بھاویں باریک' نک چونڑیں' نہیرنْ اتے وُٹی سمیت 'صرف تے صرف ذیلدار خاندان کیتے —— مجال ہے غیر کوئی خط ای ٹھپوا ونجے —— تے ملدا کیا!

عید' برات تے لتھے پاتے —— سال دے دانڑیں'
چھٹی دی چونڑیں —— روز دا مُنگرلسی دا ——
مندا' گالہہ اتے
لتر پولا
تے ول وی شکر —— پہلے ذیلدار دا تے وَل خدا دا

ممدو خاندان دا کم صرف ذیلداراں دے چھتے مُننْ نہ ہا' بلکہ پوری جاگیر دی لانویں چانویں' خفیہ رپورٹاں' مرنے پوترے' گُجھیاں رمزاں' نتر نتارے' پینترے بازی' دوستیں کوں کتھ رکھڑیں تے دُشمنیں نال کیویں بھڑنے' کیندی دھی بھینْ جوان تھئی ہے تے کیندی بیوہ' کیڑھا' کیڑھی نال سیٹ ہے —— وعدہ کیندا تے کارہ کیندا —— کیندا کم ٹرنْ ڈیونے' تے کیکوں تھاں مارنے —— تھی گئی پرہاں' پنچایت کوں کنیں کنیں مَنے تے کینے کینے اُٹک بازی کیتی ہے —— آندی پنچایت دے رُولے کیا ہن تے فیصلہ کیا کرنیں' —— ایہہ سبھو کُجھ' حجامت بنڑیندے یا داڑھی مونیندے طے تھی ویندا

ذیلدار دا سُدھ سنیہا کیکوں ڈیونڑیں —— کیہڑی رن دیرے تے پُچاونی

ہے تے کیہڑی خاص کمرے وچ —— وڈی بیگم نے آج چھوٹی دے خلاف کیہڑی چال چلی ہے تے چھوٹی نے وڈی تے ترنجھی دے خلاف کیہڑی گیٹی ٹوری ہے —— چک لئیں پاتے تے چونڈھی کینے —— کیندی دھاڑ نکلی ہے تے کیندی کوک —— ایہہ سبھو روداد تے رام کہانی بذریعہ نائن، نائی تک پُجدی تے نائی کنوں سیدھی ذیلدار دے کن وچ۔

شادی ذیلداراں دی دھی دی ہے یا پتر دی —— سانگہ کیویں جوڑنے تے کیویں تروڑنے —— رات کوں ڈیہنہ تے ڈیہنہ کوں رات، دھرتی کوں اسمان تے اسمان کوں دھرتی —— نائی دا خاص کمال —— کانڈھا مرجی دا ہے یا شادی پرنے دا، تہوراں ہن کہ چھڑی منگنی —— نائی چودھار بھنوں گے

کانڈھ کیویں سنبھالنی ہے —— آیا گیا کون، بلاونڑھاں کتھ تے ٹورنا کیویں، کیکوں چھڑی کھٹ، کیندے واسطے بسترا، روٹی بھارویں چلسی کہ تواویں، حلوہ پڑی، قتلمہ، قورمہ، زردہ، پلا، تنجن، آلو گوشت، پکاوے وی نائی تے چلاوے وی نائی ——

ذیلداراں دا کوئی لڈ گیا تاں ملا دی ڈے گھن، ختم دعا، قبر لمبوا، تے ول قل کندھانی، ست جمعراتاں، زردے پلا دی گنگا جمنی پلیٹ دی ونڈ، جیندے وچ ادھا پلا تے آدھا زردہ تے وَل تھاں تھپے دی دھوپو، سبھو کم نائی دا کہ چواں سورے وی اُوہو ٹھکورے وی اُوہو۔

اُوڈے زنانے پاسے، حکم ذیلدارنی دا تے راج نائن دا —— ذیلدار قادر مصطفیٰ دیاں ترئے زالیں تے ترے حویلیاں —— ڈوں بے اولاد رہیاں تاں ترنجھی آن بیٹھی، پر ایہہ کمال ممدو دی زال دا کہ ہک ڈینہہ تاں کیا ہک لحظے واسطے ای تریہاں وچ اتفاق ناں تھیون ڈتس، ہک دی گالہہ بئی کوں —— تے بئی دی بئی کوں، ایں طرحاں بنڑاں، ٹھہا تے لاوئی کہ ہدھا ہاں والا ہتھ پوندا تے آپ

صاف بچ تے نکل ویندی —— ایہہ کمال وی مدو دی زال دا کہ ہر ذیلدار نی
صرف اوکوں ای آپڑاں مجتی تے محرم سمجھ دی —— ہاں دی ہواڑ ای کڈھیندی
تے ڈِت وچ ای ہتھ بھارواں۔

ایہہ گجھیا فساد ہوں ویلے چنگی طرحاں بکھ پیا' جڈاں میاں قادر مصطفیٰ دی
تریجھی زال دے گھر میاں محمد منشا جمیا —— پوری جاگیر وچ چاہیے تک منایاں وجن
والیاں خوشیاں ہک پاسے تے میاں ذیلدار دیاں پہلیاں ڈوہائیں زالیں دے ہڈ
بُت وچ لگݨ آلیاں چنڑگاں ہٻے پاسے —— مدو دی زال دے تاں وارے
نیارے تھی گے —— جتنا کجھ کھتور سگدی ہئی' کھتوریس' پر بنڑیاں کہیں دا کجھ
ناں' ہاں بنڑیا تاں صرف میاں قادر مصطفیٰ جیڑھا تریجھی زال تے نکے لال تے
اولوں گھولوں بݨ تے رہ گیا —— ساراڈیہنہ نُپچ نُپچ —— ساری رات نُپچ نُپچ

ایندے چھ مہینے بعد' مدو دی زال نے وی نکا جنڑیاں —— کالا جموں تے
قہر دا کوجھا —— پتہ نئیں کیہڑی کیہڑی دیگ دی گھروڑی تے کیندی کیندی نیت
دی کالونس کھٹی تھی تے ہال دی صورت جم پئی ہئی —— مدو نے ہال کوں چاتا تے
میاں قادر مصطفیٰ دے قدمیں وچ آتے سما ڈِتا —— مطلب صاف ہا کہ پرانا
خدمت گار کجھ منگدے۔

ذیلدار نے ہک نگاہ ہال تے پاتی تے ڈوجھی مدو تے —— اکھیں اکھیں وچ
سوال تھیا' مدو ہتھ چاجوڑے تے موندھے گوڈیاں بہہ گیا۔

''بخشیں والا! کجھ نئیں منگدا —— دھن دولت' مال ڈھگا ناں جا ٹکانڑاں''

ذیلدار حیران تاں تھیا پر کھل پیا ——

تے وَل ایہہ ترلا کیہڑی گالہہ دا ——

''جیویں ہمیشہ' ہک ناں دا سوال ہے —— مدو سر نوا گھدا''

ناں دا سوال! ایہہ کیا سوال تھیا

دولہا سئیں ـــــ توں بنرا جائی میاں محمد منشا ـــــ تے ایہہ جھڑا تیڈے قدمیں وچ ہے' میں ایکوں ای منشا بنڑاون چاہندا ـــــ'

میں ممدو دا منشا!

ذیلدار دے چہرے تے ہک لحظے وچ کئی رنگ آتے گذر گئے تے چھیکڑ وچ متھے تے تریڑی آتے لکیج گئی

'ایہہ کیا گالہہ تھئی ـــــ ہک حویلی وچ ڈوں ڈوں منشے' سردار ای منشا اتے باہنا ای منشا'

سوہنڑاں رنج نہ تھی ـــــ تیڈا منشا' میاں منشا تے میڈا منشا' چھڑا منشا

میاں قادر مصطفیٰ سوچاں وچ پے گیا ـــــ ممدو جئے وفادار خدمت گار دا سوال' سوال ناں ہاں' گھمر گھیری ہئی' اونے تلی تے نگاہ بھنوائی ـــــ نکا' ٹنڈنڑ جیا بال' بھوئیں تے پیا گُور کُور لائی پیا ہا ـــــ

'چل چا ـــــ چا ایکوں ـــــ رکھ گھن ناں منشا ـــــ بھلا ناں وچ کیا پے تھیا'

ممدو ٹپ مار تے بال کو چا تا تے ہاں نال لا گھدا ـــــ بال ہا کہ رڑی ویندا ہا پر ممدو جنونیاں طرحاں چمی ویندا ہا ـــــ ''میڈا منشا' جیوے منشا ـــــ میں' ممدو دا منشا''

آکھنڑ کوں تاں پنجوی سال گذرے' پر گذرنڑ والے ہر لحظے دا' ذیلداراں دی حویلی تے آپڑاں آپڑاں نقش تے ون سونا رنگ ـــــ کتھائیں قضا دا بوہار پھریا تے کتھائیں بقا دی پونبل نے حیاتی دے رنگاں نال مستی دے گُل پھُل چاتے ـــــ میاں قادر مصطفیٰ مکلایا تاں ستیاں ڈوں ذالیں' پہلی تے ترجھی' وی پیرا چائی گیاں ـــــ ممدو مویا تھیا تاں جیا جنت' ڈھگ ساری' آپڑاں آپڑاں ٹائم گذار جھوکاں لڈا گئی۔

حویلی وچ ہن حکم چلدا ہا ذیلدار میاں محمد منشے دا —— سوہنا گھبرو جوان —— شکار دا شوقین، گھوڑیاں دا محبتی تے کُتیاں دا عاشق تے وَل جیہو جا مزاج سرداریں دا اوہو طور طریقہ رعایا دا۔

میاں منشے دے شوق شکار دی ہیل گھلی تاں، کئی خوشامدیاں تے جوئے تروڑاں نے واہ واہ دی کچہری لاونڑ کیتے، حویلی وچ ڈیرہ لا تے بہہ گئے۔ شکار دے قصے، گھوڑیاں دیاں نسلاں، اُناں دے کھاجے کنوں لاتے لِدّ تک تے خود گھاڑویں ریسرچ، کتیاں دے شجرۂ نسب، قد کاٹھ، لگنڑ ویاونڑ، بھج دھرک تے پٹنڑ لمبورن بارے آپو وانے نظریات تے اُناں تے بحث مباحثے تے ایں دوران ترئے ٹائم مفت دے بھوجن

اناں مفت براں دی ہک کلاس بنڑ وی ہئی، جیہڑی باقیاں کنوں چپہ گِٹھ اگوں تے —— ایہہ سویرے سویرے اُٹھ کراہیں گھوڑیاں دے اصطبل تے کتیاں دے کت خانے دی انسپکشن توں آ پڑیں خوشامد دی شروعات کریندے کہ اَج کیہڑے کیہڑے تے گھوڑی دا موڈ کیویں ہے، نندرا کے ہن کہ ہوشیار، صحت مند کہ بیمار، کیکی شیکی ٹھیک کیتی ہنے، ہاضمہ تاں خراب نیں —— کتیاں دے کن کیٹے ہن کہ تلوں تے، پوچھڑ دا رُخ کیویں ہے، ساکنڑ ویلے زبان کتنی باہر ہے تے کتنی اندر، غور دے ہن کہ بھونکدے —— جے بھونکدے ہن تاں بھونک وچ تا کتنا ہے، لگن تے کیندا روح، کیندے کیندے وچ ڈھاتے کتھاں کتھاں کُٹھا —— وَل واری واری گھوڑیاں کوں خرخرا، مالش تے کتیاں دی کھنیر تے صابن، شیمپو نال دھانوڑیاں۔

ایہہ سب رپورٹاں، مرچ مصالحے نال، میاں منشے دی خدمت وچ ہوں ویلے پیش تھیندیاں، جئیں ویلے اوں ناں توں فارغ تھی، بنڑ ٹھنڑ تیار تھی کراہیں ڈیرے تے آن باہندا —— ہر خوشامدی دی ایہا کوشش ہوندی کہ آ پڑیں لبار تے

چاپلوسی نال میاں منشے کوں ایہہ یقین کرا ڈیوے کہ اوندے کنوں زیادہ قابل تے ہنرمند خدمت گار بیا کوئی کائینی

پر اُوڈے میاں منشا وی غضب دا چلتر' باریک ہیں' اُوڈ دی چڑی دے پر گڑن والا' آ کڑ خان' کھوٗرا اتے طوطا چشم' سنڑ دا ہر کہیں دی پر کریندا آ پڑیں —— کیوں جو ہر بندے دی غرض اوندے متھے توں پڑھ گھندا تے وَل سلوک کیا کرنے' کر جانڑا دا ہا' ہیں گالھوں ایہہ سارا مجمع اُوندے واسطے واہ واہ' ہی ہی تے کھی کھی پروگرام توں وَدھ ناں ہا' قابلیت' اعتبار تے ہنرمندی دا تاں ذکر ای کیا۔

ہا —— ایں ہجوم وچ ہک بندہ ہا' جیڑھا مجمع وچ راہندے ہوئے وی ایں بھیڑ دا حصہ نہ ہا' میاں منشے دا اعتباری' ہنرمند' قابل' کاپٹ تے وَل وی بالکل عرضوں بند' اصلوں گونگا ڈاند تے ڈورا —— پر کوئیلی دی ٹور دی آواز سن جانڑ دا ہا' املک اندھا پر اندھارے وچ وی ڈیکھن دی اہلیت رکھیند ہا —— ایہہ ہا منشا' مدو نائی دا منشا' میاں منشے دے اندر باہر دا بھیتی' خدمت گذار تے وفادار —— میاں منشا سنڑ دا تاں صرف ہیں منشے دی' بولیندا تاں ہیندی زبان' کجھ کرناں تاں ہوندے آکھے تے جے نہ کرنا تاں ہوندے ہٹکن تے —— کیوں جو ایہہ کوجھا تے بدشکل منشا' اُوندے آکھن تے اتھجے اتھجے کم کر گذر دا ہا کہ جیندے سامنے تلی تے سرم دا جمنا' بالاں دی کھیڈ لگدا —— ایں ساری گنڑ منجھ وچ میاں منشے جیا پٹھا تے زور آور سردار محتاج بنڑ تے رہ گیا —— مدو نائی دے منشے دا محتاج۔

میاں منشے دی شادی کوں ست سال تھی گے ہن' پہلے سال ہک دھی جائی تے وَل تاں بریک جئی بریک لگ گئی' تعویذ پھل' دعا دارو' خاک شفا' گولی پھکی' پر پتر دی سک' سک ای رہ گئی۔ کجھ عرصہ تاں جوان ڈاڈھا تنڑیا کہ جاگیر دے وارث واسطے بئی شادی کر گھنے پر اوندی گھر والی صبیحہ بی بی شہر دی پڑھی ہوئی ایم اے پاس' پیو مرکزی وزیر' ہک بھرا ڈی سی تے ڈوجھا ضلع دا سیشن جج' ماماں صوبائی اسمبلی

وچ قائد حزب اختلاف —— چھوٹے موٹے کھڑ کے دھڑ کے تے ای' میاں منشا
حوصلہ چھوڑ بیٹھا تے ساہوریاں دی ہاں وچ ہاں ملاونی پئے گئی کہ اللہ بچہ ڈیسی تاں
ہیندے وچوں ورنہ شکر الحمد للہ

صاف لگدا ہا کہ میاں منشے ایہہ گھوگھا اُتلے ہاؤں کھادے ورنہ اندروں تاں
نری بھا ہئی' لبے ہن تے کھولن ہا —— سیک ودھیا تاں زنان خانے تے دیرے
دی درمیانی درسال وچ تریڑ آ گئی —— ڈلیک موکلی تھئی تاں میاں منشے دیرے
کوں رنیں نال رنگین کر چھوڑیا' شراب' چرس' افیم تاں پہلے وی چلدے ہن' پر ہن
ڈینہہ دا ہوش ناں رات دا۔

ایہہ سب خبراں' لون مرچاں دے چرار نال زنان خانے پہنچیاں تاں قیامت
دے بٹیکے حویلی دیاں کندھاں ہلا ڈتیاں۔ وڈا تاں کوئی رہ نہ گیا ہا جیرھا بلدی تے
پانی دا چھنڈا مارے ہا' ہیں سانگوں خبراں ذیلدارنی دے پیکے پجدیاں' دیر ای ناں
لگی۔ میاں منشا ہک دفعہ وَل ساوریاں دی کچہری وچ ملزم تھی' صفایاں دے وات'
ہک واری تاں' دماغ دی چرخی پٹھی پھر پئی کہ طلاق دا کاغذ ہتھیں پکڑا' رن کوں ڈیٹا
ڈے چھوڑے' ناں روز دی بک بک چخ چخ ناں کُرلاٹ' کچہریاں تے صفایاں' پر
وَل بھجدیں بھجدیں عقل آلا پاند ہتھ آ گیا کہ طلاق دی صورت حق مہر دے پنجوی
مربع تاں ویسن سو ویسن' ڈاج دے ڈاہ مربعے' تے ساہورے سالیاں دی سرپرستی
توں وی محروم تھی ہاہساں —— ہن تاں دشمن نگاہ بھویندے ہوئے وی اجھکدے
ہن تے وَل تاں ایہہ ساہورے وی دشمناں دی صف وچ سب توں اگوں
ہوسن —— وڈا ذیلدار میاں قادر مصطفیٰ جیندا ہووے ہا تاں وَل وی سوچیا ونج
سکدا ہا' پر ہن تاں ایہہ طلاق ایویں ہئی جیویں آپڑیں موت دے پروانے تے
آپ دستخط کرن —— عقل غالب آئی تاں میاں منشے زال دے اگوں سرنوا گھدا'
حویلی دے چودھار بلدی بھا تاں ٹھڈی تھی گئی پر میاں منشے دا دِل دماغ' بیخ وچ

پڈی ہوئی بوٹی آلی کار ہلدی انگیٹھی تے بھنید ے پے ہن ۔ گھر تاں بظاہر وس پیا پر زال پئے دے درمیان فاصلہ بیا ای وَدھ گیا۔

میاں منشا ڈیہنہ دے چوی گھنٹیاں وچ، گھٹ ای زنان خانے ڈو آندا' شکار پہلے ڈیہناں دا ہوندا' ہݨ ہفتیاں توں وی ودھ کے مہینیاں تے آ گیا تے جیہڑے ڈینہہ دیرے تے گذر دے' او وی پنچایتی فیصلے' ریچھ کتیاں دی لڑائی' زور آوراں دی ملہݨ تے نافرماناں دی آتھر چھانڈ وچ گذر ویندے —— منشا لکھ کوشش کریندا کہ ذیلدار کوں ولدا زندگی دیاں رونقاں آلے پاسے گھن آوے پر میاں منشے تاں کھلݨ بولݨ دی قسم چا گھدی جیندے واسطے سکھ' سکھ نہ ریہا تے ڈکھ' ڈکھ۔

ہک ڈینہہ دیگر ویلے' میاں منشا ابلخ گھوڑے تے سوار خادمیں دے نال شکارتوں ولیا آندا ہا کہ چکڑ آلے جھت دے پچھوں ہک ملوک جی نیگر یکدم نکلی تے اوندے گھوڑے دے اگوں آ گئی۔ ایں کنوں پہلے کہ گھوڑے دے سُم چھوہر کوں مندھ چھوڑیندے' میاں منشے پورے زور نال راساں کوتنڈ ڈتی ایں طرحاں کہ گھوڑے دیاں واچھاں چرتج گیاں تے اُو وردآلے ہنٹر کار دے نال اگلے پیراں تے کھڑ نلا تھی گیا۔

خادمیں دے بھجدے گھوڑے وی اُدھر تج کراہیں ہے کھبے تھئے سو تھئے پر اُناں دی ہنٹر کار نال ساری جھت وچ واویلا کجھ ایں طراں تھیا کہ درختاں تے باہندے پکھی ولدے سروں اُڈ کھڑے تھئے ——

چھوہر وہل تے اُتوں تے ڈٹھا —— اوندے چہرے تے خوف' گھبراہٹ تے دہشت کئی کئی رنگ کھنڈیندی' پاݨی دیاں لہراں طرحاں' پنولیاں مریندی' اگوہیں تھیندی گئی تے اوندا سوہنڑپ وَن سوّنے کیفیتاں دا مظہر بݨ کراہیں' میاں منشے دے دِل تے جھکیاں جھریٹاں پاتے نقش تھی گیا —— ہئی تاں ہک لحظے دی دیذ پر ایہہ لحظہ' میاں منشے کیتے او کمزور لحظہ ہا کہ جنئیں ویلے تقدیر او فیصلے کر گذر دی

ہے کہ جیڑھے آون آلی حیاتی دے پل پل اُتے نقش اُکیر کے لکھ ڈیندن

ایہہ پل آیا تے گذر گیا —— کوئی بیا ہووے ہا کہ جنیں پچھوں ذیلدار دے

گھوڑے دیاں واچھاں چہ جگن تے یقیناً او اوندیاں جنگھاں چیر ڈیوے ہا —— پر

جیویں ایہہ پل گذریا اوئیں او چھوہر ای ڈیدھے ڈیدھے اکھیں تو اوڈ ہر تھی گئی تے

میاں منشا گھوڑے سمیت جناں قدماں تے کھڑا ہا' اُتھائیں کھڑا دا کھڑا رہ گیا۔

حویلی پہنچے ڈوجھا ڈینہہ تھی گیا —— ذیلدار کوں کجھ بئی وی چپ لگ گئی پر

ناں کیں نال ذکر ناں گول پھرول۔ منشا سیانا ہا' ذیلدار دی اکھ وی سمجھدا ہا تے اکھدا

اشارہ وی' رات دے پچھلے پہر ذیلدار کوں پاسے ولیندا جاتس تاں پیر گھٹن دے

بہانے نیڑے آ تھیا۔

'جیویں ہمیشہ' نسیم ناں ہے چھوہر دا'

'ذیلدار کوئی جواب ناں ڈتا —— منشا کن دے نیڑے آ تھیا

'گاموں مصلی دی دھی ہے'

میاں منشا اُٹھی بیٹھا

'کنواری ہے ہالی' ——

'توں شادی کریسیں نسیم نال'

'مم —— میں' —— منشا وہل گیا

میاں منشا کجھ نہ الانا

'بختیں والا —— میں کیویں —— او تاں آپ ہوریں ——'

ذیلدار دے متھے تے تریڑی آ گئی

'ناں سئیں —— میڈا مطلب ہا کہ میں نائی' اُو مصلی'

'چھوہر تاں سوہنی ہے ناں'

'جج —— جی سئیں —— رج سوہنی' چندر دا ٹوٹا'

'کل اُوندے پیوکوں سڈ' تے توں تیاری کرشادی دی'

ذیلدار میاں منشے دا حکم ہا —— کیڑھا سر جھلے تے اکھ چاوے

منشا ہٹو یندا' نسیم چکیدی رڑدی تے اُوندا منگیندا اُکرلاندا رہ گیا۔ پر برات وی ڈھکی' نکاح وی تھیا تے نسیم' منشے نال مُکلا تے' میاں منشے دے دیرے توں ذرا پروبھرے' اوندی سالہہ وچ آن بیٹھی۔

آیا گیا' ہک پاسے تھیا تاں میاں منشے' منشے کوں سڈا پٹھیا

'جی سئیں —— جیویں ہمیشہ' —— منشا ہتھ بدھ' سیس نوا' میاں منشے دے اگوں تعمل بݨ تے آن کھڑا تھیا

'نسیم کوں نال نیں گھن آیا' —— منشے دے چہرے دا رنگ اُڈ گیا

'اُلو دا پٹھا' نائی دا نائی رہ گئیوں —— ووئے منشا ناں رکھݨ نال نائی سردار نئیں بݨ ویندا' بھکن کہیں جادا —— ووئے بھاڑی آ 'ایڈی سوہݨی شہزادی چھوہر تئیں جے بدشکلے نال ایں گالہوں نئیں پرنائی کہ اُوکوں آپڑیں سالہہ وچ پلہا آ —— اُوندی جا اتھ ہے' اتھ' میڈے بسترے تے' تے خبردار اُوکوں ہتھ ای لائیو تاں —— کپ تے کتیاں کوں کھوا ڈیساں' —— ذیلدار دے منہ وچوں جھنگاں واہوݨ لگ پیاں۔

منشے دے آہنے پٹج گئے —— سُکدم تھی گیا' سر تے پیر ڈوہائیں بارے بھک تھی گئے' سمجھ ای ناں آندی پئی ہئی کہ کیا بولے تے کیا ناں بولے —— بولݨ دی ہمت کیڈنس تاں زبان تالو نال چمبڑ گئی۔

'نکل وڃ بھاڑی آ —— دفع تھی' —— میاں منشا ہک دفعہ ول گجیا —— منشا اوئیں ہتھ جوڑی' فرش تے بہہ گیا

'سئیں —— جند منگو تاں حاضر ہے پر ایہہ تاں —— ایہہ نسیم میڈی عزت ——'

میاں منشا زور دا کھل پیا
'نائی دی عزت —— ووئے کاؤدن آ' کمیاں دی عزت کتھوں تھی گئی ——
سبحان اللہ' جو ٹھے تھاں لکن والے ای آج عزت دے دعویدار بنڑ دن —— ناں
بابا' ول ساڈی تاں جا ای کائینی'
میاں منشا کجھ دیر تاں آ مُرادا کھلدا رہ گیا —— وَل اُٹھیا تے فرش تے
بیٹھے منشے کوں چھک تے لت ماریس
''اُٹھی بچہ اُٹھی —— گھن آ زال کوں —— زال' ڈینہہ کوں منشے تے رات
کوں میاں منشے دی زال —— ناواں لکھوداتے تھیوا بکھودا —— تے خبردار' ایہہ
گالہہ زنان خانے توڑیں پجی ——''
منشا' ترٹیا بھجیا' ہناں قدماں تے کھڑا تھیا تے سرنوائی' پچھلے پیراں درتوں
باہر نکل گیا۔
کجھ دیر بعد نسیم' میاں منشے دے بستر ے تے ہئی
پہلی رات گذری تاں کئی راتاں گذر گیاں —— ایں ساری صورتحال وچ
نسیم دا رویہ بالکل لاتعلقی والا' اُوکوں منگیندا ناں ملیا تاں منشا ہووے بھاویں میاں
منشا' اُوندے کیتے ہک برابر' ہیں سانگے گھُٹ چا بھریا' گیت چا ڈِتی —— ڈوجھے
پاسے منشا' جیوے ناں مرے —— ڈوں موہیں چھیت سنگ دے وچ پھس تے
کھڑ گئی —— ناں نگلیندی ناں باہر ڈِوآ ندی —— جیندیاں وچ مویا تے مویاں
وچ جیندا' چپ داروزہ رکھا' ایجھا وَنّ بنڑ گیا' جیکوں اندرتوں سِتوی لگ گئی ہئی۔
گذریا سال کہ مہینہ تلے اُتے' میاں منشے دی نیت ای بھر تج گئی تے شوق
وی —— نسیم تاں روز ڈیہاڑے نکھر دی گئی پر میاں پہلے پرے تے ول پروبھرا'
بعض ویلے تاں ڈوں ڈوں ہفتے گذر ویندے' آمنڑاں سامنڑاں وی ناں تھیندا
—— ایں توں قطع نظر' میاں آ پڑیں کارگذاری تے ہاوڈا خوش کہ موج مستی وی

تھی گئی تے ذیلدارن کوں کوکڑ واوی نہ تھئی —— روز دی چڑ چڑ توں جان چھٹی ہن دل کریندا ہا کہ کجھ نواں ہووے —— سال چھی مہینے تاں سوکھے گذرن پر ایہہ نواں کتھ تے کیویں۔

کجھ ڈیہاڑے بنے گذرے' نواں تے نظر آ گیا تے کیویں دا مسئلہ ای کوئنا ہا —— تھیا ایں کہ وسودر کھاݨ دی دھی ذرا چوکھی تھئی تاں پوری جاگیر وچ اُوندے حسن دیاں دھماں پئے گیاں۔ او ایا پوایا' شریک بھرا' دور پرے دے ملݨ آلے سنگت ساتھ' کئی کئی رشتے قسمو قسم دیاں جتاں' حیلے تے لالچاں۔

پر ایہہ سبھو کجھ اُٹھائیں دا اُٹھائیں رہ گیا جڈاں میاں منشے' وسودر کھاݨ کوں ڈیرے سڈ' اوندی دھی نال منشے دی ڈوجھی شادی دی گالہہ کیتی تے ایں توں پہلے نسیم کوں طلاق دا پرچہ پکڑوا' فارغ کر چھوڑیا کہ او ترک رن ہے' سال پکے وچ بال تاں کیا جماونڑاں ہا' انڈہ تک نسی ڈِتا۔

میاں منشے دی گالہہ محض گالہہ تاں ناں ہئی' حکم ہا' رعایا منے ناں تاں جیوے کیویں' ساہ کیویں گھنے۔ قدرت نے ایہہ حاکم تے رعایا دا رشتہ وی عجیب بنڑائے۔ ہک بندے کوں خوش رکھݨ کیتے لکھاں بندے ڈکھ دی بھا وچ خود وی سڑدن تے آ پڑیاں نکیاں نکیاں خوشیاں کوں وی سڑیندن۔ ہک بندے دے جیوݨ کیتے لکھاں مردن تے اُو وی بے موت' پتہ نئیں کینے بنڑایا کہ لکھ مرے تے لکھ پال نہ مرے۔ کیوں نہ مرے' لکھاں کوں مراوݨ والا خود کیوں نہ مرے۔

منشے دی ڈوجھی شادی دا ڈینہہ وی حاکم دا ڈینہہ ہا —— بے وسی رعایا' حاکم دی رضا تے خوش —— بارات روانہ تھیوݨ لگی تاں پتہ لگیا کہ منشا ای کوئینی' اندر باہر پھل پوٹ پئی۔ پر منشا اندرناں باہر —— میاں منشا غصے نال ہوش ونجا پاگل تھی گیا —— ہک خدمت گار' سردار دی خوشی برباد کرݨ دی سوچ' سوچی کیویں' بغاوت تھئی کیویں —— چارے چفیرے گھڑ سوار' شکاری کتیاں دے نال دوڑا

ڈ تے گئے تے میاں خود اوہلاں تھلاں، کہیں ویلے اندر کہیں ویلے باہر۔ گھنٹہ کھن گذریا، گھڑ سوار ای وَلے، کتے وی تے کتیاں کنوں لبھوریا ہویا منشا وی —— بت تے نہوندراں تے کپڑے لیر کتیراں —— شادی وَل ای ناں ٹلی —— واجے گاجے، ڈھول شرنا، جھمر تاڑی، نکاح تے وَل مُکلاوا —— وسو دی دھی پہلے منشے دی سالہہ وچ تے وَل رات دے پہلے پہرتوں بعد میاں منشے دے بسترے تے —— بجھ اُبھریا تاں میاں منشے دے سرتوں جنون لتھا —— نویں کنوار کیہڑے ویلے دی ونج چکی ہئی۔ میاں وڈی ساری آلسن بھن کراہیں اٹھیا تے آمرادا مسئلدا ہویا، تاکی سامنڑیں آن کھڑیا —— پردہ ہٹایا تاں کناں وچ کرلاٹاں دی آواز آئی جیویں کوئی وَین کریندا پیا ہووے

میاں تکھے تکھے کمرےتوں باہر آیا —— منشے دی سالہہ توں باہر اوندی ہک رات دی کنوار ونگاں تروڑ، وال کھنڈا وین کریندی پئی ہئی تے اندر کھٹ تے منشے دی لاش لاتھی ہئی۔ منشا رات کوں ای کیڑے مار زہر پی زال کوں بیوہ کر میاں منشے کوں دالا گیا ہا

حاکم بے وسا تھیا تاں ڈنڈ جھپڑ، ایہہ دھک پچا گیا —— پر انت اوں ویلے تھیا جڈاں چھ مہینے بعد میاں منشے دے گھر پتر جمیا —— کالا کنڑ چھا تے گٹھا۔ پیراں دیاں انگلیں کنوں لاتے نک تک، ہر انگ موٹا موٹا، اتے بھدا —— مویا منشا، جیندے منیں منشے کوں ڈوجھا دھک لا، حساب برابر کر گیا۔

○
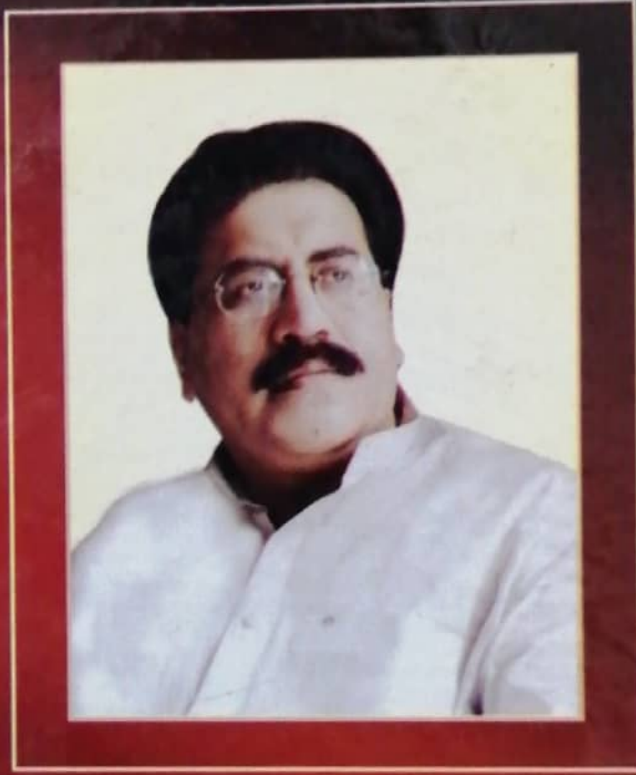
ہم نے زندگی کو بسر کیا، یا زندگی نے ہمیں ـــــ کچھ طے نہ ہو سکا۔ بچپن میں یہ کھلونے جیسی لگی اور لڑکپن میں کھیل جیسی ـــــ عہدِ شباب کا در کھلا تو خیال و خواب کا طلسم، صنفِ ناتواں کی قوی تر اثر پذیری، مگر فکری مُشقتوں کے چابکوں سے سب کچھ اُدھڑا ہوا، بکھرا ہوا ـــــ اور اب جب کچھ آگے بڑھے تو سب چہرے، بلا تخصیص جنس، ایک جیسے لگے ـــــ مرد اور عورت کی بجائے اشخاص کے چہرے، جن کے پیچھے ہویدا داستانیں ـــــ اپنے اپنے ظالم کی تلاش میں سرگرداں کہ ہر ظالم کو اپنی مظلومیت کا بھرم رکھنے کے لئے ایک اور ظالم چاہیے۔ ہمدردی کے آشکار قحط میں، خود اذیتی نمایاں ترین رویہ ہو تو یہ جستجو کچھ ایسی بھی انہونی نہیں ـــــ

"اندر لیکھ دا سیک" کی کہانیاں، محض کرداروں کی بُنت اور کشمکش سے عبارت نہیں بلکہ اُن انسانی رویوں کا آئینہ ہیں کہ جن میں گوشت پوست کا یہ پُتلا، اپنے مسام مسام میں آگ کاشت کرتا، اپنے ریشوں کو اُدھیڑتا اور اپنے لہو کے ذائقے سے حظ اُٹھاتا دکھائی دیتا ہے۔

سرگودھا

19 فروری 2004

TITLE DESIGN BY AMIR P>0320-4802844